ا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ا

- المقدمة الكتاب - (عربي) -

الحمد لله ، في وقت سابق أوضحنا في وقت سابق من خلال نشر مجموعة من الكتب المقدسة للإسلام تحمل اسم "**الجَامِعُ المَزَارَاةُ الحِجَاز مع اردو ترجمة سعودى.عرب کے درگاه / مزارات**" باللغة العربية الأصلية والترجمة الأردية والترجمة اللغة الهندية ، أن الأنبياء والسلف (الصحابة والتابعين وتابع التابعين) رفعت قبور شيوخ الإسلام المباركة فوق الأرض ، مرتفعة ومحدبة مثل سنام الجمل ، وغطت القبور بالحصى والحجارة والرخام وبنيت الخيمة والقبة والمزارات على المباركة قبور الشيوخ الإسلام.

مثلما تنتهك بعض الجماعات وحدة الأمة المسلمة من خلال تطبيق القوانين باعتبارها بدعة وشرك على جميع الأفعال الصحيحة من أجل الحفاظ على رموز وكرامة القبور المباركة الشيوخ الإسلام. وبنفس الطريقة تمامًا ، غالبًا ما منعت هذه الجماعات الأمة المسلمة من رؤية المعرفة الحقيقية من خلال تطبيق القوانين على أنها بدعة وشرك على جميع المعتقدات المرتبطة التوسل (وسيلة). إنهم معادون لكلمة التوسل لدرجة أنهم قسموا كل روايات عن التوسل في القرآن الكريم والأحاديث الصحيحة إلى تفسيرات مختلفة. يطلق البعض على كلمة "التوسل" الشرك ، ويقول البعض أنه من الصواب لنا أن نطلب المساعدة من الشيوخ في حياتهم من خلال "التوسل" ، لكننا نسميها الشرك لزيارة قبور الشيخ المباركة ونطلق عليهم "التوسل" هناك. ويقولون: حَسْبُنَا اللّٰهُ.

نعم ! بالطبع: حَسْبُنَا اللّٰهُ. الله هو الخالق والمالك من هذا العالم. الحياة - الموت ، الربح - الخسارة ، المرض - الشفاء ، السعادة - الحزن هم في سيطرة الله. يوفر الله كسب الرزق. الله يحفظ من المتاعب ويعطي الإغاثة في المحاكمات. الله كريما لدرجة أنه جعل عبيده المحبوبين كريمة. الله رحيم لدرجة أنه جعل عبيده المحبوبين رحماء. وفي هذه الحجة ، فإن آيات القرآن التي تم جمعها في هذه الحالة وجميع الأحاديث التي تم جمعها في هذا الكتاب تشهد على حقيقة أن الله ذكر نفسه فيها ، كما يذكر الأنبياء والشيوخ كمساعدين. وكيف أظهر هؤلاء الخدم المحبوبون أنهم المساعدون. دعونا نلقي نظرة أولاً على هذه الآيات من القرآن الكريم :

سورة-٥- المائدة،٣٥: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ

سورة-٥- المائدة،٥٥: اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ

سورة-٣- آل عمران،٤٩: (قال النبي عيسى عليه سلام) أَنِّي قَدْ جِئْتُكُم بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُم مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُم

سورة-١٢- يوسف،٩٧و٩٨: (قال أبناء النبي يعقوب عليه سلام) قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا خَاطِئِينَ (٩٧) قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (٩٨)

سورة-٢- البقرة،٨٩: وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

سورة-٤- النساء،٦٤: وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا

سورة-٣- آل عمران،١٦٤: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

سورة-٩- التوبة،٩٩و١٠٣: وَمِنَ الْأَعْرَابِ مَن يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَتَّخِذُ مَا يُنفِقُ قُرُبَاتٍ عِندَ اللَّهِ وَصَلَوَاتِ الرَّسُولِ ۚ أَلَا إِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ ۚ سَيُدْخِلُهُمُ اللَّهُ فِي رَحْمَتِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (٩٩) خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (١٠٣)

سورة-٣٣- الأحزاب ،٣٧: أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

سورة-٩- التوبة ،٧٤: وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِن فَضْلِهِ ۚ

سورة-٦٦- التحر يم،٤: اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ-وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ-وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ

سورة-١٧- الإسراء،٥٧: أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ

سورة-٩- التوبة ،٥٩: وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ

وقد ذكر الله هذه الآيات في كتابه المنير، القرآن الكريم. حتى بعد ذلك ، فسرت الجماعات التي كسرت وحدة الأمة هذه الآيات بطريقة تقود كلمة "التوسل" إلى الشرك.

لذلك ، قام جامع الكتب (شيخ محمد شكيل) بجمع هذا الكتاب بمساعدة المحترم ابونجيب سيد محي الدين (المسجد الجامع المحترم خواجه دانا رحمة الله عليه، سورة) وعمار الاسلام ديوان مداري (المزار المقدس المحترم خواجه بابو شاه لطيف رحمة الله عليه، رتلام). جمعنا فيها الروايات في ضوء الحديث. حيث ذهب السلف (الصحابة والتابعين وتابع التابعين) إلى المزارات المقدسة النبي صلى الله عليه وسلم في حياتهم ودعت إلى مساعدة لرسول الله صلى الله عليه وسلم. وكثيرا ما ابتعدوا عن المدينة وطالبوا بعون النبي صلى الله عليه وسلم. وذهب التابعين إلى المزارات المقدسة الصحابة فطلبوا مساعدتهم. وذهب تابع التابعين إلى المزارات المقدسة التابعين وطلبوا مساعدتهم. وندعو الله تعالى أن يحافظوا على وحدة الأمة المسلمة. وحفظ الله لنا من كل المحن التي تنشأ ضد فعل الأنبياء والسلف الصالحين ، آمين.

- (مرتب) شيخ محمد شكيل بن احمد بن عبد الله.
سورة سيتى، كجراة، الهند.
بتاريخ، ١٧ مارس. ٢٠٢٠، يوم الثلاثاء. ٢٢ رجب. ١٤٤١

☎ +91-76986-79976 💻 https://maktabatzeenatfatima.wordpress.com/

- کتاب کا تعارف - (اردو) -

الحمدللہ ، اس سے قبل ہم نے " الجامعُ المَزَارَاةُ الحجاز مع اردو ترجمہ سعودی عرب کے درگاہ / مزارات" نامی اسلام کی مقدس کتابوں کے مجموعہ کو اصل عربی ، اردو ترجمہ اور ہندی ترجمہ میں شائع کرکے واضح کیا ہے کہ انبیائے کرام اور سلف (صحابہ ، تابعین اور تبع تابعین) نے بزرگان دین کی مبارک قبروں کو زمین کے اوپر اٹھاکر ، اونٹ کے کوہان کی طرح اونچا اور محدب بناکران قبروں کو کنکریاں ، پتھر اور سنگ مرمر سے کور کیا اور بزرگان دین کی مبارک قبروں پر خیمے ، گنبد اور مزار تعمیر کروائے۔

جس طرح کچھ جماعتیں بزرگان دین کی مبارک قبروں کے نشان برکرار رکھنے کے لئے کئے جانے والے اعمال پر بدعت اور شرک کے الجام لگا کر کے امت مسلمہ کے اتحاد کو توڑ رہے۔ بالکل اسی طرح ، ان جماعتوں نے اکثر امت مسلمہ کو توسل (وسیلہ) سے منسلک تمام عقائد پر بدعت اور شرک کا حکم لگا کرکے اس مسلے میں علم حق کو دیکھنے سے روک رکھا ہے۔ لفظ "توسل" سے انہیں اتنا شدید بغض ہے کہ ان جماعتوں نے قرآن پاک اور احادیث صحیحہ میں "توسل" کے متعلق تمام روایتوں کو مختلف تشریہات میں تقسیم کررکھا ہے۔ کچھ تو لفظ "توسل" کو ہی شرک کہتے ہیں، اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو شرف صالحین کی زندگی میں ان سے "توسل" کے ذریعہ مدد حاصل کرنے کو صحیح کہتے ہیں ، لیکن بصالحین کی مبارک قبروں پر حاضر ہو کر انھیں وہاں "توسل" سے پکارنے کو شرک کرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔

ہاں ! بے شق اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے۔ اس جہاں کا خالق اور مالک اللہ ہی ہے۔ زندگی - موت ، نفع - نقصان ، مرض - شفاء، خوشی - غم، اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔ اللہ ہی رزق عطاء فرماتا ہے۔ اللہ ہی مصیبتوں سے بچاتا ہے اور آزمائش میں راحت عتاء فرماتا ہے۔ اللہ ایسا کریم ہے کے اس نے اپنے محبوب بندوں کو بھی کریم بنادیا ہے۔ اللہ ایسا رحیم ہے کے اس نے اپنے محبوب بندوں کو بھی رحیم بنایا ہے۔ اور اسکی دلیل میں اس مقدمہ میں جمع کی ہی قرآن کی آیات اور اس کتاب میں جمع کی ہوئی تمام احادیث اس بات کی گواہی دیتی ہیں کہ ان میں اللہ نے خود کو مددگار ذکر فرمایا ہے، اور انبیاء و صالحین کو بھی مددگار ذکر فرمایا ہے۔ اور ان محبوب بندوں نے بھی خود کو کس طرح مددگار ظاہر کیا ہے وہ سب سے پہلے قرآن پاک کی ان آیات سے چلو دیکھتے ہیں :

سورہ-۵ -المائدہ، ۳۵: اے امان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

سورہ-۵-المائدہ، ۵۵: تمہارے ولی (دوست و مددگار) تو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور ایمان والے (اولیاء و صالحین) ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

سورہ-۳- آل عمران ،۴۹: (حضرت عیسیٰ علیہ سلام نے فرمایا) میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں ،وہ یہ کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گا اور میں پیدائشی اندھوں کو اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتا ہوں اور تمہیں غیب کی خبر دیتا ہوں ۔

سورہ-۱۲ -یوسف،۹۷و۹۸: (حضرت یعقوب علیہ سلام کے بیٹوں نے) کہا: اے ہمارے والد! ہمارے گناہوں کی (اپنے رب سے) معافی مانگئے ،بیشک ہم خطاکار ہیں۔ (حضرت یعقوب علیہ سلام نے) فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی بخشنے والا، مہربان ہے۔

سورہ-۲ -بقرہ،۸۹: اور جب ان (یہودیوں) کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن مجید) آئی جو ان کے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ (یہودی) اسی نبی (محمد ﷺ) کے وسیلہ سے کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے، تو جب ان کے پاس وہ نبی تشریف لے آئے تو ان کے منکر ہوگئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر۔

سورہ-۴-النساء، ۶۴: اور ہم نے ہر رسول کو شرف اس لئے بھیجا ہے کے اللہ کے حکم سے اس (رسول) کی اطاعت کی جائے اور (اے حبیب ﷺ) اگر یہ لوگ جب (گناہ کر کر) اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو یہ آپ کے پاس آجاتے فر اللہ سے معافی مانگتے اور رسول ﷺ بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرتے، تو وہ (اس وسیلہ اور شفاعت کے بنا پر) ضرور اللہ کو توبہ قبول فرمانے والا بوہوت زیادہ مہربان پاتے۔

سورہ-۳- آل عمران ،۱۶۴: بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مَبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان پر اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں گناہوں سے پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

سورہ-۹ -توبہ،۹۹و۱۰۳: اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اس (خرچ کرنے) کو اللہ کے قریب ہونے کا اور رسول ﷺ کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لیے (اللہ کے) قرب ہونے کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوۃ وصول کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کردو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے۔

سورہ-۳۳- احزاب،۳۷: اللہ نے اسے نعمت بخشی اور (اے محبوب ﷺ) آپ نے اسے نعمت دی ۔

سورہ-۹- توبہ ،۷۴: اور انہیں یہی برا لگا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں اپنے فضل سے دولت مند کردیا۔

سورہ-۶۶-التحریم،۴: اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تم دونوں کے دل (ایک ہی بات کی طرف) ہٹ گئے ہیں، اور اگر تم دونوں (نبی مکرّم ﷺ کو رنج دینے پر) ایک دوسرے کے مددگار رہے، تو بیشک اللہ ہی نبی مکرّم ﷺ کا دوست و مددگار ہے، اور جبریل علیہ سلام (دوست و مددگار ہے) اور صالح مومنین بھی (دوست و مددگار ہے) اور اس کے بعد سب فرشتے بھی اُن کے مددگار ہیں۔

سورہ-۱۷-بنی اسرائیل،۵۷: (وہ مقبول بندے) جن کی یہ (کافر) عبادت کرتے ہیں، وہ (مقبول بندے) خود ہی اپنے رب کی طرف قریب سے قریب (پوھونچنے کا) وسیلہ تلاش کرتے ہیں، اس (اللہ) کی رحمت کی امید کرتے ہیں، اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

سورہ-۹- توبہ ،۵۹: اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوجاتے، جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں۔

اللہ نے اپنی روشن کتاب قرآن پاک میں ان آیات کو بیان فرما دیا۔ اس کے بعد بھی ، امت کے اتحاد کو توڑنے والے جماعتوں نے ان آیات کی تشریح بھی کچھ اس طرح بیان کی ہے جو لفظ "توسل" کو شرک کی طرف لے جا رہی ہے۔

اس لئے، مرتب (شیخ محمد شکیل) نے ابو نجیب سید محی الدین صاحب (جامع مسجد حضرت خواجہ دانا رحمہ اللہ علیہ، سورت) اور عمارالاسلام دیوان مداری (درگاہ شریف حضرت خواجہ بابو شاہ لطیف رحمہ اللہ علیہ، رتلام) کی مدد سے اس کتاب کو جمع کیا ہے۔ جس میں ہم نے احادیث کی روشنی میں روایات جمع کی ہے۔ جس میں سلف (صحابہ، تابعین اور تبع تابعین) نے اپنی زندگی میں نبی ﷺ کے مزار عقدس پر جا کر رسول اللہ ﷺ کو مدد کے لئے پکارا۔ اور متعدد بار مدینہ منورہ سے دور رہکر نبی ﷺ کو مدد کے لئے پکارا۔ اور فر تابعین نے صحابہ کے مزار عقدس پر جا کر انھیں مدد کے لئے پکارا۔ اور فر تبع تابعین نے تابعین کے مزار عقدس پر جا کر انھیں مدد کے لئے پکارا۔ اور ہم اللہ تعالی سے یہی دعا ہے کہ وہ امّت مسلمہ کے اتحاد کو برقرار رکھے۔ اور اللہ ہمیں انبیاء و سلف صالحین کے عمل کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنوں سے محفوظ فرمائے، آمین۔

-(مرتب) شیخ محمد شکیل بن احمد بن عبداللہ.

سورۃ شہر، گجرات، بھارت.

بتاریخ، ۱۷ مارچ. ۲۰۱۹، منگل کا دن. ۲۲ رجب. ۱۴۴۱.

☎ +91-76986-79976 💻 https://maktabatzeenatfatima.wordpress.com/

- Introduction of the Book - (English) -

Alhamdulillah, Earlier we made it clear by publishing collection of holy books of Islam named- "Al Jami al Mazaratul Hijaz mae tarjuma Saudi-Arab ke Dargah / Mazarat" in original Arabic, Urdu translation & Hindi Translation, that The Prophets & Salaf (companions, tabi'in and taba tabi'un) raised the blessed Graves of the Elders of Islam above the ground, high and convex like the hump of a camel, and covered them with pebbles, stones and marble And built Tent, Dome And Shrine on the blessed graves of Elders of Islam.

Just as some Groups violate the unity of the Muslim Ummah by applying laws as a heresy (Bid'at) and polytheism (Shirk) on all right deeds in order to preserve the symbols and dignity of the blessed graves of the Elders of Islam. In exactly the same way, these Groups often prevented the Muslim Ummah from seeing true knowledge by applying laws as heresy (Bid'at) and polytheism (Shirk) on all beliefs associated with proximity (Tawassul / Waseela). They are so hostile to the word proximity (Tawassul / Waseela) that they have divided all the narrations about proximity in the holy Qur'an and the authentic hadiths into different interpretations. Some call the word "Proximity (Tawassul)" as polytheism, And some people say that it is right for us to seek help from the Elders in their lives through "Tawassul", but we call it polytheism to visit the blessed graves of the Elders and call them by "Tawassul" there. And they say: ALLAH is sufficient for us. And they say: ALLAH is sufficient for us.

Yes! Of course, ALLAH is sufficient for us. ALLAH is the Creator and Master of this world. Life - Death, Profit - Loss, Disease - Healing, Happiness - Sorrow are in the control of ALLAH. ALLAH provides the livelihood. ALLAH saves from troubles and gives relief in trials. ALLAH is so gracious that He has made His beloved servants gracious. ALLAH is so merciful that He has made His beloved servants merciful.

And in this argument, the verses of the Qur'an collected in this case and all the hadiths collected in this book bear witness to the fact that ALLAH mentions Himself in them, and also mentions the Prophets and the Elders of Islam as helpers. And how these beloved servants have shown themselves to be the helpers. Let us first look at these verses of the holy Qur'an:

Surah- 5: Al-Ma`idah, Verse- 35: 'O believers! Fear ALLAH and seek the means of approach to Him and strive in His way haply you may get prosperity.

Surah- 5: Al-Ma`idah, Verse- 55: Only ALLAH is your friend and His Messenger and the believers that they establish the prayer and pay the poordue and are bowed down before Allah.

Surah- 3: Al-Imran, Verse- 49: (Prophet Isa pearce be up on him Said) I have brought to you a sign from your Lord; that I make a form out of clay like a bird for you then again breathe in it and it becomes a bird atonce by the command of Allah; and I heal the born blind and the leper and I make the dead alive by the command of ALLAH and tell to you whatever you eat and what you store in your houses.

Surah- 12: Yusuf, Verse- 97 & 98: [97.] (Sons' of Prophet Yaqub peace be up on him Said) They said, 'O our father, beg forgiveness of our sins, no doubt, we are sinful. [98.] He said, 'soon I shall beg my Lord to forgive you.' He is the Forgiving, the Merciful.

Surah- 2: Al-Baqarah, Verse- 89: And when there came to them (Jews), that Book (Quran) of Allah, which confirms the Book (Taurat) with them, and before that they (Jews) were asking for victory over the infidels by means of the same prophet (Nabi-ul-Ummi mean Prophet Muhammad peace be up on him). Then, when came to them that known and recognised one, they rejected him. So Allah's curse on those who reject.

Surah- 4: An-Nisa, Verse- 64: And We have not sent any messenger, but that he should be obeyed by Allah's will. And if when they do injustice unto their souls, then O beloved! They should come to you and then beg forgiveness of ALLAH and the messenger should intercede for them then surely, they would find ALLAH Most Relenting, Merciful.

Surah- 3: Al-Imran, Verse- 164: Undoubtedly, ALLAH did a great favour to the Muslims that in them from among themselves sent a Messenger who recites unto them His signs and purifies them and teaches them the Book and wisdom, and necessarily before that they were certainly in apparent error.

Surah- 9: At-Taubah, Verse- 99 & 103: [99.] And among the villagers some are those who believe in ALLAH and the Last Day, and regard what they spend as approaches to ALLAH and means of taking blessings of the messenger. Yes, that is the means of nearness for them to enter into His mercy. Undoubtedly! ALLAH is Forgiving, Merciful. [103.] 'O beloved prophet! Realise the poor-due (Zakat) out of their wealth. To purify them and cleanse them therewith and pray well for them. No doubt. Your prayer is solace for their hearts. And ALLAH Hears. Knows.

Surah- 33: Al-Ahzab, Verse- 37: ALLAH bestowed a favour and you had bestowed a favour

Surah- 9: At-Taubah, Verse- 74: and what they felt bad, only this that ALLAH and His Messenger has enriched them out of His grace

Surah- 66: At-Tahrim, Verse- 4: If you both turn towards ALLAH for your hearts are necessarily deviated from the path, but if you two force him, then undoubtedly, ALLAH is his helper, and Gibrael, and the righteous believers and after that the angels are his helpers.

Surah- 17: Bani Israil, Verse- 57: Those chosen bondmen whom these infidels worship, they themselves seek access towards their Lord that who is nearer to Him in them, they hope for His mercy and fear His torment. No doubt. The torment of your Lord is a thing to be feared.

Surah- 9: At-Taubah, Verse- 59: What a good it had been, if they would have been pleased with what ALLAH and His Messenger had given them and would have said 'ALLAH is Sufficient for us', Now ALLAH is to give us of His Bounty and so the Messenger of Allah. To ALLAH only we lean.

ALLAH has mentioned these verses in His enlightening book, the Holy Qur'an. Even after this, the groups that have broken the unity of the Ummah have interpreted these verses in a way that leads the word "Tawassul" to polytheism.

Therefore, Book Consolidator (Shaikh Mohammed Shakil) has collected this Book with the help of Abu Najeeb Saiyed Mohiuddeen Sahab (Congregational Mosque Hazrat Khwaja Dana rehmatullah alayh, Surat) And Ammar-ul-Islam Sahab Diwan-Madari (Holy Shrine Hazrat Khwaja Babu Shah Latif rehmatullah alayh, Ratlam). In which we have collected Narrations in the light of Hadiths. In which Salaf (companions, tabi'in and taba tabi'un) went to the Holy Shrine of the Prophet (peace be up on him) in their lifetime and called for help to the Messenger of Allah (peace be up on him). And many times they stayed away from Madinah and called for help to the the Prophet (peace be up on him). And the Tabi'in went to the holy shrine of the Companions and called for their help. And the Taba Tabi'un went to the holy shrine of the Tabi'in and called for their help. And we pray to Allah Almighty that they maintain the unity of the Muslim Ummah. And may Allah protect us from all the Tribulations that arise against the act of the Prophets and Salaf Salehin, Ameen.

- (Book Consolidator) Shaikh Mohammed Shakil (bin) **Ahmed** (bin) **Abdullah.**
Surat City, Gujarat, India.
Dated, 17 March.2019, Tuesday. 22 Rajab. 1441.

☎ +91-76986-79976 💻 https://maktabatzeenatfatima.wordpress.com/





الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241هـ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضي الله عنه

مُسْنَد الإمَام أحمَد بن حَنبَل

(١٦٤-٢٤١هـ)

حَقَّقَ هذا الجُزءَ وخَرَّجَ أحادِيثَه وعَلَّقَ عليه

شعيب الأرنؤوط

محمد نعيم العرقسوسي إبراهيم الزيبق عادل مرشد

الجزء الثامن والعشرون (٢٨)

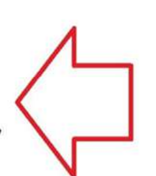
مؤسسة الرسالة

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241هـ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضي الله عنه

حديث عثمان بن حُنيف[1]



١٧٢٤٠- حدثنا عثمان بنُ عمر، أخبرنا شعبة، عن أبي جعفر قال: سمعتُ عُمارة بن خزيمة يحدث

عن عثمان بن حُنَيف، أن رجلاً ضريرَ البصرِ أتى النبيَّ ﷺ، فقال: ادعُ الله أن يُعافيَني، قال: «إنْ شِئتَ دَعَوتُ لَكَ، وإن شِئتَ أَخَّرْتُ ذاكَ[2]، فَهُو خَيْرٌ»[3]. فقال: ادعُه، فأمره أن يتوضَّأ، فيُحْسنَ وُضُوءَه، ويُصَلِّي ركعتين، وَيَدْعُوَ بهٰذا الدعاء: اللهمَّ إني أَسألُك، وأتوجَّهُ إليك بنبيك محمد نبيِّ الرحمة، يا محمدُ، إني توجَّهْتُ بك إلى ربي في حاجتي هذه، فتُقْضَى لي، اللهمَّ شَفِّعْهُ فيَّ[4].

= من آل أبي عمرة، عن أبي عمرة، بمعناه، لم يقل: عن أبيه، إلا أنه قال: ثلاثة نفر، زاد: فكان للفارس ثلاثة أسهم.

وقد صح من حديث ابن عمر السالف برقم (٤٤٤٨) أن النبي ﷺ جعل يوم خيبر للفرس سهمين، وللرجل سهماً. وذكرنا هناك أحاديث الباب.

(١) قال السندي: عثمان بن حُنَيف أنصاري. قال الترمذي: شهد بدرًا. والجمهور على أن أول مشاهده أُحُد. وهو الذي بعثه عمر على مساحة الأرض حين فتحت الكوفة، وهو أخو سهل بن حنيف. سكن الكوفة في خلافة معاوية.

(٢) في (ق): ذٰلك.

(٣) في (ص): فهو خير لك.

(٤) إسناده صحيح، رجاله ثقات، أبو جعفر: هو عمير بن يزيد بن عمير =

٤٧٨

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241هـ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ

. . . .

= الأنصاري الخطمي، وهو وعمارة بن خزيمة -وهو ابن ثابت- من رجال أصحاب السنن، وباقي رجال الإسناد ثقات رجال الشيخين، غير أن عثمان بن حنيف -وهو عم أبي أمامة بن سهل بن حنيف- إنما أخرج له البخاري في «الأدب المفرد» وأصحاب السنن سوى أبي داود. عثمان بن عمر: هو ابن فارس العبدي.

وأخرجه عبد بن حميد في «المنتخب» (٣٧٩)، والترمذي (٣٥٧٨)، والنسائي في «الكبرى» (١٠٤٩٥)، وهو في «عمل اليوم والليلة» (٦٥٩)، وابن ماجه (١٣٨٥)، وابن خزيمة (١٢١٩)، والحاكم ٣١٣/١ و٥١٩ من طرق عن عثمان بن عمر، بهذا الإسناد. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح غريب، لا نعرفه إلا من هذا الوجه من حديث أبي جعفر، وهو الخطمي. وقال الحاكم: إسناده صحيح على شرط الشيخين، ووافقه الذهبي.

قلنا: بل في إسناده من لم يخرج له الشيخان، كما سلف.

وأخرجه الحاكم كذلك ٥١٩/١ من طريق محمد بن جعفر، عن شعبة، به. وقال: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذهبي.

وأخرجه الطبراني في «الكبير» (٨٣١١/٢) من طريق إدريس بن جعفر العطار، عن عثمان بن عمر، عن شعبة، عن أبي جعفر، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن عمه عثمان بن حنيف، به. قال الدارقطني: إدريس بن جعفر العطار متروك.

وأخرجه بنحوه النسائي في «الكبرى» (١٠٤٩٦)، وهو في «عمل اليوم والليلة» (٦٦٠) من طريق هشام الدستوائي، وأخرجه الطبراني في «الكبير» (٨٣١١/١)، وفي «الصغير» (٥٠٨) مطولاً بذكر قصة، وابن السني في «عمل اليوم والليلة» (٦٣٣)، والحاكم ٥٢٦/١-٥٢٧ من طريق روح بن القاسم، كلاهما عن أبي جعفر الخطمي، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن عمه عثمان بن حنيف، به. وقال الحاكم: صحيح على شرط البخاري، ووافقه الذهبي.

وسيأتي بعده برقمي (١٧٢٤١) و(١٧٢٤٢).

٤٧٩

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

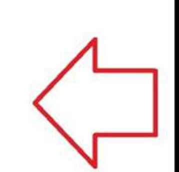
عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241هـ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ



١٧٢٤١- حدثنا روح قال: حدثنا شعبة، عن أبي جعفر المديني قال: سمعتُ عُمارة بن خُزيمة بن ثابت يحدث

عن عثمان بنِ حُنَيف، أن رجلاً ضريراً أتى النبيَّ ﷺ، فقال: يا نبيَّ الله، ادعُ الله أن يُعافيني، فقال: «إنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذٰلكَ، فهو أَفْضَلُ لآخِرتكَ، وإنْ شِئْتَ دَعَوْتُ لَكَ»[١]. قال: لا بل ادع الله لي[٢]. فأمره أن يتوضأ، وأن يُصَلِّيَ ركعتين، وأن يدعو بهٰذا الدعاء: «اللهم إني أسألُكَ وأتوجَّهُ إليك بنبيك محمد ﷺ نبي الرحمة، يا محمدُ إني أتوجَّهُ بك إلى ربي في حاجتي هٰذه فتقضى، وتُشَفِّعُني فيه، وتُشَفِّعُهُ فيَّ». قال: فكان يقولُ هٰذا مراراً. ثم قال بعد: أحسب أن فيها: أن تشفعني فيه. قال: ففعل الرجلُ، فبَرأ[٣].



١٧٢٤٢- حدثنا مُؤَمَّل، قال: حدثنا حماد -يعني ابنَ سلمة- قال: حدثنا أبو جعفر الخَطْمي، عن عُمارة بن خُزيمة بن ثابت

عن عثمان بن حنيف، أن رجلاً أتى النبي ﷺ قد ذهب بصره. فذكر الحديث[٤].

(١) لفظ «لك» ليس في (ظ١٣) ولا (ص).

(٢) لفظ «لي» ليس في (ص).

(٣) هو مكرر سابقه، إلا أن شيخ أحمد في هذه الرواية هو روح: وهو ابن عبادة.

(٤) حديث صحيح، مؤمل -وهو ابن إسماعيل البصري، وإن كان سيىء الحفظ- قد توبع، وباقي رجال الإسناد ثقات.

وأخرجه بنحوه النسائي في «الكبرى» (١٠٤٩٤)، وهو في «عمل اليوم = والليلة» (٦٥٨) من طريق حبان، عن حماد بن سلمة، بهٰذا الإسناد.

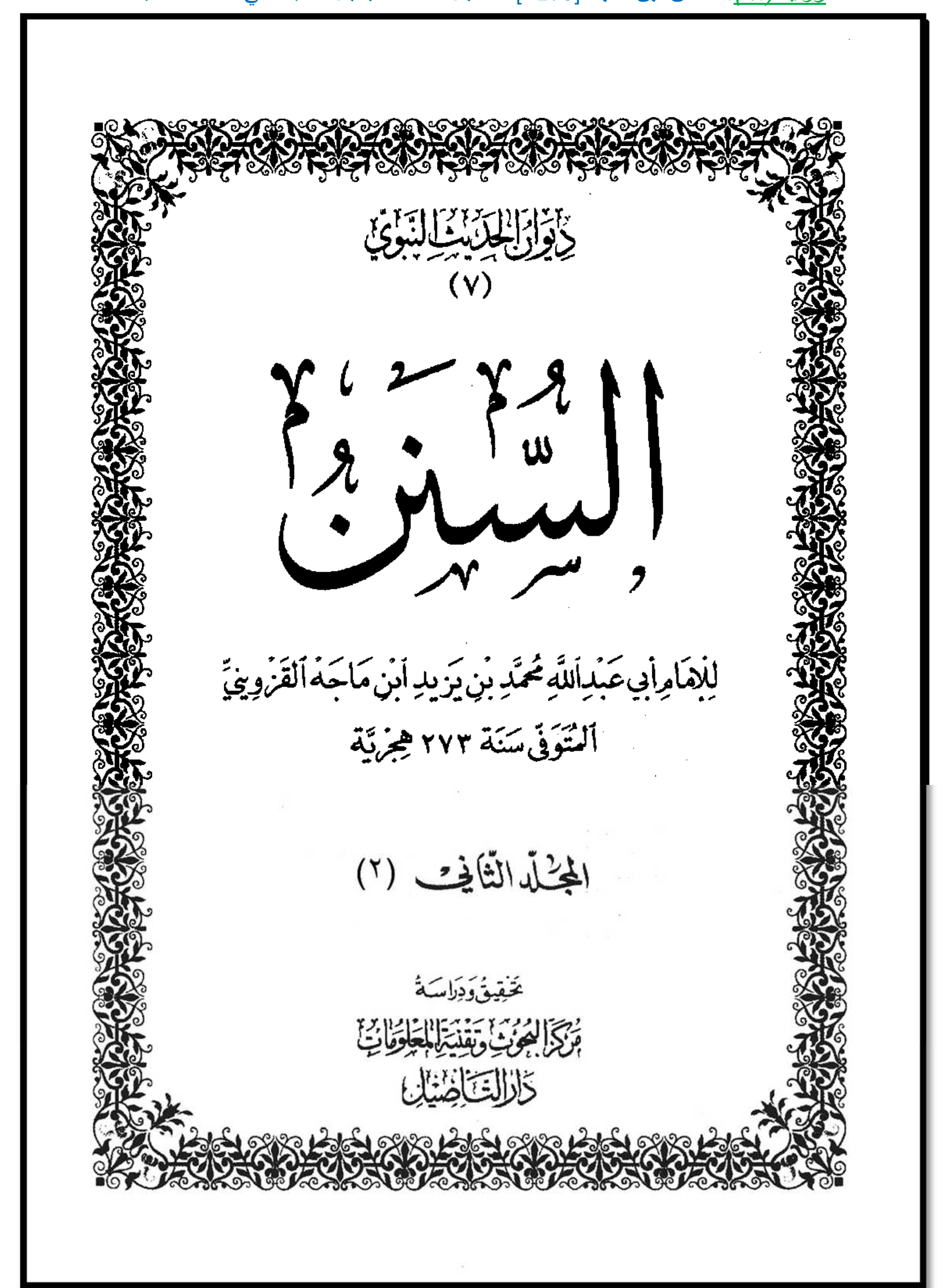
وانظر سابقه وما قبله.

٤٨٠

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.4): السنن ابن ماجه [273هـ]، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الحاجة

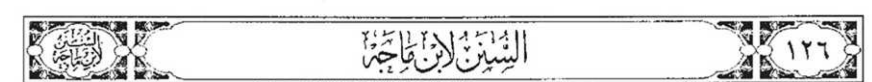

ديوان الحديث النبوي
(٧)
السنن
للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني
المتوفى سنة ٢٧٣ هجرية
المجلد الثاني (٢)
تحقيق ودراسة
مركز البحوث وتقنية المعلومات
دار التأصيل



الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.4): السنن ابن ماجه [273هـ]، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الحاجة



١٢٦ السُّنَنُ لِابْنِ مَاجَهْ

١٩- بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلَاةِ الْحَاجَةِ

ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا لِي، ثُمَّ لْيَسْأَلْ مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَا شَاءَ؛ فَإِنَّهُ يُقَدَّرُ(١)».

• [١٣٦٤] حدثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ(٢)، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ اخْتَرْتُ(٣) لَكَ - وَهُوَ خَيْرٌ - وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ»، قَالَ: ادْعُهْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ(٤) ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ، إِنِّي قَدْ(٥) تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لِتُقْضَى لِي، اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ».

٢٠- بَابٌ فِي(٦) صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

• [١٣٦٥] حدثنا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عِيسَى، هُوَ: الْمَسْرُوقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ(٧) عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ:

---

(١) في (س): «بيده»، والمثبت من (ت)، والوطنية [٩٠/أ].

*[١٣٦٤] [التحفة: ت سي ق ٩٧٦٠].

(٢) قوله: «أحمد بن منصور بن سيار» في (س): «محمد بن بشار»، والمثبت من (ت)، والوطنية [٩٠/ب]. وينظر: «التحفة».

(٣) في حاشية (ت) وصحح عليه: «أخرت».

(٤) في (س): «بنبيك محمد»، والمثبت من (ت)، والوطنية [٩٠/ب]، والمحمودية [ق ١٣٤]، وعارف حكمت [ق ١٤٨].

(٥) ليس في (س).

(٦) قوله: «باب في» ليس في (س).

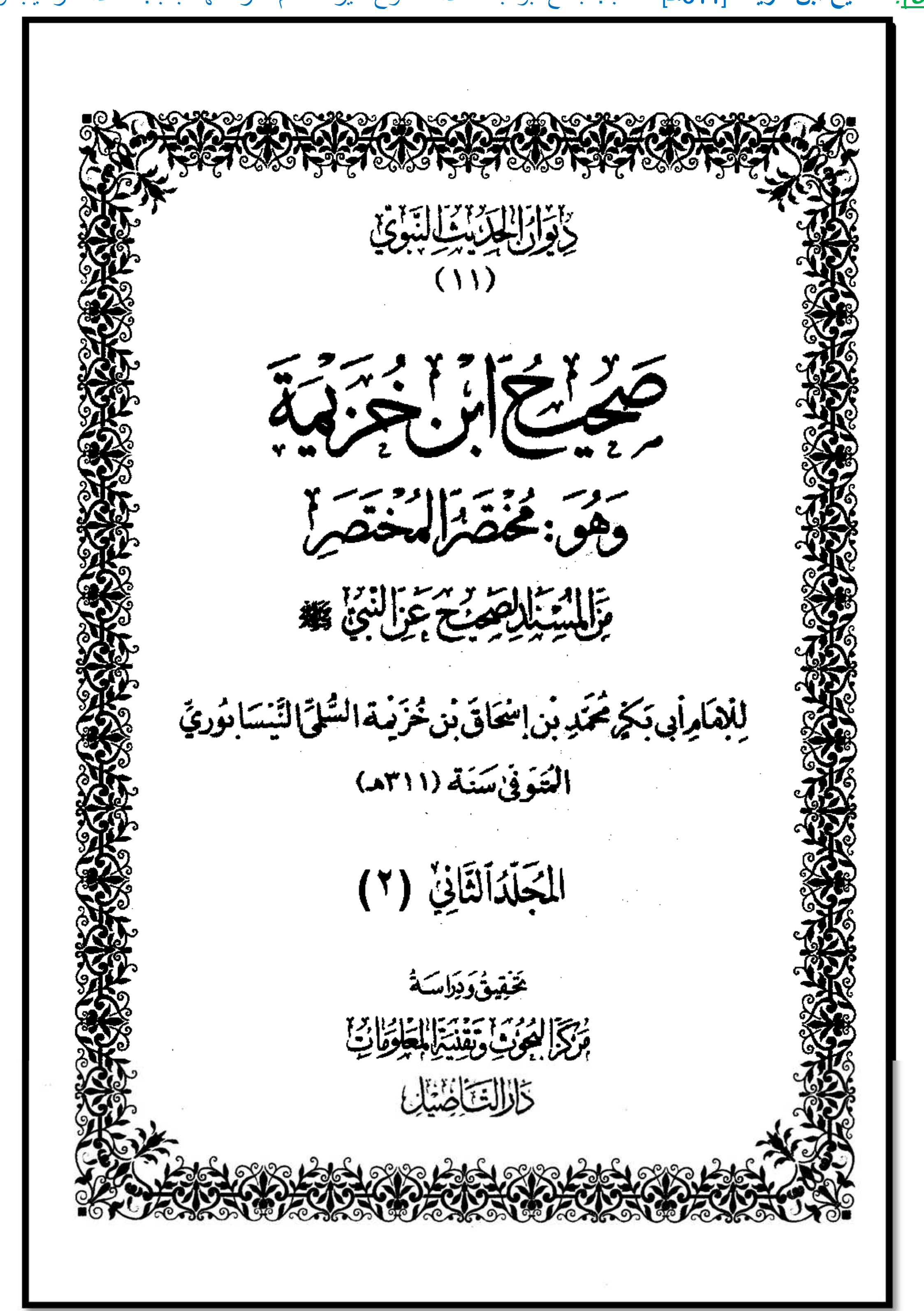
*[١٣٦٥] [التحفة: ت ق ١٢٠١٥].

(٧) [ت/١/٢٩٣].

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.5): صحيح ابن خزيمة [311هـ]، كتاب: جامع أبواب صلاة التطوع غير ماتقدم ذكرنا لها، باب: صلاة الترغيب والترهيب


ديوان الحديث النبوي
(١١)
صحيح ابن خزيمة
وهو: مختصر المختصر
من المسند الصحيح عن النبي ﷺ
للإمام أبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة السلمي النيسابوري
المتوفى سنة (٣١١هـ)
المجلد الثاني (٢)
تحقيق ودراسة
مركز البحوث وتقنية المعلومات
دار التأصيل

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (5.): صحيح ابن خزيمة [311ھ]، كتاب: جامع أبواب صلاة التطوع غير ماتقدم ذكرنا لها، باب: صلاة الترغيب والترهيب

ابْنُ حَكِيمٍ، أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا[(١)]، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا».

○[١٢٩٣] حدثنا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَرَجْتُ مَعَهُ أَلْتَمِسُهُ، أَسْأَلُ كُلَّ مَنْ مَرَرْتُ بِهِ، فَيَقُولُ: مَرَّ قَبْلُ، حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، وَقَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ رَأَيْتُكَ طَوَّلْتَ تَطْوِيلًا مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَهَا هَكَذَا قَالَ: «إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ[(٢)] وَرَهْبَةٍ، سَأَلْتُ اللَّهَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي غَرَقًا فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْقِيَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّ عَلَيَّ».

○[١٢٩٤] حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو مُوسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، قَالَ: «إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذَلِكَ، وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ».

قَالَ أَبُو مُوسَى، قَالَ: فَادْعُهُ، وَقَالَا: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، قَالَ بُنْدَارٌ: فَيُحْسِنَ، وَقَالَا: وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ

---

(١) في الأصل: «فأعطيناها» والمثبت من «صحيح مسلم» (٢٩٩٩) من طريق عبد الله بن نمير، به.

○[١٢٩٣][الإتحاف: خز حم ١٦٦٦٧][التحفة: ق ١١٣٢٦].

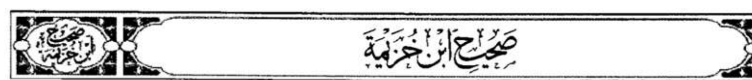
(٢) الرغبة في الشيء: السؤال والطلب. (انظر: النهاية، مادة: رغب).

○[١٢٩٤][الإتحاف: خز كم حم ١٣٦٠٨][التحفة: ت سي ق ٩٧٦٠].

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.5): صحيح ابن خزيمة [311هـ]، كتاب: جامع أبواب صلاة التطوع غير ماتقدم ذكرنا لها، باب: صلاة الترغيب والترهيب



نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتُقْضَى لِيَ، اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ» زَادَ أَبُو مُوسَى: «وَشَفِّعْنِي فِيهِ»، قَالَ: ثُمَّ كَأَنَّهُ شَكَّ بَعْدُ فِي: «وَشَفِّعْنِي فِيهِ».

٥٣٨- بَابُ صَلَاةِ الِاسْتِخَارَةِ

ه[١٢٩٥] حدثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فِي فُلَانَةَ، تُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا، خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَاقْدُرْهَا لِي، وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْضِ لِي بِهَا - أَوْ قَالَ ۩: اقْدُرْهَا لِي».

جِمَاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الضُّحَى وَمَا فِيهَا مِنَ السُّنَنِ

٥٣٩- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الضُّحَى

ه[١٢٩٦] حدثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَوْصَانِي حَبِيبِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَبَدًا، أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى، وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ، وَبِصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

ه[١٢٩٥][الإتحاف: خز حب كم حم ٤٣٦٧].

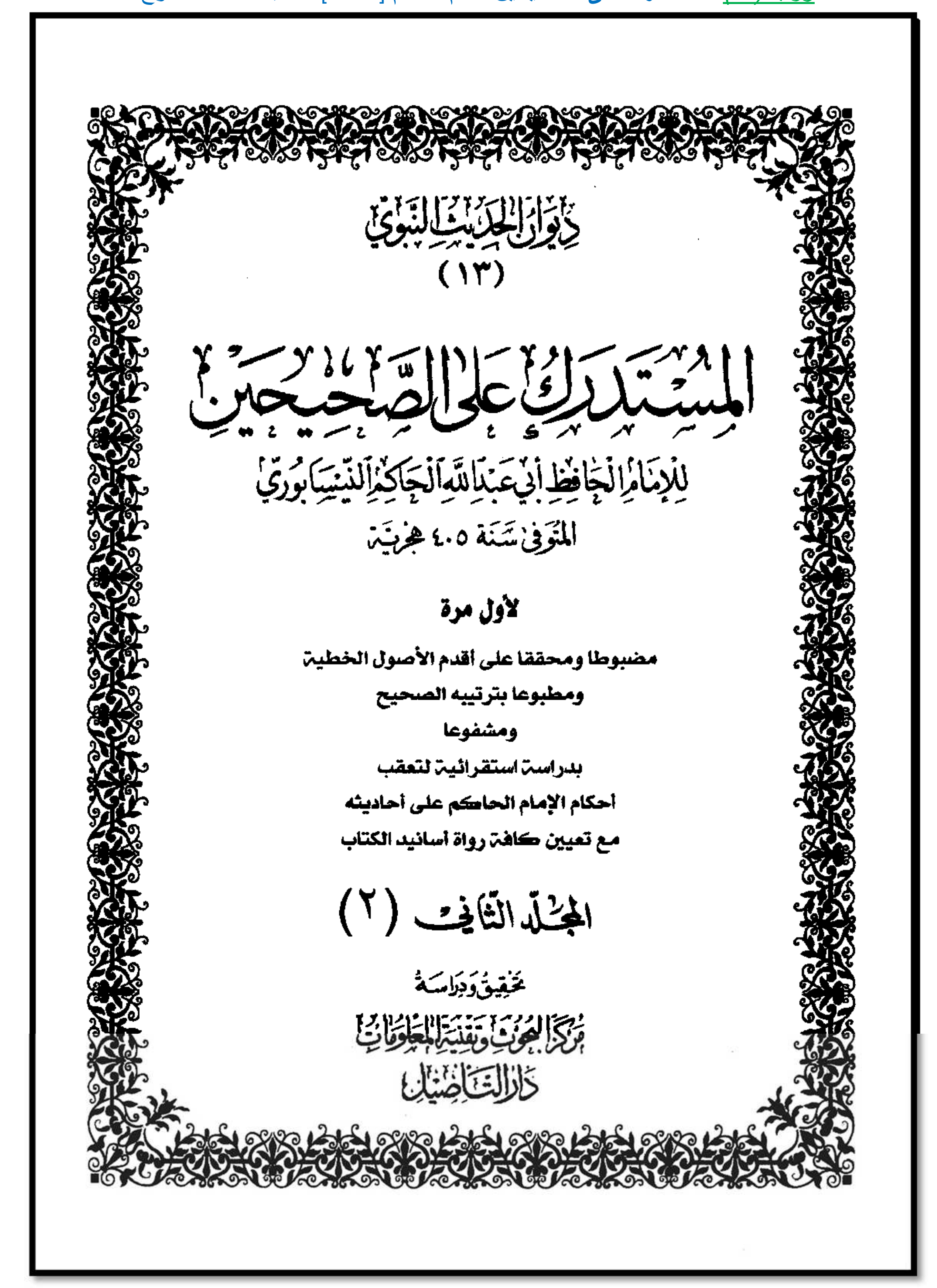
۩[١٣٢/ب].

ه[١٢٩٦][الإتحاف: خز حم ١٧٥٨٤][التحفة: س ١١٩٧٠]، وتقدم برقم: (١١٤٠)، وسيأتي برقم: (٢١٩٨).

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.6): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: صلاة التطوع



ديوان الحديث النبوي
(١٣)

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري
المتوفى سنة ٤٠٥ هجرية

لأول مرة

مضبوطا ومحققا على أقدم الأصول الخطية
ومطبوعا بترتيبه الصحيح
ومشفوعا
بدراسة استقرائية لتعقب
أحكام الإمام الحاكم على أحاديثه
مع تعيين كافة رواة أسانيد الكتاب

المجلد الثاني (٢)

تحقيق ودراسة
مركز البحوث وتقنية المعلومات
دار التأصيل

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (6.): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: صلاة التطوع

٢٥٠ المستدرك على الصحيحين

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(١).

ه[١١٩٦] حدثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتَ ذَلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ»، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتُقْضَى لِي، اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِي فِيهِ».

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(٢).

ه[١١٩٧] أخبرنا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ(٣)، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «اكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فُلَانَةَ تُسَمِّيهَا

---

(١) هذا الإسناد ليس على شرط الشيخين؛ فلم يخرج البخاري للحسين بن واقد إلا تعليقا، ولم يخرج مسلم لعلي بن الحسن بن شقيق، عن الحسين بن واقد.

ه[١١٩٦][الإتحاف: خز كم حم ١٣٦٠٨][التحفة: ت سي ق ٩٧٦٠]، وسيأتي برقم (١٩٣٣)، (١٩٥٣)، (١٩٥٤).

(٢) هذا الإسناد ليس على شرط الشيخين؛ فلم يخرج الشيخان لأبي جعفر المديني، وعمارة بن خزيمة.

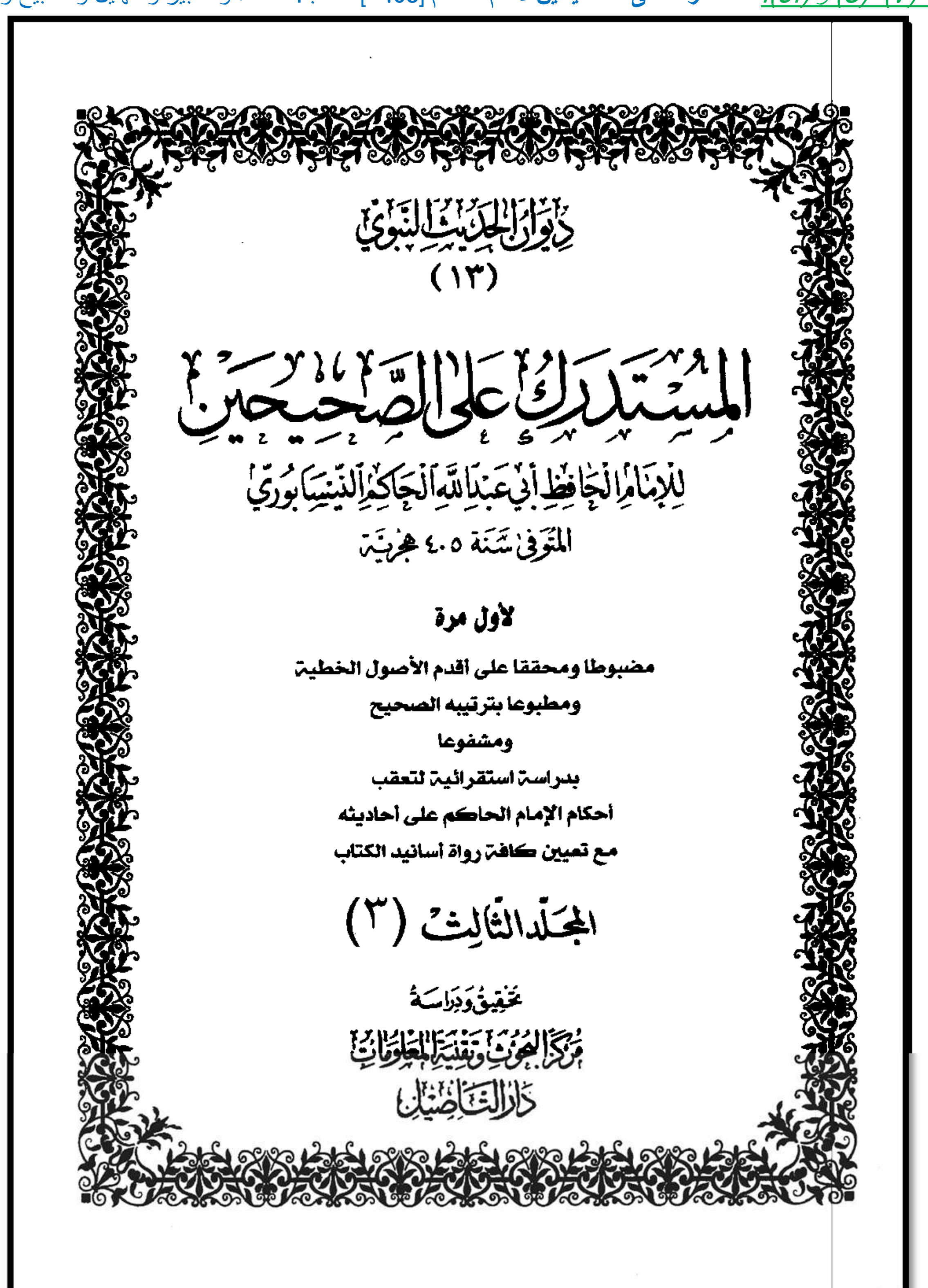
ه[١١٩٧][الإتحاف: خز حب كم حم ٤٣٦٧]، وسيأتي برقم (٢٧٣٥).

(٣) في الأصل: «أيوب»، والتصويب من «الإتحاف».

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405ھ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر



ديوان الحديث النبوي
(١٣)

المستدرك على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله الحاكم النيسابوري
المتوفى سنة ٤٠٥ هجرية

لأول مرة

مضبوطا ومحققا على أقدم الأصول الخطية
ومطبوعا بترتيبه الصحيح
ومشفوعا
بدراسة استقرائية لتعقب
أحكام الإمام الحاكم على أحاديثه
مع تعيين كافة رواة أسانيد الكتاب

المجلد الثالث (٣)

تحقيق ودراسة
مركز البحوث وتقنية المعلومات
دار التأصيل

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

٥٤ المُستَدرَك عَلى الصَّحِيحَين

الشَّعْبِيِّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: «بِاسْمِ اللَّهِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَزِلَّ، أَوْ أَضِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ، أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ».

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(١).

وَرُبَّمَا تَوَهَّمَ مُتَوَهِّمٌ أَنَّ الشَّعْبِيَّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ، وَلَيْسَ كَذَلِكَ، فَإِنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، وَأُمِّ سَلَمَةَ جَمِيعًا، ثُمَّ أَكْثَرَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمَا جَمِيعًا.

٥[١٩٣٢] أَخْبَرَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَدَمِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ مَنْصُورٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ يَقُولُ: «بِاسْمِ اللَّهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللَّهِ».

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(٢).

٥[١٩٣٣] أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، قَالَ:

(١) هذا الإسناد ليس على شرط الشيخين ؛ فلم يرد في «الصحيحين» رواية للشعبي عن أم سلمة ؛ فالحديث منقطع ففي «تهذيب التهذيب» (٥/ ٥٩) عن علي بن المديني في ترجمة الشعبي أنه لم يسمع من زيد بن ثابت، ولم يلق أبا سعيد الخدري ولا أم سلمة، وللحديث علة أخرى، ففي «عمل اليوم والليلة» للنسائي ص (١٧٦) رواه زبيد عن الشعبي مرسلا.

٥[١٩٣٢] [الإتحاف: كم ١٨١٤٥] [التحفة: ق ١٢٦٨٩].

(٢) هذا الإسناد ليس على شرط مسلم، فلم يخرج مسلم لعبد الله بن حسين بن عطاء بن يسار، وهو ضعيف، وحاتم بن إسماعيل صحيح الكتاب صدوق يهم، وسهيل بن أبي صالح صدوق تغير حفظه بأخرة.

٥[١٩٣٣] [الإتحاف: كم ١٣٦٠٩] [التحفة: ت سي ق ٩٧٦٠]، وتقدم برقم (١١٩٦) وسيأتي برقم (١٩٥٣)، (١٩٥٤).

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا ۩ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ادْعُ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: «إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذَلِكَ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ»، قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: «فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ، فَيُحْسِنَ الْوُضُوءَ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِيهَا لِي، اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِي فِيهِ».

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(١).

○[١٩٣٤] أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرُسْتُوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طُلَيْقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «رَبِّ أَعِنِّي، وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدَى لِي، وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ بَغَى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا، لَكَ ذَكَّارًا، لَكَ رَهَّابًا، لَكَ مِطْوَاعًا، لَكَ مُخْبِتًا، لَكَ أَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي».

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(٢).

○[١٩٣٥] أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بُطَّةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ سَلَمَةَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

۩[١/٢٣٨أ]

(١) فيه أبو جعفر المديني صدوق.

○[١٩٣٤] [الإتحاف: حب كم حم ٧٨٨٤] [التحفة: د ت سي ق ٥٧٦٥- سي ٦٣١٣].

(٢) فيه قبيصة؛ صدوق ربما خالف.

○[١٩٣٥] [الإتحاف: كم ٢٣٤٢٩].

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

٦٤ المستدرك على الصحيحين

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(١)، وَلَهُ شَاهِدٌ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

o[١٩٥١] حدثناه إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ»(٢).

o[١٩٥٢] حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِصْمَةَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ، عَنِ الدُّعَاءِ الَّذِي دَعَوْتَ بِهِ حِينَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَلْ تُعْطَهْ». قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي أَعْلَى دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.

■ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(٣).

o[١٩٥٣] أخبرناه حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ يَرُدُّ اللَّهُ عَلَيَّ بَصَرِي، فَقَالَ لَهُ: «قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي

(١) هذا الإسناد ليس على شرط مسلم؛ فلم يخرج مسلم لبشر بن بكر، وبشر بن عبيد الله منكر الحديث جدا؛ كما قال ابن حبان.

o[١٩٥١] [الإتحاف: كم حم الطبراني ت ١٢٢٠] [التحفة: ت ٩٢٤- تم ق ١٦٧٣].

(٢) رواته ثقات، وفيه إبراهيم بن عصمة؛ قال الحافظ: «سمع السري بن خزيمة، أدخلوا في كتبه أحاديث، وهو في نفسه صادق».

o[١٩٥٢] [الإتحاف: كم حم ١٣٣٤١] [التحفة: سي ٩٦٢٥].

(٣) فيه أبو عبيدة بن عبد الله بن مسعود؛ لم يسمع من أبيه.

o[١٩٥٣] [الإتحاف: كم ١٣٦٠٩] [التحفة: ت سي ق ٩٧٦٠]، وتقدم برقم (١١٩٦)، (١٩٣٣) وسيأتي برقم (١٩٥٤).

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

أسألك، وأتوجه إليك بنبيك نبي الرحمة، يا محمد إني قد توجهت بك إلى ربي، اللهم شفعه في، وشفعني في نفسي»، فدعا بهذا الدعاء فقام وقد أبصر[١].

■ تابعه: شبيب بن حبيب الحبطي، عن روح بن القاسم، بزيادات في المتن والإسناد، والقول فيه قول شبيب، فإنه ثقة۞ مأمون.

○[١٩٠٤] أخبرناه أبو محمد عبد العزيز بن عبد الرحمن بن سهل الدباس، بمكة من أصل كتابه، حدثنا أبو عبد الله محمد بن علي بن زيد الصائغ، حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيد الحبطي، حدثني أبي، عن روح بن القاسم، عن أبي جعفر المديني وهو الخطمي، عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن عمه عثمان بن حنيف، قال: سمعت رسول الله ﷺ وجاءه رجل ضرير، فشكا إليه ذهاب بصره، فقال: يا رسول الله، ليس لي قائد، وقد شق علي، فقال رسول الله ﷺ: «ائت الميضأة فتوضأ، ثم صل ركعتين، ثم قل: اللهم إني أسألك، وأتوجه إليك بنبيك محمد ﷺ نبي الرحمة، يا محمد إني أتوجه بك إلى ربي فيجلي لي عن بصري، اللهم شفعه في، وشفعني في نفسي»، قال عثمان: فوالله ما تفرقنا، ولا طال بنا الحديث حتى دخل الرجل وكأنه لم يكن به ضر قط.

■ هذا حديث صحيح على شرط البخاري، ولم يخرجاه[٢].

وإنما قدمت حديث عون بن عمارة لأن من رسمنا أن نقدم العالي من الأسانيد.

○[١٩٠٥] حدثنا أبو بكر بن إسحاق الفقيه، أخبرنا موسى بن إسحاق الأنصاري، وإسماعيل بن قتيبة السلمي، قالا: حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة حدثنا ابن فضيل،

(١) فيه عون بن عمارة المقرئ؛ وهو ضعيف، وأبو جعفر الخطمي صدوق.
۞[١/٢٤١أ]

○[١٩٠٤][الإتحاف: كم ١٣٦٠٩][التحفة: ت سي ق ٩٧٦٠]، وتقدم برقم (١١٩٦)، (١٩٣٣)، (١٩٠٣).

(٢) هذا الإسناد ليس على شرط البخاري؛ فلم يخرج البخاري لأبي جعفر المديني الخطمي، وهو صدوق.

○[١٩٠٥][الإتحاف: كم أبو يعلى ٢٣٨٩].

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (11،10): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

دلائل النبوة ﷺ

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

(٣٨٤ - ٤٥٨) هـ

السفر السادس (٦)

يطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

وثق أصوله وخرج حديثه وعلق عليه

الدكتور عبد المعطي قلعجي

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

دار الريان للتراث

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (11،10): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

بـــاب

ما في تعْلِيمِهِ الضرير ما كان فيه شفاؤه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

أخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، حدثنا أبو العباس محمد بن يعقـوب ، حدثنـا العباس بن محمد الدَّوْري ، وأنبأنا أبو بكر أحمد بن الحسن القاضي ، حدثنا أبو علي حامد بن محمد الهروي ، حدثنا محمد بن يونس ، قالا : حدثنـا عثمان بن عمر ، حدثنا شعبة ، عن أبي جعفر الخطميّ ، قال : سمعتُ عامر بن خزيمة بن ثابت يحدث عن عثمان بن حُنيْفٍ .

أن رَجُـلاً ضريـراً أتى النبي ﷺ ، فقال : ادعُ الله لي أنْ يعـافيني ، قال : « فإن شئت أخَّرْتَ ذلك فهو خيرٌ لَكَ ، وإن شئت دعوتُ الله » ، قال : فَـادْعُهُ . قال : فأمره أنْ يتوضـأ فيُحسن الوضـوء ، ويصلي ركعتين ويدعـو بهذا الـدعاء : « اللهم إني أسألك وأتوجَّهُ إليـك بنبيك محمـد ﷺ نبي الرحمـة ، يا محمـد إني أتوجَّهُ بك إلى ربي في حاجتي هـذه فتقضيها لي ، اللهم شفِّعْـهُ فيَّ وشفعني في نفسي »(١) .

هـذا لفظ حديث العبـاس زاد محمد بن يـونس في روايتـه قـال فقـام وَقَـدْ

(١) أخرجه الترمذي في : ٤٩ ـ كتاب الدعوات (١١٩) باب منه ، الحديث (٣٥٧٨) ، سنن الترمذي (٥ : ٥٦٩) عن محمود بن غيلان ، وأخرجه ابن ماجة في الصلاة ، عن أحمد بن منصور بن سيار .

١٦٦

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

عربي متن- باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

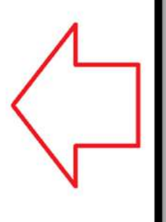
رواية (10،11): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

أَبْصَرَ ، ورويناه في كتاب الدعوات بإسناد صحيح عن روح بن عبادة عن شعبة ، ففعل الرجل فَبَرَأَ .

وكذلك رواه حماد بن سلمة عن أبي جعفر الخطمِيّ .

وأخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، أنبأنا أبو محمد بن عبد العزيز بن عبد الرحمن الرَّيالِيُّ بمكة ، حدثنا محمد بن علي بن يزيد الصائغ ، حدثنا أحمد بن شبيب ابن سعيد الحبطِيُّ قال حدثني أبي ، عن روح بن القاسم ، عن أبي جعفر المديني وهو الخطمِيُّ ، عن أبي أمامة بن سهل بن حُنيف عن عمه عثمان بن حنيف ، قال :

سمعتُ رسول الله ﷺ وجاءهُ رَجُلٌ ضرير فشكا إليه ذهاب بصره فقال يا رسول الله ليس لي قائدٌ وقد شق علي فقال رسول الله ﷺ أئتِ المَيْضَأة فتوضأ ثم صلِّ ركعتين ، ثم قل : اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد ﷺ نبي الرحمة ، يا محمد ! اني أتوجه بك إلى ربي فيجلي لي بَصَري، اللهم شفِّعْهُ فيَّ وشفعني في نفسي ، قال عثمان : فوالله ما تفرقنا ولا طال الحديث حتى دخل الرجل وكأنه لم يكن به ضُرٌّ قطُّ .



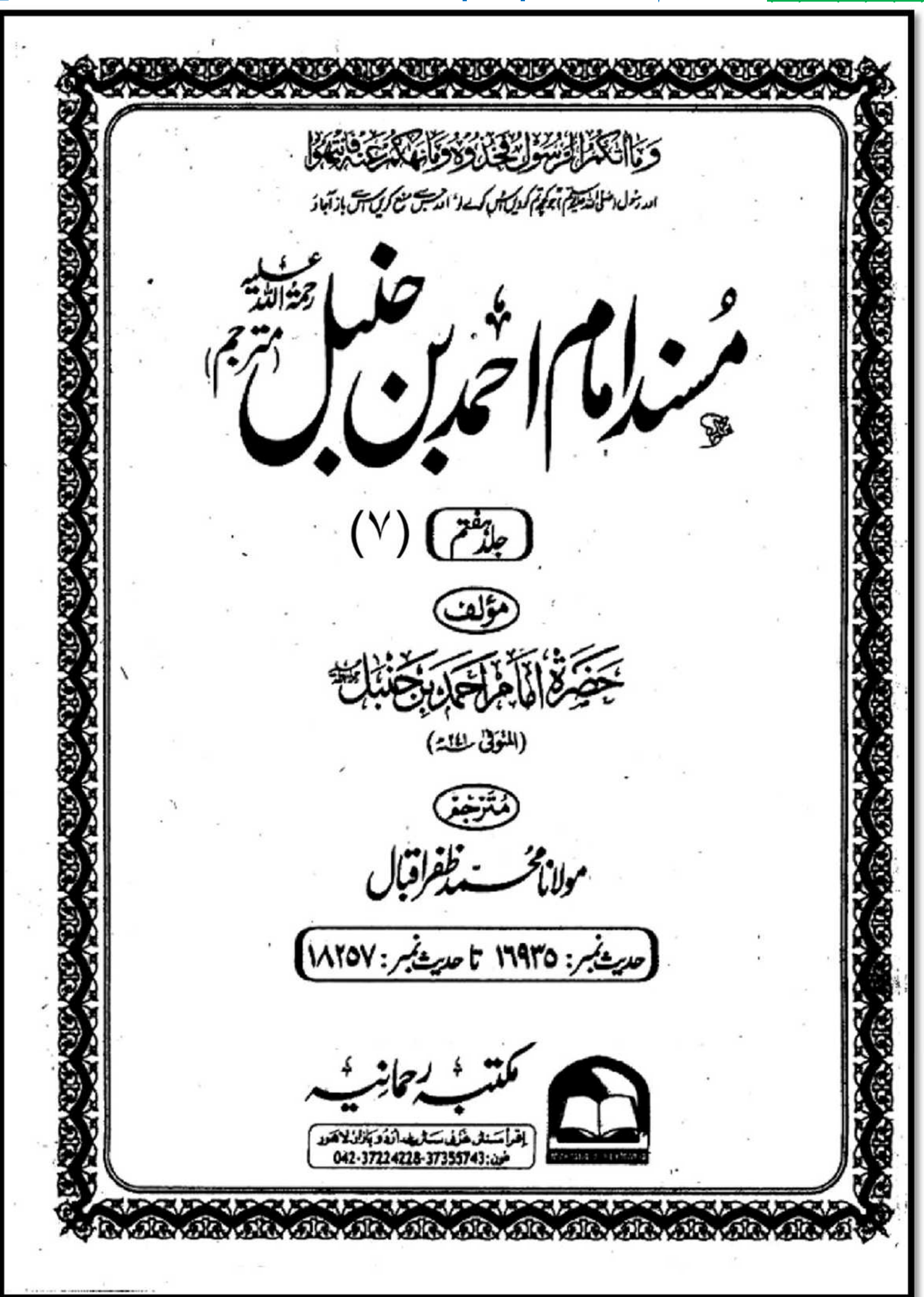
أخبرنا أبو سعيد عبد الملك بن أبي عثمان الزاهد رحمه الله ، أنبأنا الإمام أبو بكر محمد بن علي بن إسماعيل الشاشي القفال ، قال : أنبأنا أبو عروبة ، حدثنا العباس بن الفرج ، حدثنا إسماعيل بن شبيب ، حدثنا أبي عن رَوح بن القاسم ، عن أبي جعفر المديني ، عن أبي أمامة بن سهل بن حُنيف ان رجلاً كان يختلف الى عثمان بن عفان رضي الله عنه في حاجته ، وكان عثمان لا يلتفت إليه ولا ينظر في حاجته ، فلقي عثمان بن حنيف فشكىٰ إليه ذلك فقال له عثمان بن حنيف : أئت الميضأة فتوضأ ثم ائتِ المسجد فصلِّ ركعتين ، ثم قل : اللهم إنيْ أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد ﷺ نبي الرحمة ، يا محمد

١٦٧

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241هـ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضي الله عنه



وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

جلد ہفتم (۷)

مؤلف

حضرت امام احمد بن حنبل

مترجم

مولانا محمد ظفر اقبال

حدیث نمبر: ۱۶۹۳۵ تا حدیث نمبر: ۱۸۲۵۷

مکتبہ رحمانیہ

042-37224228-37355743

+91-76986-79976
maktabatzeenatfatima.wordpress.com

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241ھ]، کتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ

حَدِيثُ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ رضی اللہ عنہ

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۱۷۳۷۰) حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ وَكَانَ أَحَدَ النُّقَبَاءِ يَوْمَ الْعَقَبَةِ أَنَّهُ أَخَذَتْهُ الشَّوْكَةُ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ بِئْسَ الْمَيِّتُ لِيَهُودَ مَرَّتَيْنِ سَيَقُولُونَ لَوْلَا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَلَا أَمْلِكُ لَهُ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَأَتَمَحَّلَنَّ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ وَكُوِيَ بِخَطَّيْنِ فَوْقَ رَأْسِهِ فَمَاتَ

(۱۷۳۷۰) حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ "جو بیعت عقبہ کے موقع پر نقباء میں سے ایک نقیب تھے" کے حوالے سے مروی ہے کہ انہیں ایک مرتبہ بیماری نے آلیا، نبی علیہ السلام ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور دو مرتبہ فرمایا بدترین میت یہودیوں کی ہوتی ہے، وہ کہہ سکتے ہیں کہ اس نے (نبی علیہ السلام نے) اپنے ساتھی کی بیماری کو دور کیوں نہ کر دیا، میں ان کے لئے کسی نفع نقصان کا مالک نہیں ہوں، البتہ میں ان کے لئے تدبیر ضرور کر سکتا ہوں، پھر نبی علیہ السلام نے حکم دیا تو ان کے سر کے اوپر دو مرتبہ داغا گیا لیکن وہ جانبر نہ ہو سکے اور فوت ہو گئے۔

حَدِيثُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہما

حضرت ابوعمرہ کی اپنے والد سے روایت

(۱۷۳۷۱) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُقْرِءُ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَمَعَنَا فَرَسٌ فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ مِنَّا سَهْمًا وَأَعْطَى الْفَرَسَ سَهْمَيْنِ

[اسناده ضعيف. قال الألباني: صحيح (ابو داود: ٢٧٣٤)].

(۱۷۳۷۱) ابوعمرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چار آدمی تھے، اور ہمارے ساتھ ایک گھوڑا تھا، نبی علیہ السلام نے ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑے کو دو حصے دیئے۔

حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی مرویات

(۱۷۳۷۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (1.)، (2.) و (3.): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241هـ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ

لَكَ وَإِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذَاكَ فَهُوَ خَيْرٌ فَقَالَ ادْعُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِي لِي اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ [صححه ابن خزيمة (١٢١٩)، والحاكم (١/٣١٣). قال الترمذي: حسن صحيح غريب. قال الألباني: صحيح (ابن ماجة: ١٣٨٥، الترمذي: ٣٥٧٨)]. [انظر: ١٧٣٧٣، ١٧٣٧٤].

(١٧٣٧٢) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (میری آنکھوں کی بینائی لوٹا دے) نبی علیہ السلام نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہارے حق میں دعاء کر دوں اور چاہو تو اسے آخرت کے لئے مؤخر کر دوں جو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے؟ اس نے کہا کہ دعاء کر دیجئے، چنانچہ نبی علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور یہ دعاء مانگے اے اللہ! میں آپ کے نبی محمد ﷺ "جو کہ نبی الرحمۃ ہیں" کے وسیلے سے آپ سے سوال کرتا اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! ﷺ، میں آپ کو لے کر اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں اور اپنی یہ ضرورت پیش کرتا ہوں، تا کہ آپ میری یہ ضرورت پوری کر دیں، اے اللہ! میرے حق میں ان کی سفارش کو قبول فرما اس نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی۔

(١٧٣٧٣) حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذَلِكَ فَهُوَ أَفْضَلُ لِآخِرَتِكَ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ لَكَ قَالَ لَا بَلْ ادْعُ اللَّهَ لِي فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَأَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَأَنْ يَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِي وَتُشَفِّعُنِي فِيهِ وَتُشَفِّعُهُ فِيَّ قَالَ فَكَانَ يَقُولُ هَذَا مِرَارًا ثُمَّ قَالَ بَعْدُ أَحْسِبُ أَنَّ فِيهَا أَنْ تُشَفِّعَنِي فِيهِ قَالَ فَفَعَلَ الرَّجُلُ فَبَرَأَ [انظر ما بعده].

(١٧٣٧٣) حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا آدمی نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اللہ سے دعاء کر دیجئے کہ وہ مجھے عافیت عطاء فرمائے (میری آنکھوں کی بینائی لوٹا دے) نبی علیہ السلام نے فرمایا تم چاہو تو میں تمہارے حق میں دعاء کر دوں اور چاہو تو اسے آخرت کے لئے مؤخر کر دوں جو تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے؟ اس نے کہا کہ دعاء کر دیجئے، چنانچہ نبی علیہ السلام نے اسے حکم دیا کہ خوب اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے اور یہ دعاء مانگے اے اللہ! میں آپ کے نبی محمد ﷺ "جو کہ نبی الرحمۃ ہیں" کے وسیلے سے آپ سے سوال کرتا اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! ﷺ، میں آپ کو لے کر اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں اور اپنی یہ ضرورت پیش کرتا ہوں، تا کہ آپ میری یہ ضرورت پوری کر دیں، اے اللہ! میرے حق میں ان کی سفارش کو قبول فرما (اس نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے اس کی بینائی واپس لوٹا دی)

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب (.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (.1)، (.2) و (.3): مسند الإمام أحمد بن حنبل [241ھ]، كتاب: مسند الشاميين، باب: حديث عثمان بن حنيف رضي الله عنه

مُسند امام احمد بن حنبل مترجم ١٦١ مُسْنَدُ الشَّامِيِّينَ

(١٧٣٧٤) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ [راجع ما قبله].

(۱۷۳۷۴) گذشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(١٧٣٧٥) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ هَانِئِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الصَّدَفِيِّ حَدَّثَهُ قَالَ حَجَجْتُ زَمَانَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَجَلَسْتُ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَجُلٌ يُحَدِّثُهُمْ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَقْبَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فِي هَذَا الْعَمُودِ فَعَجَّلَ قَبْلَ أَنْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَوْ مَاتَ لَمَاتَ وَلَيْسَ مِنَ الدِّينِ عَلَى شَيْءٍ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ صَلَاتَهُ وَيُتِمُّهَا قَالَ فَسَأَلْتُ عَنِ الرَّجُلِ مَنْ هُوَ فَقِيلَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ الْأَنْصَارِيُّ

(۱۷۳۷۵) ہانی بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں حج کی سعادت حاصل کی، میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا، وہاں ایک آدمی یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ ایک دن ہم لوگ نبی علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس ستون کی آڑ میں نماز پڑھنے لگا، اس نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور اس میں اتمام نہیں کیا اور واپس چلا گیا، نبی علیہ السلام نے فرمایا اگر یہ مر گیا تو اس حال میں مرے گا کہ دین پر ذرا سا بھی قائم نہیں ہوگا، آدمی اپنی نماز کو مختصر کرتا ہے تو مکمل بھی تو کرے، ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حدیث بیان کرنے والے کے متعلق لوگوں سے پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ ہیں۔

تَمَامُ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رضی اللہ عنہ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ کی حدیثیں

(١٧٣٧٦) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ [صححه البخاری (٢٠٤)، وابن خزيمة (١٨١)]. [انظر: ١٧٣٧٧، ١٧٣٧٨، ١٧٣٧٩، ١٧٧٦٠، ١٧٧٦٣، ٢٢٨٤٥، ٢٢٨٤٨، ٢٢٨٤٩، ٢٢٨٥٠، ٢٢٨٥٣].

(۱۷۳۷۶) حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(١٧٣٧٧) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.4): السنن ابن ماجه [273هـ]، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الحاجة

صحاح ستہ میں سے مشہور متن سنن ابن ماجہ کا اردو ترجمہ و مستند شرح

شرح سنن ابن ماجہ

۲۔ جلد دوم

تصنیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی

ترجمہ

ابو اسامہ محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شرح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.4): السنن ابن ماجه [273هـ]، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في صلاة الحاجة

شرح سنن ابن ماجه (جلددوم) ﴿٦١٤﴾ كتاب الصلوٰة

ہو، اسے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد برآری کے لئے دعا کرے۔ حاجت روائی اور مقصد برآری کے لئے یہ نماز کہ جسے اصطلاح میں "صلوٰۃ الحاجت" یعنی نماز حاجت کہتے ہیں کہ بہت مجرب ہے بعض بزرگوں کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنی ضرورتوں میں اس طریقے سے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت بیان کی، اللہ تعالیٰ نے ان کے مقصد اور ان کی حاجت کو پورا فرمایا۔ (علم اللہ)

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حاجت مند کو اپنی حاجت روائی اور اس نماز و دعا کو پڑھنے کے لئے شنبہ کے دن صبح کے وقت کو اختیار کرنا چاہیے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "جو آدمی شنبہ کے دن صبح کے وقت (نماز حاجت اور اس کی دعا پڑھ کر اپنی حلال و جائز حاجت کو طلب کرے تو میں اس کی حاجت روائی کا ضامن ہوں۔" (ملا علی قاری) یوں تو یہ نماز اور یہ دعا تمام حاجتوں اور ضرورتوں کے لئے ہے لیکن قوت حافظہ کی اگر حاجت ہو تو اس کے لئے بطور خاص الگ نماز ہے جس کو صلوٰۃ الحافظ (حافظ کی نماز) کہتے ہیں جو حصن حصین میں مذکور ہے۔

نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے دعا اور دعا کے قبول ہونے کا بیان

1385- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ سَيَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِيْ اَنْ يُّعَافِيَنِيْ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَّاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ فَقَالَ ادْعُهْ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ ۔

قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ۔ ابواسحاق کہتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

◆◆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کو مؤخر کر دیتا ہوں اور یہ زیادہ بہتر ہے لیکن اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ میرے لیے دعا کر دیں! چنانچہ نبی کریم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا مانگیں:

"اے اللہ! میں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ جو "نبی رحمت" ہیں کے وسیلے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے حضرت محمد ﷺ! میں اپنی حاجت پوری کروانے کے لیے آپ کے وسیلے سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی شفاعت قبول کر لے!"

1385: اخرجہ الترمذی فی "الجامع" رقم الحدیث: 3578

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.5): صحيح ابن خزيمة [311هـ]، كتاب: جامع أبواب صلاة التطوع غير ماتقدم ذكرنا لها، باب: صلاة الترغيب والترهيب

جہانگیری

صحیح ابنِ خزیمہ

۲

تصنیف

امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ® زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006
شبیر برادرز اردو بازار لاہور



الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.5): **صحيح ابن خزيمة** [311هـ]، كتاب: جامع أبواب صلاة التطوع غير ماتقدم ذكرنا لها، باب: صلاة الترغيب والترهيب

جہانگیری صحیح ابن خزیمة (جلد دوم) (۲۶۶) کتاب الصلاۃ

میں نے اس سے یہ دعا مانگی کہ وہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز بھی عطا کر دی۔

میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ میری امت آپس میں افتراق کا شکار نہیں ہو گی۔ پروردگار نے یہ چیز مجھے عطا نہیں کی۔

1218 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأُمَوِيُّ، ثنا أَبِي، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ رَجَاءٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ أَلْتَمِسُهُ، أَسْأَلُ كُلَّ مَنْ مَرَرْتُ بِهِ، فَيَقُوْلُ: مَرَّ قَبْلُ، حَتَّى مَرَرْتُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي، فَانْتَظَرْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، وَقَدْ أَطَالَ الصَّلَاةَ، فَقُلْتُ: لَقَدْ رَأَيْتُكَ طَوَّلْتَ تَطْوِيْلًا مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَهَا هٰكَذَا قَالَ: إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، سَأَلْتُ اللّٰهَ ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي غَرَقًا فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُلْقِيَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرَدَّهَا عَلَيَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سعید بن یحیٰی بن سعید اموی -- اپنے والد کے حوالے سے -- اعمش -- رجاء انصاری -- عبداللہ بن شداد بن ہاد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا جو بھی شخص میرے پاس سے گزرتا میں اس سے دریافت کرتا تو وہ یہی جواب دیتا کہ آپ ﷺ کچھ دیر پہلے یہاں سے گزرے ہیں۔

میں نے چلتے ہوئے ایک جگہ پر آپ ﷺ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا میں آپ ﷺ کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنے لگا نبی اکرم ﷺ نے طویل نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے نماز (مکمل کر لی) تو میں نے عرض کی: میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے طویل (نماز ادا کی ہے) میں نے آپ ﷺ کو اتنی طویل نماز ادا کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک ایسی نماز ادا کی ہے' جس میں امید بھی تھی اور خوف بھی تھا۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی تھیں اس نے مجھے دو عطا کر دی ہیں اور ایک چیز عطا نہیں کی ہے۔

میں نے اس سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہیں کرے گا' تو اس نے مجھے یہ چیز عطا کر دی۔

میں نے اس سے یہ دعا مانگی کہ وہ ان لوگوں پر ان کے ایسے دشمن کو مسلط نہیں کرے گا' جو (کسی دوسرے مذہب سے تعلق رکھتا ہو) تو اس نے یہ چیز بھی عطا کر دی۔

میں نے یہ دعا مانگی کہ وہ ان میں اختلاف پیدا نہیں کرے گا' تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ چیز عطا نہیں کی۔

1219 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ:

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: إِنْ شِئْتَ أَخَّرْتُ ذٰلِكَ، وَهُوَ خَيْرٌ، وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ أَبُوْ مُوْسٰى قَالَ: فَادْعُهُ، وَقَالَا: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ قَالَ بُنْدَارٌ:

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

روایۃ (.5): صحيح ابن خزيمة [311هـ]، كتاب: جامع أبواب صلاة التطوع غير ماتقدم ذكرنا لها، باب: صلاة الترغيب والترهيب

جہانگیری صحیح ابن خزیمۃ (جلد دوم) (۲۶۷) کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

فَيُحْسِنُ، وَقَالَا: وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتَقْضِيْ لِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ،

اختلافِ روایت: زَادَ اَبُوْ مُوْسٰى: وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ قَالَ: ثُمَّ كَاَنَّهٗ شَكَّ بَعْدُ فِيْ: وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور ابوموسیٰ -- عثمان بن عمر -- شعبہ -- ابوجعفر مدنی -- عمارہ بن خزیمہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

عثمان بن حنیف بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے اس دعا کو مؤخر کر دیتا ہوں اور یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔

یہاں ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "تم اس سے دعا مانگو"۔

پھر دو راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا۔

یہاں بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

"اسے اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا"۔

پھر دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور اسے دو رکعات ادا کرنے کا اور یہ دعا مانگنے کا حکم دیا ہے۔

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی حضرت محمد ﷺ جو نبی رحمت ہیں ان کے وسیلے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے حضرت محمد ﷺ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں اپنی اس ضرورت کے بارے میں جو مجھے درپیش ہے کہ وہ پوری ہو جائے۔ اے اللہ! میرے بارے میں ان کی شفاعت کو قبول فرمالے"۔

ابوموسیٰ راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ان کے بارے میں میری سفارش کو قبول کر لے۔

پھر اس کے بعد گویا کہ انہیں ان الفاظ کے بارے میں شک ہوا۔

"ان کے بارے میں میری سفارش کو قبول کر لے"۔

بَابُ صَلَاةِ الْاِسْتِخَارَةِ

باب 538: نماز استخارہ

1228 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ، اَنَّ الْوَلِيْدَ بْنَ اَبِي الْوَلِيْدِ، اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَيُّوْبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ:

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُكْتُمِ الْخُطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ، ثُمَّ

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.6): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405ھ]، كتاب: صلاة التطوع

المستدرك على الصحيحين

جلد 1

تصنيف

الإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر، ۴۰ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب (.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.6): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: صلاة التطوع

تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِهٰذَا

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے بلال! تم کس عمل کے سبب جنت میں مجھ سے آگے ہو؟ میں گزشتہ رات جنت میں گیا تو اپنے آگے تیرے قدموں کی آہٹ سنی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت نوافل پڑھتا ہوں اور میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بس اسی وجہ سے۔

❖ یہ حدیث امام بخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1180- حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدِيْنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ، فَقَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتَ ذٰلِكَ وَهُوَ خَيْرٌ، وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهُ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ، فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتُقْضٰى لِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧✧ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے تندرستی دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو اس کو موخر کر لے کیونکہ یہی بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ دعا کر دیجیے، راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نوافل پڑھ کر یوں دعا مانگا کرو 'اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتُقْضٰى لِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ (یا اللہ میں تجھ سے دعا مانگتا ہوں اور تیرے نبی رحمت، محمد ﷺ کے ذریعے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد ﷺ! میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف اپنی

حدیث 1180:

اخرجه ابو عبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحديث: 10495 اخرجه ابو عيسى الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3578 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1385 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17279 اخرجه ابوبكر بن خزيمة النيسابوري في "صحيحه" طبع المكتب الاسلامي بيروت لبنان 1390ھ/ 1970ء رقم الحديث: 1219 اخرجه ابو محمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/ 1988ء رقم الحديث: 379 اخرجه ابو عبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 17280

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایۃ (6.): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405ھ]، كتاب: صلاة التطوع

اس حاجت میں متوجہ ہوں، آپ میری حاجت پوری کردیں۔اے اللہ! تو ان کے حق میں میری دعا قبول فرما اور انہیں میرا شفیع بنا)

✤ یہ حدیث امام بخاری وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہما دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔

1181- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَيُّوبَ بْنَ خَالِدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اكْتُمِ الْخِطْبَةَ، ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ، ثُمَّ صَلِّ مَا كَتَبَ اللهُ لَكَ، ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، فَإِنْ رَأَيْتَ لِي فُلَانَةَ تُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَاقْدُرْهَا لِي، وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِي مِنْهَا فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي، فَاقْضِ لِي بِهَا، أَوْ قُلْ: فَاقْدُرْهَا لِي هٰذِهِ سُنَّةٌ صَلٰوةِ الْاسْتِخَارَةِ عَزِيزَةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مِصْرَ، وَرُوَاتُهُ عَنْ آخِرِهِمْ ثِقَاتٌ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✧ حضرت ایوب بن خالد بن ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خطبہ خاموشی سے سنو، پھر اچھی طرح وضو کرو، پھر وہ نمازیں جو اللہ نے تم پر فرض کی ہیں وہ پڑھو، پھر اس کی حمد اور بزرگی بیان کرو، پھر یوں دعا مانگو (اے اللہ تو قادر ہے، میں قادر نہیں، تو جانتا ہے اور میں جانتا نہیں اور تو غیب جانتا ہے اگر فلاں چیز۔۔۔۔(یہاں پر تم اس چیز کا نام ذکر کرو) میرے حق میں تیری بارگاہ میں میرے دین، دنیا اور آخرت کے حوالے سے بہتر ہے تو وہ میرے لئے مقدر کردے اور اگر اس کے علاوہ (کوئی دوسری چیز) میرے دین، دنیا اور آخرت کے حوالے سے میرے لئے بہتر ہے تو میرے لئے اس کا فیصلہ کردے یا (کہا کہ) وہ میرے مقدر میں کردے۔

✤ یہ نماز استخارہ کی سنت عزیزہ ہے، اس کو فقط اہل مصر نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں، لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہما نے اسے نقل نہیں کیا۔

1182- أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ الْفَقِيهُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُحَافِظُ عَلَى صَلٰوةِ الضُّحَى إِلَّا أَوَّابٌ، قَالَ: وَهِيَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِينَ
هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهٰذَا اللَّفْظِ

✧ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صلاۃ الضحیٰ پر استقامت صرف توبہ کرنے والے اختیار کرتے ہیں (ابوہریرہ) کہتے ہیں: یہ صلاۃ الاوابین ہے۔

✤ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں ان لفظوں کے ہمراہ نقل نہیں کیا گیا۔

1183- حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (9.): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر



جلد 2

تصنیف

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبیر برادرز

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ يَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلتے تو یہ دعا مانگتے

بِسْمِ اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، التُّكْلَانُ عَلَى اللّٰهِ

''کوئی طاقت اور مجال اللہ کے سوا نہیں ہے اور اللہ ہی پر بھروسہ ہے''

❖ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

1909۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ الْفَقِيْهُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَاَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ خُزَيْمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُعَافِيَنِيْ قَالَ: اِنْ شِئْتَ اَخَّرْتُ ذٰلِكَ، وَاِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، قَالَ: فَادْعُهُ قَالَ: فَاَمَرَهُ اَنْ يَتَوَضَّاَ، فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ، وَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ فَتَقْضِيْهَا لِيْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک لاغر بیمار شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے عافیت عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کو مؤخر کر لو اور چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ دعا فرما دیں۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کر کے 2 رکعتیں ادا کرے اور پھر یوں دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ

''اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی، نبی رحمت محمد ﷺ کے واسطے سے متوجہ ہوتا ہوں، یا محمد ﷺ میں آپ کے واسطے سے، آپ کے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوں، اپنی اس حاجت کے سلسلے میں۔ تو میری اس حاجت کو پورا کر دے۔ اے اللہ! ان کی شفارش میرے حق میں اور میری درخواست ان کے متعلق قبول فرما۔

حدیث: 1909

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرى" طبع دارالكتب العلميه' بيروت' لبنان' 1411هـ/ 1991ء' رقم الحديث: 10495



الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

روایة (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

المستدرک (مترجم) جلددوم ۲۷۷ كِتَابُ الدُّعَاءِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالذِّكْر

❖•❖ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1910 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَبِّ اَعِنِّي، وَلا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَّكَ، ذَكَّارًا لَّكَ، رَهَّابًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُخْبِتًا اِلَيْكَ، اَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

❖❖ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی دعاؤں میں یہ بھی تھی:

رَبِّ اَعِنِّي، وَلا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِي وَلا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي، وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شَكَّارًا لَّكَ، ذَكَّارًا لَّكَ، رَهَّابًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُخْبِتًا اِلَيْكَ، اَوَّاهًا مُنِيبًا، تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاَجِبْ دَعْوَتِي، وَاهْدِ قَلْبِي، وَثَبِّتْ حُجَّتِي، وَسَدِّدْ لِسَانِي، وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ قَلْبِي

"اے میرے رب! میرے ساتھ تعاون کر اور میرے خلاف کسی دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کر اور میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر اور میرے لیے تدبیر کر اور میرے خلاف کسی اور کے لئے تدبیر نہ کر اور مجھے ہدایت دے اور میرے لیے ہدایت آسان کر دے۔ اور اس شخص کے خلاف میری مدد کر جو میرے خلاف بغاوت کرے، اے میرے رب! مجھے اپنا شکر گزار بندہ بنا، اپنا ذاکر بنا، اپنے لیے الگ تھلک رہنے والا بنا، اپنا عبادت گذار بنا، اپنی بارگاہ میں عاجزی کرنے والا بنا، آہ و زاری کرنے والا اور رجوع کرنے والا بنا، میری توبہ قبول فرما اور میری دعا کو قبول فرما، میرے دل کو ہدایت عطا فرما اور میری حجت کو ثابت فرما، میری زبان کو محفوظ رکھ، میرے دل سے کینہ کو ختم فرما۔

حدیث: 1910

اخرجه ابوداؤد السجستاني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 1510 اخرجه ابو عيسىٰ الترمذي في "جامعه" طبع داراحياء التراث العربي بيروت لبنان رقم الحديث: 3551 اخرجه ابو عبدالله القزويني في "سننه" طبع دارالفكر بيروت لبنان رقم الحديث: 3830 اخرجه ابوعبدالله الشيباني في "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحديث: 1997 اخرجه ابوحاتم البستي في "صحيحه" طبع موسسه الرساله بيروت لبنان 1414ه/1993ء رقم الحديث: 947 اخرجه ابوعبدالرحمن النسائي في "سننه الكبرىٰ" طبع دارالكتب العلميه بيروت لبنان 1411ه/ 1991ء رقم الحديث: 10443 اخرجه ابوعبدالله البخاري في "الادب المفرد" طبع دارالبشائر الاسلاميه بيروت لبنان 1409ه/1989ء رقم الحديث: 664 اخرجه ابومحمد الكسي في "مسنده" طبع مكتبة السنة قاهره مصر 1408ه/1988ء رقم الحديث: 717 اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 29390

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (7)، (8) و (.9): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

✧✧ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: جب نبی اکرم ﷺ نے آپ سے کہا تھا: ''مانگو! تمہیں عطا کیا جائے گا'' اس وقت تم نے کیا دعا مانگی تھی؟ (عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا (وہ دعا یہ تھی)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ اِيْمَانًا لا يَرْتَدُّ، وَنَعِيمًا لا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَعْلٰى دَرَجِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

''اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں کہ پھر کبھی مرتد نہ ہوں اور ایسی نعمتیں مانگتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہوں اور جنت الخلد کے اعلیٰ درجہ میں تیرے نبی محمد ﷺ کی سنگت مانگتا ہوں

✤✤ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

1929۔ اَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْعَقَبِیُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِیُّ، حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَصْرِیُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِیِّ، عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهِ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُو بِهٖ يَرُدُّ اللّٰهُ عَلَیَّ بَصَرِی، فَقَالَ لَهٗ: قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ، وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِی، فَدَعَا بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَقَامَ وَقَدْ اَبْصَرَ تَابَعَهٗ: شَبِيْبُ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَبَطِیُّ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، زِيَادَاتٍ فِی الْمَتْنِ وَالْاِسْنَادِ، وَالْقَوْلُ فِيْهِ قَوْلُ شَبِيْبٍ فَاِنَّهٗ ثِقَةٌ مَّاْمُوْنٌ

✧✧ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص، نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسی دعا بتایئے جو کہ میں مانگوں تو اللہ میری بینائی لوٹا دے۔ آپ نے اُسے فرمایا: یوں دعا مانگا کرو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّیْ، اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِیَّ، وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِی

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، تیرے نبی رحمت کے واسطے سے، تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد! میں آپ کے واسطے سے اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے اللہ! میرے حق میں ان کی اور میرے حق میں میری شفارش قبول فرما''

حدیث: 1929

اخرجه ابوعبدالرحمن النسائی فی "سننه الکبرٰی" طبع دارالکتب العلمیه بیروت لبنان 1411ھ/ 1991ء رقم الحدیث: 10495 اخرجه ابو عیسیٰ الترمذی فی "جامعه" طبع داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان رقم الحدیث: 3578 اخرجه ابو عبدالله القزوینی فی "سننه" طبع دارالفکر بیروت لبنان رقم الحدیث: 1385 اخرجه ابوعبدالله الشیبانی فی "مسنده" طبع موسسه قرطبه قاهره مصر رقم الحدیث: 17279 اخرجه ابوبکر بن خزیمة النیسابوری فی "صحیحه" طبع المکتب الاسلامی بیروت لبنان 1390ھ/1970ء رقم الحدیث: 1219 اخرجه ابوالقاسم الطبرانی فی "معجمه الکبیر" طبع مکتبه العلوم والحکم موصل 1404ھ/1983ء رقم الحدیث: 8311 اخرجه ابومحمد الکسی فی "مسنده" طبع مکتبة السنة قاهره مصر 1408ھ/1988ء رقم الحدیث: 1929

الفصل (1.) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (7)، (8) و (9.): المستدرك على الصحيحين لامام الحاكم [405هـ]، كتاب: الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر

(عثمان بن حنیف) کہتے ہیں۔ وہ یہ دعا مانگ کر کھڑے ہوئے تو اس کی بینائی واپس آگئی تھی۔

❖ روح بن قاسم رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث روایت کرنے میں شبیب بن سعید حبطی نے عون بن عمارہ بصری کی متابعت کی ہے اوران کی سند میں اور متن میں کچھ اضافہ جات ہیں اور اس سلسلہ میں شبیب کا قول معتبر ہے کیونکہ وہ ثقہ ہیں، مامون ہیں۔

1930- اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الدَّبَّاسُ، بِمَكَّةَ مِنْ اَصْلِ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ الْحَبَطِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيِّ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عَمِّهٖ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَهٗ رَجُلٌ ضَرِيْرٌ، فَشَكَا اِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهٖ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ، وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتِ الْمِيضَاةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ، وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ فَيُجَلِّيْ لِيْ عَنْ بَصَرِيْ، اللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَشَفِّعْنِيْ فِيْ نَفْسِيْ، قَالَ عُثْمَانُ: فَوَاللّٰهِ مَا تَفَرَّقْنَا، وَلَا طَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ الرَّجُلُ وَكَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِهٖ ضُرٌّ قَطُّ

هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَاِنَّمَا قَدَّمْتُ حَدِيْثَ عَوْنِ بْنِ عُمَارَةَ لِاَنَّ مِنْ رَسْمِنَا اَنْ نُقَدِّمَ الْعَالِيَ مِنَ الْاَسَانِيْدِ

❖ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک نابینا شخص آیا اور اپنی نابینائی کی شکایت کی۔ اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ چلنے والا کوئی نہیں ہے جس کی وجہ سے میں شدید مشقت میں مبتلا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو کر کے دو رکعت نوافل ادا کرو پھر یوں دعا مانگو "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی رحمت محمد ﷺ کے واسطے سے تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد (ﷺ) میں آپ کے واسطے سے آپ کے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں، میری آنکھوں کو روشن کر دیں۔ اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی اور میری سفارش قبول فرما۔ عثمان کہتے ہیں: ابھی ہم وہاں سے اٹھ کر نہیں گئے تھے اور ہماری گفتگو کوئی زیادہ طویل نہیں ہوئی تھی کہ وہ آدمی (نماز پڑھ کر دعا وغیرہ مانگ کر) آ گیا (اور ایسا صحت یاب ہو چکا تھا یوں لگتا تھا کہ) اس کو کبھی آنکھوں کا عارضہ لاحق ہی نہیں تھا۔

❖ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ وامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا۔ اور میں نے عون بن عمارہ کی روایت پہلے اس لئے نقل کی ہے کہ ہمارا طریقہ یہ ہے کہ ہم ان احادیث کو ترجیح دیتے ہیں جن میں ہماری سند "عالی" ہوتی ہے۔

1931- حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ الْفَقِيْهُ، اَنْبَاَنَا مُوْسٰى بْنُ اِسْحَاقَ الْاَنْصَارِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ قُتَيْبَةَ

حديث: 1931

اخرجه ابوبكر الكوفي في "مصنفه" طبع مكتبه الرشد رياض سعودي عرب (طبع اول) 1409ه رقم الحديث: 29353 اخرجه ابو القاسم الطبراني في "معجمه الاوسط" طبع دار الحرمين قاهره مصر 1415ه رقم الحديث: 6585

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (11،10): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

دس عربی قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر طبع کئے جانے والے نسخہ کا مکمل اردو ترجمہ مع تخریج پہلی بار

اردو ترجمہ

دلائل النبوۃ

اور صاحبِ شریعت ﷺ کے احوال کی معرفت

جلد ۳

حصہ ششم ہفتم

تصنیف: امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

ترجمہ: مولانا محمد اسماعیل الجاروی

دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (11،10): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

باب ٦١

حضور اکرم ﷺ کا ایک نابینے آدمی کو وہ دعا سکھانا جس میں اس کی شفاء تھی جب وہ صبر نہ کر سکے اور اس میں آثار نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد دوری نے، ان کو ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو ابوعلی حامد بن محمد ہروی نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان دونوں نے کہا ان کو عثمان بن عمر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابوجعفر خطمی نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا عامر بن خزیمہ بن ثابت سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت دے دے یعنی مجھے ٹھیک کر دے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس دعا کو مؤخر کر لو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے دعا کر دیتا ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو وہ وضو کرے اور اچھے طریقے سے کرے اور دو رکعت پڑھے اور یہ دعا کرے۔

اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة يا محمد انى اتوجه بك الى ربى فى حاجتى هذه فتقضيهالى ، اللهم شفه فِيَّ وشَفعنى فى نفسى

اے اللہ! بیشک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف تیرے نبی کو متوجہ کرتا ہوں (سفارشی بناتا ہوں محمد ﷺ کو) جو کہ رحمت والے نبی ہیں اے محمد! میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں اپنے رب کی طرف (یعنی سفارش بناتا ہوں آپ کو) اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی اس حاجت میں کہ آپ یہ میری حاجت پوری کر دیں اے اللہ! اے اللہ ان کی شفاعت قبول فرما میرے حق میں۔ اور میری اپنی سفارش قبول فرما میرے اپنے نفس کے بارے میں۔

(ترمذی۔ کتاب الدعوات۔ حدیث ۵٦۹۵،۲۵۸۷)

یہ الفاظ ہیں حدیث عباس کے۔ محمد بن یونس نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ وہ نابینا شخص اس کے بعد کھڑا ہوا تو وہ بینا ہو چکا تھا یعنی بینائی واپس آ چکی تھی۔

ہم نے اس کو روایت کیا ہے کتاب الدعوات میں صحیح اسناد کے ساتھ روح بن عبادہ سے، اس نے شعبہ سے کہ اس آدمی نے ایسا کیا لہٰذا وہ ٹھیک ہو گیا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے حماد بن سلمہ نے، ابوجعفر خطمی سے۔

حضور اکرم ﷺ کی بتائی ہوئی دعا سے بینائی ٹھیک ہو گئی

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابومحمد بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن ریالی نے مکہ مکرمہ میں، ان کو محمد بن علی بن یزید صائغ نے، ان کو احمد بن شبیب بن سعید حبطی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو روح بن قاسم نے، ابوجعفر مدینی سے وہی خطمی ہیں ان کو ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے، اپنے چچا عثمان بن حنیف سے وہ کہتے ہیں۔

الفصل (.1) أمر وطريقة التوسل في الحياة البصرية رسول الله ﷺ. [رسول اللہ ﷺ کی حیاتی بصری زندگی میں وسیلہ کا حکم اور طریقہ]

اردو ترجمہ - باب(.1.): قال النبي ﷺ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (11،10): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے حالانکہ ان کے پاس ایک نابینا آدمی آیا ہوا تھا۔ اس نے اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے تو کوئی پکڑنے والا بھی نہیں ہے میرے اوپر بہت مشکل گذر رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وضو کا برتن لائیے اور وضو کیجئے اس کے بعد دو رکعت پڑھئے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھئے۔

اللّٰھم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فيجلی لی بصری اللهم شفعه فی وشفعنی فی نفسی

اے اللہ میں آپ کی بارگاہ میں درخواست کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں تیرے نبی محمد نبی رحمت کو سفارش پیش کرتا ہوں اے محمد! میں آپ کو اپنے رب کی بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں کہ وہ میری بینائی روشن کردے۔ اے اللہ! میرے بارے میں محمد ﷺ کی شفاعت قبول فرما اور میری اپنے نفس کے بارے میں سفارش قبول فرما۔

عثمان کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم ابھی وہاں سے جدا نہیں ہوئے تھے۔ اور نہ ہی بات لمبی ہوئی تھی حتی کہ وہ آدمی اندر آیا گویا کہ اس کے ساتھ کبھی کوئی تکلیف ہوئی ہی نہیں تھی۔

دعاء اور رفع حاجت

(۳) ہمیں خبر دی ابوسعید عبدالملک بن ابوعثمان زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے، ان کو خبر دی امام ابوبکر محمد بن علی بن اسماعیل شاشی قفال نے، ان کو خبر دی ابوعروبہ نے، ان کو عباس بن فرج نے، ان کو اسماعیل بن شبیب نے، ان کو ان کے والد نے، روح بن قاسم سے اس نے ابوجعفر مدینی سے، اس نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے کہ ایک آدمی تھا وہ حضرت عثمان ﷺ کے پاس آتا جاتا تھا اپنی ضرورت کے لئے اور حضرت عثمان اس کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت کی طرف دیکھتے تھے ایک دن وہ عثمان بن حنیف سے ملے اور اس کے آگے اس بات کی شکایت کی۔ عثمان بن حنیف نے کہا تم پانی کا برتن لاؤ اور پھر وضو کرو اس کے بعد مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھو اس کے بعد دعا کرو۔

اللّٰھم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك محمد نبی الرحمة يا محمد انی اتوجه بك الی ربی فتقضی لی حاجتی

یہ دعا پڑھیے اور اپنی حاجت کا ذکر کیجئے اس کے بعد چلے جائیے حتی کہ وہ تیری حاجت رفع کرلیں یعنی قبول کرلیں۔ وہ چلا گیا اس نے ایسے ہی کیا اس کے بعد وہ حضرت عثمان بن عفان کے دروازے پر آیا اتنے میں دربان آیا وہ اس کو پکڑ کر اندر لے گیا حضرت عثمان غنی ﷺ کے پاس لے جا کر اس کو ان کے ساتھ بیٹھا دیا قالین کے اوپر۔ انہوں نے فرمایا کہ دیکھئے جو آپ کی حاجت ہو۔ اس کے بعد وہ شخص وہاں سے نکلا اور عثمان بن حنیف سے ملا اور اس نے کہا کہ اللہ آپ کو جزاء خیر دے نہ تو وہ میری ضرورت کی طرف دیکھتے تھے نہ ہی میری طرف توجہ کرتے تھے حتی کہ میں نے ان سے کلام کی ہے۔ عثمان بن حنیف نے پوچھا کہ تم نے کیا بات کی ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا جب کہ ان کے پاس نابینا آیا تھا اس نے ان کے سامنے اپنی بینائی چلے جانے کی شکایت کی تھی۔

نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تھا کیا آپ اس پر صبر کریں گے؟ اس نے کہا تھا کہ میرا تو پکڑ کر چلانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ میرے اوپر بہت مشکل گذر رہی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو فرمایا تھا کہ وضو کا برتن لائیے اور وضو کیجئے پھر دو رکعت پڑھیے پھر یوں دعا کیجئے۔

اللّٰھم انی اسئلك واتوجه اليك بنبيك نبی الرحمة يا محمد اتوجه بك الی ربی فيجلی لی عن بصری اللّٰھم شفعه فِیّ وشفعنی فی نفسی

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي **عثمان بن حنيف** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

روایة (.12): **المعجم الصغير الطبراني** [360هـ]، باب: الطاء، من إسمه طاهر

المعجم الصّغير للطبراني

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب اللخمي الطبراني
المتوفى سنة ٣٦٠ هـ

الجزء الأوّل (١)

ويليه
رسالة غنية الألمعي
لمؤلفها
العلامة الحافظ أبي الطيب شمس الحق العظيم آبادي
غفر الله لنا وله وللمسلمين

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي **عثمان بن حنيف** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (.12): **المعجم الصغير الطبراني** [360هـ]، باب: الطاء، من إسمه طاهر

— ١٨٣ —

« أشد الناس عذابا يوم القيامة عالم لم ينفعه علمه » لم يروه عن المقبرى إلا عثمان البرمى .

حدثنا طاهر بن عيسى بن قيرس المقرى المصرى التميمى حدثنا أصبغ بن الفرج حدثنا عبد الله بن وهب عن شبيب بن سعيد المكى عن روح بن القاسم عن أبى جعفر الخطمى المدنى عن أبى أمامة بن سهل بن حنيف عن عمه عثمان ابن حنيف « أن رجلا كان يختلف إلى عثمان بن عفان رضى الله عنه فى حاجة له فكان عثمان لا يلتفت إليه ولا ينظر فى حاجته ، فلقى عثمان بن حنيف فشكا ذلك إليه ، فقال له عثمان بن حنيف ائت الميضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فيه ركعتين ثم قل اللهم إنى أسألك وأتوجه إليك بنبينا محمد صلى الله عليه وآله وسلم نبى الرحمة ، يا محمد إنى أتوجه بك إلى ربك [ربى] جل وعز فيقضى لى حاجتى ، وتذكر حاجتك . ورح إلىّ حتى أروح معك. فانطلق الرجل فصنع ما قال له عثمان ثم أتى باب عثمان فجاء البواب حتى أخذ بيده فأدخله على عثمان ابن عفان فأجلسه معه على الطِّنفسة(١) وقال حاجتك ؟ فذكر حاجته فقضاها له ثم قال له ما ذكرت حاجتك حتى كانت هذه الساعة ، وقال ما كانت لك من حاجة فأتنا ثم أن الرجل خرج من عنده فلقى عثمان بن حنيف فقال له جزاك الله خيراً ما كان ينظر فى حاجتى ولا يلتفت إلىّ حتى كلمته فىّ. فقال عثمان بن حنيف والله ما كلمته ولكن شهدت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وأتاه ضرير فشكا عليه ذهاب بصره ؟ فقال له النبى صلى الله عليه وآله وسلم أفتصبر فقال يا رسول الله إنه ليس لى قائد وقد شق علىّ . فقال له النبى صلى الله عليه وآله

(١) قوله الطنفسة بكسر طاء وفاء وضمهما . وبكسر ففتح بساط له خمل رقيق جمعه طنافس ، مجمع البحار .

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.12): المعجم الصغير الطبراني [360ھ]، باب: الطاء، من إسمه طاهر

— ١٨٤ —

وسلم : أيت الميضاة فتوضأ ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات. قال عثمان بن حنيف: فوالله ما تفرقنا وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضرر قط »لم يروه عن روح بن القاسم إلا شبيب بن سعيد أبو سعيد المكى وهو ثقة وهو الذي يحدث عنه أحمد [ابن أحمد] بن شبيب عن أبيه عن يونس بن يزيد الأيلى وقد روى هذا الحديث شعبة عن أبي جعفر الخطمي واسمه عمير بن يزيد وهو ثقة تفرد به عثمان بن عمر بن فارس عن شعبة . والحديث صحيح وروى هذا الحديث عون بن عمارة عن روح بن القاسم عن محمد بن المنكدر عن جابر رضى الله عنه وهم فيه عون بن عمارة والصواب حديث شبيب بن سعيد .

حدثنا طاهر بن على الطبرانى حدثنا إبراهيم بن الوليد بن سلمة الطبرانى حدثنى أبى حدثنا النضر بن محمد عن محمد بن المنكدر عن أنس رضى الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم « إن للقلوب صدأ[١] كصدإ الحديد وجلاؤها الاستغفار » لم يروه عن محمد بن المنكدر إلا النضر بن محمد تفرد به إبراهيم .

من أسمه طي

حدثنا طى بن إسماعيل بن الحسن بن قحطبة بن خالد بن معدان الطائى ببغداد حدثنا عبدالرحمن بن صالح الأزدى حدثنا يحيى بن يعلى الأسلمى عن يونس ابن خباب[٢] عن مجاهد قال «جاء رجل إلى الحسن والحسين رضى الله عنهما فسألهما فقالا إن المسألة لا تصلح إلا لثلاثة: لحاجة مجحفة أو لحالة مثقلة ، أودين فادح[٣]

(١) قوله صدأ بفتح السين [الصاد] وإسكان الدال المهملتين ويحرك وآخره همزة أى الجرب والرين .

(٢) بمعجمة وموحدتين ، تقريب ،

(٣) قال فى المجمع فدحه الدين أى اثقله انتهى .

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.13): المعجم الكبير الطبراني [360هـ]، باب: من إسمه عثمان، ما أسند عثمان بين حنيف رضی اللہ عنہ

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ – ٣٦٠هـ

حققه وخرج احاديثه

حمدي عبد المجيد السلفي

الجزء التاسع (٩)

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة : ٨٦٤٢٤٠

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (13.): المعجم الكبير الطبراني [360هـ]، باب: من إسمه عثمان، ما أسند عثمان بين حنيف رضی اللہ عنہ

ويتمها ، فسألت عن هذا الرجل ؟ فقيل لي عثمان بن حنيف هذا لو مات لمات وليس هو من الدين على شيء ، ان الرجل ليخفف الانصاري .

٨٣١١ ـ حدثنا طاهر بن عيسى بن قيرس المصري المقري ثنا اصبغ بن الفرج ثنا ابن وهب عن أبي سعيد المكي عن روح بن القاسم عن أبي جعفر الخطمي المدني عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف عن عمه عثمان بن حنيف أن رجلا كان يختلف الى عثمان بن عفان رضي الله عنه في حاجة له ، فكان عثمان لا يلتفت اليه ولا ينظر في حاجته ، فلقي ابن حنيف فشكى ذلك اليه ، فقال له عثمان بن حنيف : ائت الميضأة فتوضأ ثم ائت المسجد فصل فيه ركعتين ثم قل : اللهم اني أسألك وأتوجه اليك بنبينا محمد صلى الله عليه وسلم نبي الرحمة ، يا محمد اني أتوجه بك الى ربي فتقضى لي حاجتي ، وتذكر حاجتك ورح حتى أروح معك ، فانطلق الرجل فصنع ما قال له ، ثم أتى باب عثمان بن عفان رضي الله عنه فجاء البواب حتى أخذ بيده فادخله على عثمان بن عفان رضي الله عنه ، فأجلسه معه على الطنفسة ، فقال : حاجتك ، فذكر حاجته وقضاها له ، ثم قال له : ما ذكرت حاجتك حتى كان الساعة

٨٣١١ ـ ورواه في الصغير ١/١٨٣ ـ ١٨٤ وقال : لم يروه عن روح بن القاسم الاشيب بن سعيد المكي وهو ثقة ، وهو الذي يحدث عنه احمد بن شبيب عن أبيه عن يونس بن يزيد الايلي ، وقد روى هذا الحديث شعبة عن أبي جعفر الخطمي ـ واسمه عمير بن يزيد ـ وهو ثقة ، تفرد به عثمان بن عمر بن فارس عن شعبة ، والحديث صحيح .

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.13): المعجم الكبير الطبراني [360هـ]، باب: من إسمه عثمان، ما أسند عثمان بين حنيف رضی اللہ عنہ

وقال: ما كانت لك من حاجة فاذكرها، ثم ان الرجل خرج من عنده فلقي عثمان بن حنيف، فقال له: جزاك الله خيرا، ما كان ينظر في حاجتي ولا يلتفت الي حتى كلمته في، فقال عثمان بن حنيف: والله ما كلمته، ولكني شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأتاه ضرير، فشكى اليه ذهاب بصره، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: «فتصبر» فقال يا رسول الله ليس لي قائد وقد شق علي، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: «ائت الميضأة فتوضأ ثم صل ركعتين ثم ادع بهذه الدعوات» قال ابن حنيف فوالله ما تفرقنا، وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضر قط.

٢/٨٣١١ ـ حدثنا ادريس بن جعفر العطار ثنا عثمان بن عمر بن فارس ثنا شعبة عن أبي جعفر الخطمي عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف عن عمه عثمان بن حنيف عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه.

٨٣١٢ ـ حدثنا أحمد بن زهير التستري ثنا محمد بن ادريس الرازي ثنا عبد الله بن محمد بن داود بن أبي أمامة بن سهل بن

٢/٨٣١١ ـ ورواه احمد ١٣٨/٤ والترمذي ٣٥٩٥ وابن ماجة ١٣٨٥ والحاكم ٣١٣/١ وقال الترمذي: حسن صحيح غريب، وقال ابن ماجه قال ابو اسحاق حديث صحيح. وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي وكذا رواه ٥١٩/١ وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه ووافقه الذهبي. والحديث صحيح وأبو جعفر هو الخطمي لا الرازي كما توهم بعضهم. ونسبه المنذري في الترغيب الى صحيح ابن خزيمة.

٨٣١٢ ـ قال في المجمع ٥٥/١ وفي اسناده جماعة لم اعرفهم. وقال ١٤/٢ وفيه سعد بن عمران قال ابو حاتم هو مثل الواقدي والواقدي متروك.

- ١٨ -

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (15،14): معرفة الصحابة لابي نعيم الأصبهاني [430هـ]، باب: من إسمه عثمان، عثمان بين حنيف الأنصاري رضي الله عنه

مَعْرِفَةُ الصَّحَابَةِ

لأبي نعيم الأصبهاني

أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن مهران الأصبهاني

رحمه الله تعالى

(٣٣٩هـ - ٤٣٠هـ)

يصدر لأول مرة محققاً على أربع نسخ خطية

تحقيق

عادل بن يوسف العزازي

المجلد الرابع (٤)

دار الوطن للنشر

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (15،14): معرفة الصحابة لابي نعيم الأصبهاني [430هـ]، باب: من إسمه عثمان، عثمان بين حنيف الأنصاري رضی اللہ عنہ

وضوءه، ويصلي ركعتين، ويدعو بهذا الدعاء: اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد نبي الرحمة، يا محمد إني توجهت بك إلى ربي في حاجتي هذه فتقضى لي، اللهم شفعه فيّ.

* لفظ أحمد رواه روح بن عبادة، وعثمان بن جبلة، عن شعبة مثله.

٤٩٢٧ - حدثناه أحمد بن جعفر بن حمدان، ثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، حدثني أبي، ثنا روح، ثنا شعبة، عن أبي جعفر المديني، سمعت عمارة بن خزيمة بن ثابت، يتحدث عن عثمان بن حنيف مثله، وزاد قال: ففعل الرجل فبرأ.

* ورواه حماد بن سلمة عن أبي جعفر الخطمي، عن عمارة بن خزيمة مثله.

ورواه روح بن القاسم عن أبي جعفر فخالف شعبة وحماد بن سلمة فقال: عن أبي أمامة بن سهل بن حنيف، عن عمه عثمان بن حنيف.

٤٩٢٨ - حدثنا أبو عمرو، ثنا الحسن، ثنا أحمد بن عيسى، ثنا ابن وهب، أخبرني أبو سعيد واسمه شبيب بن سعيد من أهل البصرة، عن أبي جعفر المديني، عن أبي أمامة ابن سهل بن حنيف، عن عمه عثمان بن حنيف أن رجلاً كان يختلف إلى عثمان بن عفان في حاجة له فكان لا يلتفت إليه، فلقي ابن حنيف فشكى ذلك إليه فقال له عثمان بن حنيف: ائت الميضأة فتوضأ، ثم ائت المسجد فصل فيه ركعتين، ثم قل: اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد نبي الرحمة، يا محمد إني أتوجه بك إلى ربي، فتقضي لي حاجتي، تذكر حاجتك، ثم رح حتى أروح، فانطلق الرجل فصنع ما قال له، ثم أتى باب عثمان بن عفان، فجاءه البواب حتى أخذ بيده، فأدخله على عثمان، فأجلسه معه على الطنفسة فقال: ما حاجتك؟ فذكرها له فقضاها ثم قال: ما فهمت حاجتك حتى كان الساعة، وقال: ما كانت لك من حاجته، ثم إن الرجل خرج من عنده فلقي عثمان بن حنيف فقال له: جزاك الله خيراً ما كان ينظر في حاجتي ولا يلتفت إليّ حتى كلّمته فيّ، فقال عثمان بن حنيف: ما كلّمته، ولكن شهدت رسول الله ﷺ وأتاه ضرير فشكى إليه ذهاب بصره فقال له النبي ﷺ: «أوَتصبر؟» فقال: يا رسول الله، إنه ليس لي قائد وقد

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي **عثمان بن حنيف** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (15،14): **معرفة الصحابة لابي نعيم الأصبهاني** [430هـ]، باب: من إسمه عثمان، عثمان بين حنيف الأنصاري رضی اللہ عنہ



شقّ عليّ، فقال له النبي ﷺ: «**ائت الميضأة فتوضأ، ثم صل ركعتين، ثم ادع بهذه الدعوات**» قال ابن حنيف: فوالله ماتفرقنا وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضرر قط.

* رواه عباس الدوري، عن عون بن عمارة، عن روح بن القاسم.

* ذكره بعض المتأخرين عنه في جملة حديث شعبة، وحماد عن أبي جعفر، عن عمارة بن خزيمة، عن عثمان.

* وحديث روح هو عن أبي أمامة، عن عمه.

٤٩٢٩ ـ حدثناه أبو محمد بن حيان قال: ثنا أبو العباس الهروي، ثنا محمد بن عبد الملك، ثنا عون بن عمارة، ثنا روح بن القاسم أنه حدثهم عن أبي جعفر، عن أبي أمامة بن سهل، عن عمه عثمان بن حنيف الحديث، ولم يفرده من حديث عمارة، وهو ابن أبي أمامة.

٤٩٣٠ ـ حدثنا سليمان، قال: ثنا أبو يزيد القراطيسي، ثنا أسد بن موسى ح.

وحدثنا محمد بن أحمد بن الحسن، ثنا محمد بن عثمان بن أبي شيبة، ثنا عبد الحميد ابن صالح، ثنا ابن المبارك ح.

وحدثنا أبو عمرو بن حمدان، ثنا الحسن بن سفيان، ثنا محمد بن سلمة، ثنا ابن وهب قالوا: ثنا ابن لهيعة، ثنا الحارث بن يزيد الحضرمي، عن البراء بن عثمان الأنصاري أن هانئ بن معاوية، حدثه قال: حججت زمان عثمان بن عفان [٢/ ٧٧/ أ] فجلست في مجلس في مسجد النبي ﷺ فأخذ الرجل يحدثهم قال: كنا مع رسول الله ﷺ يومًا فأقبل رجل فصلى إلى هذا العمود فعجل قبل أن يتم صلاته ثم خرج فقال رسول الله ﷺ: «**إن هذا لو مات لمات وليس هو من الدين على شيء، إن الرجل ليخفف ويتمها**» فسألت عن الرجل من هو؟ فقيل: هوعثمان بن حنيف الأنصاري لفظهم سواء.

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (17،16): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

دلائل النبوة

ومعرفة أحوال صاحب الشريعة

لأبي بكر أحمد بن الحسين البيهقي

(٣٨٤ - ٤٥٨) هـ

السفر السادس (٦)

يطبع لأول مرة عن عشر نسخ خطية

وثق أصوله وخرج حديثه وعلق عليه
الدكتور عبد المعطي قلعجي

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

دار الريان للتراث

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

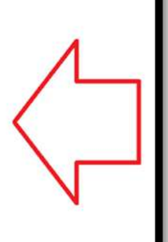
رواية (17،16): دلائل النبوة البيهقي [458هـ]، باب: ما في تعليماة الضرير ما كان فيه شفاءوه حين لم يصبر وما ظهر في ذلك من آثار النبوة

أَبْصَرَ ، ورويناه في كتاب الدعوات بإسناد صحيح عن روح بن عبادة عن شعبة ، ففعل الرجل فَبَرَأ .

وكذلك رواه حماد بن سلمة عن أبي جعفر الخطمِيّ .

وأخبرنا أبو عبد الله الحافظ ، أنبأنا أبو محمد بن عبد العزيز بن عبد الرحمن الرَّيالِيُّ بمكة ، حدثنا محمد بن علي بن يزيد الصائغ ، حدثنا أحمد بن شبيب ابن سعيد الحبطيُّ قال حدثني أبي ، عن روح بن القاسم ، عن أبي جعفر المديني وهو الخطميُّ ، عن أبي أمامة بن سهل بن حُنيف عن عمه عثمان بن حنيف ، قال :

سمعتُ رسول الله ﷺ وجاءهُ رَجُلٌ ضرير فشكا إليه ذهاب بصره فقال يا رسول الله ليس لي قائدٌ وقد شق علي فقال رسول الله ﷺ أئتِ المَيْضَأة فتوضأ ثم صلِّ ركعتين ، ثم قل : اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد ﷺ نبي الرحمة ، يا محمد ! اني أتوجه بك إلى ربي فيجلى لي بَصَري، اللهم شَفِّعْهُ فيَّ وشفعني في نفسي ، قال عثمان : فوالله ما تفرقنا ولا طال الحديث حتى دخل الرجل وكأنه لم يكن به ضُرٌّ قطُّ .



أخبرنا أبو سعيد عبد الملك بن أبي عثمان الزاهد رحمه الله ، أنبأنا الإمام أبو بكر محمد بن علي بن إسماعيل الشاشي القفال ، قال : أنبأنا أبو عروبة ، حدثنا العباس بن الفرج، حدثنا إسماعيل بن شبيب ، حدثنا أبي عن رَوح بن القاسم ، عن أبي جعفر المديني ، عن أبي أمامة بن سهل بن حُنيف ان رجلاً كان يختلف الى عثمان بن عفان رضي الله عنه في حاجته ، وكان عثمان لا يلتفت إليه ولا ينظر في حاجته ، فلقي عثمان بن حنيف فشكىٰ إليه ذلك فقال له عثمان بن حنيف : أئت الميضأة فتوضأ ثم ائتِ المسجد فصلِّ ركعتين ، ثم قل : اللهمَّ إنيْ أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد ﷺ نبي الرحمة ، يا محمد

١٦٧

إني أتـوجه بـك إلى ربي فتقضي لي حـاجتي ، واذكـر حـاجتـك ، ثم رُحْ حتى أرْفع ، فانطلق الرجل وصَنَعَ ذلك ، ثم أتى باب عثمان بن عفَّان رضي الله عنه ، فجاء البوابُ ، فأخذ بيده فأدخله على عثمان ، فأجلسه معه على الطَّنْفسة ، فقال انـظر ما كـانت لك من حـاجة ، ثم إن الـرجل خـرج من عنـده فلقي عثمـان بن حُنيفٍ ، فقـال [له][٢] جـزاك الله خيراً مـا كان ينـظر في حاجتي ولا يلتفت إليَّ حتى كلمتـهُ فقال لـه عثمـان بن حنيفٍ مـا كلمتـه ولكني سمعت رسـول الله ﷺ وجاءهُ ضريـر فشكى إليه ذَهَـاب بصره فقـال له النبي ﷺ : أوَ تصبـر ؟ فقال : يـا رسـول الله ليس لي قائـدٌ ، وقد شقَّ عليَّ ، فقـال أئت الميضأة فتـوضأ ، وصـلِّ ركعتين ثم قل : اللهم إني أسألك وأتوجـه إليك بنبيـك نبي الرحمـة ، يا محمـد إني أتـوجه بـك إلى ربي فيجلي لي عن بصـري ، اللهم شفعـه فيَّ وشفعني في نفسي قال عثمان : فوالله ما تفرقنا وطال بنا الحـديث حتى دخل الـرجل كـأنَّ لم يكن به ضررٌ ، وقد رواه أحمد بن شبيب عن سعيد ، عن أبيه أيضاً بطوله[٣] .



أخبرنا أبو علي الحسن بن أحمد بن إبراهيم بن شاذان ، أنبأنا عبـد الله بن جعفر بن درستويه ، حدثنا يعقوب بن سفيان ، حدثنا أحمد بن شبيب بن سعيـد فذكره بطوله وهذه زيادة ألحقتُها به في شهر رمضان سنة أربع وأربعين .

ورواه أيضـاً هشام الـدستوائي عن أبي جعفـر ، عن أبي أمامـة بن سهل ، عن عمه وهو عثمان بن حنيف .

(٢) سقطت من (ح)
(٣) راجع (١) .

١٦٨

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.18): الترغيب والترهيب لائل النبوة البيهقي [458هـ]، كتاب النوافل، باب: الترغيب في صلاة الحاجة ودعاءها

التَّرغِيبُ وَالتَّرهِيبُ

مِنَ الحَدِيثِ الشَّرِيفِ

تأليف
الإمام الحافظ
زكيّ الدّين عبد العظيم بن عبد القويّ المنذري
المتوفى سنة ٦٥٦ هـ

ضبطه وخرّج آياته وأحاديثه
إبراهيم شمس الدّين

الجُزءُ الأول (١)

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنّة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (18.): الترغيب والترهيب لائل النبوة البيهقي [458هـ]، كتاب النوافل، باب: الترغيب في صلاة الحاجة ودعاءها

٢٧٢ ـــــــــ الترغيب في صلاة الحاجة ودعائها

الآية. رواه الترمذي، وقال: حديث حسن، وأبو داود والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صحيحه والبيهقي، وقالا: ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، وذكره ابن خزيمة في صحيحه بغير إسناد، وذكر فيه الركعتين.

٢ ـ وَعَنِ الْحَسَنِ، يَعْنِي الْبَصْرِيّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَا أَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْباً، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى بِرَازٍ مِنَ الأَرْضِ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَٱسْتَغْفَرَ اللَّهَ مِنْ ذٰلِكَ الذَّنْبِ إِلاَّ غَفَرَهُ اللَّهُ لَهُ». رواه البيهقي مرسلاً.

قوله: البِراز، بكسر الباء، وبعدها راء، ثم ألف، ثم زاي: هو الأرض الفضاء.

٣ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْماً، فَدَعَا بِلاَلاً، فَقَالَ: «يَا بِلاَلُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ إِنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ الْبَارِحَةَ، فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنَبْتُ قَطُّ إِلاَّ صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلاَّ تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا، وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ. رواه ابن خزيمة في صحيحه.

وَفِي رِوَايَةٍ: مَا أَذْنَبْتُ، والله أعلم.

الترغيب في صلاة الحاجة ودعائها

١ ـ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْمَىٰ أَتَىٰ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ٱدْعُ اللَّهَ أَنْ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي قَالَ: «أَوْ أَدَعُكَ» قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ شَقَّ عَلَيَّ ذَهَابُ بَصَرِي. قَالَ: «فَٱنْطَلِقْ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّي مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ: يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَتَوَجَّهُ إِلَى رَبِّي بِكَ أَنْ يَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ، وَشَفِّعْنِي فِي نَفْسِي». فَرَجَعَ وَقَدْ كَشَفَ اللَّهُ عَنْ بَصَرِهِ[1]. رواه الترمذي، وقال: حديث حسن صحيح غريب والنسائيّ، واللفظ له وابن ماجه، وابن خزيمة في صحيحه، والحاكم، وقال: صحيح على شرط البخاري ومسلم، وليس عند الترمذيّ: «ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ»، إِنَّمَا قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ فَذَكَرَهُ بِنَحْوِهِ. ورواه في الدعوات، ورواه الطبراني وذكر في أوله قصة:

(١) أخرجه الترمذي في الدعوات باب ١١٨، وابن ماجه في الإقامة باب ١٨٩.

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.18): الترغيب والترهيب لائل النبوة البيهقي [458هـ]، كتاب النوافل، باب: الترغيب في صلاة الحاجة ودعاءها

وَهُوَ أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي حَاجَةٍ لَهُ، وَكَانَ عُثْمَانُ لاَ يَلْتَفِتُ إِلَيْهِ، وَلاَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهِ، فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلِ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ، وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فَيَقْضِي حَاجَتِي، وَتَذْكُرُ حَاجَتَكَ وَرُحْ إِلَيَّ حَتَّى أَرُوحَ مَعَكَ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهُ، ثُمَّ أَتَى بَابَ عُثْمَانَ فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتَّى أَخَذَ بِيَدِهِ، فَأَدْخَلَهُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَأَجْلَسَهُ مَعَهُ عَلَى الطُّنْفُسَةِ، وَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهُ فَقَضَاهَا لَهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا ذَكَرْتُ حَاجَتَكَ حَتَّى كَانَتْ هٰذِهِ السَّاعَةُ، وَقَالَ: مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَائْتِنَا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيَ عُثْمَانَ بْنَ حُنَيْفٍ فَقَالَ لَهُ: جَزَاكَ اللَّهُ خَيْراً، مَا كَانَ يَنْظُرُ فِي حَاجَتِي، وَلاَ يَلْتَفِتُ إِلَيَّ حَتَّى كَلَّمْتَهُ فِيَّ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: وَاللَّهِ مَا كَلَّمْتُهُ، وَلٰكِنْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ ضَرِيرٌ فَشَكَا إِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْ تَصْبِرُ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ، وَقَدْ شَقَّ عَلَيَّ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «ائْتِ الْمِيضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ»، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ: فَوَاللَّهِ مَا تَفَرَّقْنَا، وَطَالَ بِنَا الْحَدِيثُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ ضُرٌّ قَطُّ. قال الطبراني بعد ذكر طرقه: والحديث صحيح.

«الطنفسة»: مثلثة الطاء والفاء أيضاً، وقد تفتح الطاء وتكسر الفاء: اسم للبساط، وتطلق على حصير من سعف يكون عرضه ذراعاً.

٢ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ، أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ وَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللَّهِ، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لْيَقُلْ: لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلاَمَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لاَ تَدَعْ لِي ذَنْباً إِلاَّ غَفَرْتَهُ، وَلاَ هَمّاً إِلاَّ فَرَّجْتَهُ وَلاَ حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضاً إِلاَّ قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ»(١). رواه الترمذي وابن ماجه كلاهما من رواية فايد بن عبد الرحمٰن بن أبي الورقاء عنه، وزاد ابن ماجه بعد قوله:

(١) أخرجه الترمذي في الوتر باب ١٧، وابن ماجه في الإقامة باب ١٨٩.

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.19): مجمع الزوائد الهيثمي [807هـ]، كتاب الصلاة ، أبواب العيدين، باب: صلاة الحاجة

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

تأليف

الحافظ نور الدين علي بن أبي بكر بن سليمان الهيثمي المصري

المتوفى سنة ٨٠٧هـ

تحقيق

محمد عبد القادر أحمد عطا

الجزء الثاني (٢)

المحتوى:

كتاب الصلاة

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (19.): مجمع الزوائد الهيثمي [807هـ]، كتاب الصلاة ، أبواب العيدين، باب: صلاة الحاجة

٣٦٦٨ - وعن عثمان بن حنيف، أن رجلاً كان يختلف إلى عثمان بن عفان فى حاجة له، فكان عثمان لا يلتفت إليه ولا ينظر فى حاجته، فلقى عثمان بن حنيف فشكا ذلك إليه، فقال له عثمان بن حنيف: ائت الميضأة فتوضأ، ثم أئت المسجد فصل فيه ركعتين، ثم قل: اللهم إنى أسألك وأتوجه إليك، بنبينا محمد ﷺ نبى الرحمة، يا محمد إنى أتوجه بك إلى ربى فيقضى لى حاجتى، وتذكر حاجتك، ورح إلى حين أروح معك فانطلق الرجل فصنع ما قال له، ثم أتى باب عثمان فجاء البواب حتى أخذ بيده، فأدخله على عثمان بن عفان فأجلسه معه على الطنفسة، وقال: حاجتك، فذكر حاجته فقضاها له، ثم قال له: ما ذكرت حاجتك حتى كانت هذه الساعة، وقال: ما كانت لك من حاجة فائتنا، ثم إن الرجل خرج من عنده، فلقى عثمان بن حنيف، فقال له: جزاك الله خيرًا ما كان ينظر فى حاجتى، ولا يلتفت إلى حتى كلمته فى، فقال عثمان بن حنيف: والله ما كلمته، ولكن شهدت رسول الله ﷺ وأتاه رجل ضرير فشكا إليه ذهاب بصره، فقال له النبى ﷺ: «أَوَ تَصْبِرُ؟» فقال: يا رسول الله، إنه ليس لى قائد، وقد شق على، فقال له النبى ﷺ: «ائتِ المِيْضَأَةَ فَتَوَضَّأْ، ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ادْعُ بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ»، فقال عثمان بن حنيف: فوالله ما تفرقنا، وطال بنا الحديث حتى دخل عليه الرجل كأنه لم يكن به ضرر قط[1].

قلت: روى الترمذى وابن ماجه طرفًا من آخره خاليا عن القصة، وقد قال الطبرانى عقبه: والحديث صحيح، بعد ذكر طرقه التى روى بها.

٧٩ - باب الاسْتِخَارَةُ

٣٦٦٩ - عن سعد بن أبى وقاص، قال: قال رسول الله ﷺ: «مِنْ سَعَادَةِ ابنِ آدَمَ اسْتِخَارَتُهُ اللَّهَ عَزَّ وجَلَّ»[2].

رواه أحمد وأبو يعلى والبزار، إلا أنه قال: «مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ اسْتِخَارَتُهُ رَبَّهُ، وَرِضَاهُ بِمَا قَضَى، ومِنْ شَقَاءِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ الاسْتِخَارَةَ، وسُخْطُهُ بَعْدَ الْقَضَاءِ». وفيه محمد بن أبى حميد، وقال ابن عدى: ضعفه بين على ما يرويه وحديثه مقارب، وهو مع ضعفه يكتب حديثه، وقد ضعفه أحمد والبخارى وجماعة.

(١) أخرجه الطبرانى فى الكبير برقم (٨٣١١).

(٢) أخرجه أحمد فى المسند (١٦٨/١)، وأورده المصنف فى زوائد المسند برقم (١٠٦٣).



الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب (2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (20.): وفاء الوفا لامام السمهودي [911ھ]، الفصل الثالث: في توسل الزائر

وفاء الوفا
بأخبار دار المصطفى ﷺ

تأليف

الشيخ العلامة نور الدين علي بن أحمد السمهودي

المتوفى ٩١١ هـ

اعتنى به ووضع حواشيه

خالد عبد الغني محفوظ

الجزء الرابع (٤)

﴿ المكتبة التخصصية للرد على الوهابية ﴾

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي **عثمان بن حنيف** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.20): **وفاء الوفا لامام السمهودي** [911هـ]، الفصل الثالث: في توسل الزائر

لأن ذلك مما لا يصح فيه النيابة عن الغير، وإن وقعت الجعالة على الدعاء عند قبر النبي ﷺ كانت صحيحة؛ لأن الدعاء مما يصح النيابة فيه، والجهل بالدعاء فيه لا يبطلها، قاله الماوردي في الحاوي.

قال السبكي: وبقي قسم ثالث لم يذكره، وهو إبلاغ السلام، ولا شك في جواز الإجارة والجعالة عليه كما كان عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه يفعل، وأن الظاهر أن مراد المالكية هذا، وإلا فمجرد الوقوف من الأجير لا يحصل للمستأجر غرضاً، انتهى.

وذكر الديلمي في التقفية: أن حاصل ما في مسألة الاستئجار للزيارة ثلاثة أوجه للصحاب: أصحها فيما حكاه ابن سراقة في مختصره جواز ذلك، واختاروه الإمام محمد بن أبي بكر الأصبحي صاحب الإيضاح والمفتاح وأفتى به، والثاني لا يجوز، وبه قطع الماوردي، قال: لأنه عمل غير مضبوط، والثالث وبه قال الإمام عليّ بن قاسم الحكمي، واختاره صاحب الأصبحي أنه يُبْنَى على ما إذا حلف لا يكلم فلاناً فكاتبه أو راسله، والصحيح عند الأكثرين أنه لا يحنث، فلا يصح الاستئجار، وإن قلنا يحنث صح الاستئجار.

قلت: وهذا البناء ضعيف؛ لأن مبنى الأيمان على العرف، وأما ذلك فقربة مقصودة كما أن المكاتبة والمراسلة يحصل بهما التودد والصّلة، وإن لم يسم كلاماً، والله سبحانه وتعالى أعلم.

الفصل الثالث

في توسّل الزائر، وتشفعه به صلى الله تعالى عليه وسلم إلى ربه تعالى، واستقباله ﷺ في سلامه وتوسله ودعائه.

اعلم أن الاستغاثة والتشفع بالنبي ﷺ وبجاهه وبركته إلى ربه تعالى من فعل الأنبياء والمرسلين، وسير السلف الصالحين، واقع في كل حال، قبل خلقه صلى الله تعالى عليه وسلم وبعد خلقه، في حياته الدنيوية ومدة البرزخ وعرصات القيامة.

الحال الأول: وَرَدَ فيه آثار عن الأنبياء صلوات الله وسلامه عليهم، ولنقتصر على ما رواه جماعة منهم الحاكم وصحح إسناده عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ «لما اقترف آدم الخطيئة قال: يا رب أسألك بحق محمد لما غفرت لي، فقال الله: يا آدم وكيف عرفت محمداً ولم أخلقه؟ قال: يا رب لأنك لما خلقتني بيدك ونفخت فيّ من روحك رفعت رأسي فرأيت على قوائم العرش مكتوباً: لا إله إلا الله، محمد رسول الله، فعرفت أنك لم تضف إلى اسمك إلا أحبّ الخلق إليك، فقال الله



الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(2.): صحابي **عثمان بن حنيف** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (20.): **وفاء الوفا لامام السمهودي** [911هـ]، الفصل الثالث: في توسل الزائر

تعالى: صدقت يا آدم إنه لأحبّ الخلق إليّ، إذ سألتني بحقه فقد غفرت لك، ولولا محمد ما خلقتك» رواه الطبراني وزاد «وهو آخر الأنبياء من ذريتك».

قال السبكي: وإذا جاز السؤال بالأعمال كما في حديث الغاز الصحيح وهي مخلوقة فالسؤال بالنبي صلى الله تعالى عليه وسلم أولى، وفي العادة أن من له عند شخص قدر فتوسل به إليه في غيبته فإنه يجيب إكراماً للمتوسّل به، وقد يكون ذكر المحبوب أو المعظم سبباً للإجابة، ولا فرق في هذا بين التعبير بالتوسل أو الاستغاثة أو التشفع أو التوجه، ومعناه التوجه به في الحاجة، وقد يتوسل بمن له جاه إلى من هو أعلى منه.

الحال الثاني: التوسل به ﷺ بعد خلقه في مدة حياته في الدنيا. منه ما رواه جماعة منهم النسائي والترمذي في الدعوات من جامعه عن عثمان بن حنيف أن رجلاً ضرير البصر أتى النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: ادع الله لي أن يعافيني، قال: إن شئت دعوت وإن شئت صبرت فهو خير لك، قال: فادعه، فأمره أن يتوضأ فيحسن وضوءه ويدعو بهذا الدعاء: اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبيك محمد نبي الرحمة، يا محمد إني توجهت بك إلى ربي في حاجتي لتقضى لي، اللهم شفعه فيّ. قال الترمذي. حسن صحيح غريب لا نعرفه إلا من هذا الوجه، وصححه البيهقي، وزاد: فقام وقد أبصر، وفي رواية: ففعل الرجل فبرأ.

الحال الثالث: التوسل به صلى الله تعالى عليه وسلم بعد وفاته، روى الطبراني في الكبير عن عثمان بن حنيف المتقدم أن رجلاً كان يختلف إلى عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه في حاجة له، وكان لا يلتفت إليه ولا ينظر في حاجته، فلقي ابن حنيف فشكا إليه ذلك، فقال له ابن حنيف: ائت الميضأة فتوضأ، ثم ائت المسجد فصل ركعتين، ثم قل: اللهم إني أسألك وأتوجه إليك بنبينا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم نبي الرحمة، يا محمد إني أتوجه بك إلى ربك أن تقضي حاجتي، وتذكر حاجتك، فانطلق الرجل فصنع ما قال، ثم أتى باب عثمان، فجاءه البواب حتى أخذ بيده، فأدخل على عثمان رضي الله تعالى عنه، فأجلسه معه على الطّنفسة، فقال: حاجتك، فذكر حاجته وقضاها له ثم قال له: ما ذكرت حاجتك حتى كانت الساعة، وقال: ما كانت لك من حاجة فاذكرها، ثم إن الرجل خرج من عنده فلقي ابن حنيف فقال له: جزاك الله خيراً، ما كان ينظر في حاجتي ولا يلتفت إلي حتى كلمته فيّ، فقال ابن حنيف: والله ما كلمته ولكن شهدت رسول الله ﷺ وأتاه ضرير فشكا إليه ذهاب بصره، فقال له النبي ﷺ: إن شئت دعوت أو تصبر، فقال: يا رسول الله إنه ليس لي قائد وقد شق عليّ، فقال له النبي صلى الله تعالى عليه

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

عربي متن- باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.20): وفاء الوفا لامام السمهودي [911هـ]، الفصل الثالث: في توسل الزائر

وسلم: ائت الميضأة فتوضأ، ثم صل ركعتين، ثم ادع بهذه الدعوات، قال ابن حنيف فو الله ما تفرقنا، وطال بنا الحديث حتى دخل علينا الرجل كأنه لم يكن به ضر قط، ورواه البيهقي من طريقين بنحوه.

قال السبكي: والاحتجاج من هذا الأثر بفهم عثمان ومن حضره الذين هم كانوا أعلم بالله ورسوله وبفعلهم.

قلت: وقد سبق في قبر فاطمة بنت أسد رضي الله تعالى عنها قوله صلى الله تعالى عليه وسلم في دعائه إليها «بحق نبيك والأنبياء الذين من قبلي» وأن في سنده روح بن صلاح وثقه ابن حبان والحاكم وفيه ضعف، وبقية رجاله رجال الصحيح، وفيه دلالة ظاهرة للحال الثاني بالنسبة إليه صلى الله تعالى عليه وسلم، وكذا للحال الثالث، لقوله ﷺ «الأنبياء الذين من قبلي».

وقد يكون التوسل به ﷺ بعد الوفاة بمعنى طلب أن يدعو كما كان في حياته، وذلك فيما رواه البيهقي من طريق الأعمش عن أبي صالح عن مالك الدار، ورواه ابن أبي شيبة بسند صحيح عن مالك الدار، قال: أصاب الناس قحط في زمان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه، فجاء رجل إلى قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله، استسق الله لأمتك فإنهم قد هلكوا، فأتاه رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم في المنام فقال: ائت عمر فاقرئه السلام وأخبره أنهم مسقون، وقل له: عليك الكيس الكيس، فأتى الرجل عمر رضي الله تعالى عنه فأخبره، فبكى عمر رضي الله تعالى عنه ثم قال: يا رب ما آلو إلا ما عجزت عنه.

وروى سيف في الفتوح أن الذي رأى المنام المذكور بلال بن الحارث المزني أحد الصحابة رضي الله تعالى عنهم.

ومحل الاستشهاد طلب الاستسقاء منه صلى الله تعالى عليه وسلم وهو في البرزخ ودعاؤه لربه في هذه الحالة غير ممتنع، وعلمه بسؤال من يسأله قد ورد، فلا مانع من سؤال الاستسقاء وغيره منه كما كان في الدنيا.

وسبق في الفصل الحادي والعشرين من الباب الرابع ما رواه أبو الجوزاء قال: قحط أهل المدينة قحطاً شديداً فشكوا إلى عائشة رضي الله تعالى عنها، فقالت: فانظروا إلى قبر النبي صلى الله تعالى عليه وسلم، فاجعلوا بينه كوّة إلى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف، ففعلوا، فمطروا الخبر المتقدم.

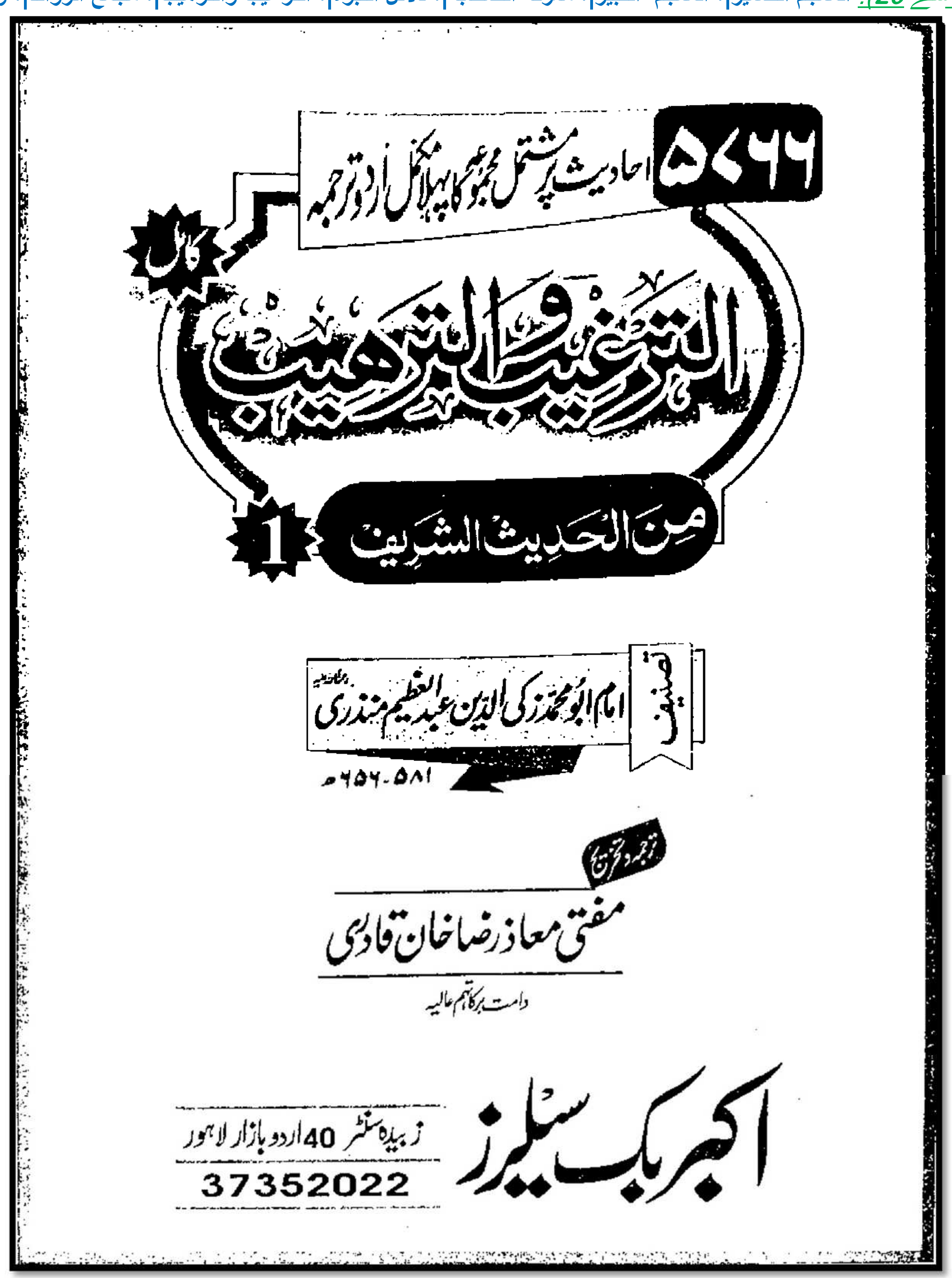
وقد يكون التوسل به صلى الله تعالى عليه وسلم بطلب ذلك الأمر منه، بمعنى أنه

☎ +91-76986-79976
maktabatzeenatfatima.wordpress.com
نظرِ ثانی: ابو نجیب سید محی الدین صاحب (جامع مسجد حضرت خواجہ دانا رحمۃ اللہ علیہ سورۃ) معاون: عمار الاسلام دیوان مداری (رتلام)

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب (2.): صحابي **عثمان بن حنيف** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

روایۃ (12 سے 20): المعجم الصغير، المعجم الكبير، معرفة الصحابة، دلائل النبوة، الترغيب والترهيب، مجمع الزوائد، وفاء الوفا.



الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

روایۃ (12 سے 20): المعجم الصغير|، المعجم الكبير|، معرفة الصحابة|، دلائل النبوة|، الترغيب والترهيب|، مجمع الزوائد|، وفاء الوفا.

1017 - وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ أصبح رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَال بِمَ سبقتنى اِلَى الْجَنَّة اِنِّيْ دخلت الْجَنَّة البارحة فَسمِعت خشخشتك اَمَامِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اذنبت قطّ اِلَّا صليت رَكْعَتَيْنِ وَمَا أصابني حدث قطّ اِلَّا تَوَضّات عِنْدهَا وَصليت رَكْعَتَيْنِ

رَوَاهُ ابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحه . وَفِيْ رِوَايَةٍ مَا اذنبت وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❀ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور دریافت کیا: اے بلال! تم کس وجہ سے جنت میں میں مجھ سے آگے تھے؟ گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے سے آگے سنی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جب بھی کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہوں تو دو رکعت ادا کر لیتا ہوں اور جب بھی مجھے حدث لاحق ہوتا ہے تو میں اسی وقت وضو کر کے دو رکعت ادا کر لیتا ہوں"۔

یہ روایت ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں نقل کی ہے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں جب بھی گناہ کروں"۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

19 - التَّرْغِيْب فِيْ صَلَاة الْحَاجة و دعائها

باب: نمازِ حاجت کے بارے میں ترغیبی روایات اور اُس کی دعا کا بیان

1018 - عَنْ عُثْمَان بن حنيف رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَن أعمى آتى اِلى رَسُوْلُ الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْع اللّٰه اَن يكْشف لى عَن بَصرِى قَالَ اَوْ ادعك قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قد شقّ عَلَيّ ذهَاب بَصرى قَالَ فَانْطَلق فَتَوَضّا ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسالك و أتوجه اِلَيْك بنبيى مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد اِنِّيْ أتوجه اِلَى رَبِّي بك اَن يكْشف لى عَن بَصرِى اللّٰهُمَّ شفعه فِيْ وشفعنى فِيْ نَفسِي فَرجع وَقد كشف اللّٰه عَن بَصَره

رَوَاهُ التِّرْمِذِيّ وَقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْح غَرِيْبٌ وَالنَّسَائِيّ وَاللَّفْظ لَهٗ وَابْنُ مَاجَة وَابْن خُزَيْمَة فِيْ صَحِيْحِه وَالْحَاكِم وَقَالَ صَحِيْح على شَرْطِ الْبُخَارِيّ وَمُسْلِمٍ وَلَيْسَ عِنْد التِّرْمِذِيّ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ اِنَّمَا قَالَ فَامره اَن يتَوَضَّا فيحسن وضوء ه ثُمَّ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاء فَذكره بِنَحْوِهِ

وَرَوَاهُ فِي الدَّعْوَات وَرَوَاهُ الطَّبَرَانِيّ وَذكر فِيْ اَوله قصَّة وَهُوَ اَن رجلا كَانَ يخْتَلف اِلَى عُثْمَان بن عَفَّان رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حَاجَة لَهٗ وَكَانَ عُثْمَان لَا يلْتَفت اِلَيْهِ وَلَا ينظر فِيْ حَاجته فلقي عُثْمَان بن حنيف

حديث 1018: سنن الترمذى الجامع الصحيح ' أبواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم - باب فى دعاء الضيف ' حديث: 3587 ' سنن ابن ماجه - كتاب إقامة الصلاة ' باب ما جاء فى صلاة الحاجة - حديث: 1381 ' المستدرك على الصحيحين للحاكم - من كتاب صلاة التطوع ' فأما حديث عبد الله بن فروخ - حديث: 1114 ' السنن الكبرى للنسائى - كتاب عمل اليوم والليلة ' ذكر حديث عثمان بن حنيف - حديث: 10097 ' مسند أحمد بن حنبل - مسند الشاميين ' حديث عثمان بن حنيف - حديث: 16924 ' مسند عبد بن حميد - عثمان بن حنيف ' حديث: 381 ' المعجم الصغير للطبرانى - من اسمه طاهر ' حديث: 509 ' المعجم الكبير للطبرانى - باب من اسمه عمر ' من اسمه عثمان - ما أسند عثمان بن حنيف ' حديث: 8190

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب(2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایۃ (12 سے 20): المعجم الصغير|، المعجم الكبير|، معرفة الصحابة|، دلائل النبوة|، الترغيب والترهيب|، مجمع الزوائد|، وفاء الوفا.

فَشَكَا ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَان بن حنيف ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّأ ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِد فصل فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قل اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسألك وأتوجه إِلَيْك بنبينا مُحَمَّد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِي الرَّحْمَة يَا مُحَمَّد إِنِّيْ أتوجه بك إِلٰى رَبِّي فَيَقْضِي حَاجَتِي وتذكر حَاجَتك ورح إِلَيّ حَتّٰى أروح مَعَك فَانْطَلق الرجل فَصنعَ مَا قَالَ لَهٗ ثُمَّ أتى بَاب عُثْمَان فجَاء البواب حَتّٰى أخذ بِيَدِهٖ فَأدْخلهُ على عُثْمَان بن عَفَّان فأجلسه مَعَه على الطنفسة وَقَالَ مَا حَاجَتك فَذكر حَاجته فقضاها لَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا ذكرت حَاجَتك حَتّٰى كَانَت هٰذِهِ السَّاعَة وَقَالَ مَا كَانَت لَك من حَاجَة فائتنا ثُمَّ إِن الرجل خرج من عِنْده فلقي عُثْمَان بن حنيف فَقَالَ لَهٗ جَزَاك اللّٰه خيرا مَا كَانَ ينظر فِيْ حَاجَتي وَلَا يلْتَفت إِلَيّ حَتّٰى كَلمته فِيْ فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف وَاللّٰه مَا كَلمته وَلٰكِن شهِدت رَسُوْلَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَتَاهُ رجل ضَرِيْر فَشَكَا إِلَيْهِ ذهَاب بَصَره فَقَالَ لَهٗ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تصبر فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهٗ لَيْسَ لي قَائِد وَقد شقّ عَلَيّ فَقَالَ لَهٗ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتِ الميضاة فَتَوَضَّأ ثُمَّ صل رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ادْع بِهٰذِهِ الدَّعْوَات فَقَالَ عُثْمَان بن حنيف فوَاللّٰهِ مَا تفرقنا وَطَالَ بِنَا الحَدِيْث حَتّٰى دخل علينا الرجل كَأَنَّهٗ لم يكن بِهٖ ضرّ قطّ . قَالَ الطَّبَرَانِيّ بعد ذكر طرقه والْحَدِيْث صَحِيْح

الطنفسة مُثَلَّثَة الطَّاء وَالْفَاء أَيْضًا وَقد تفتح الطَّاء وتكسر الْفَاء اسْم للبساط وَتطلق على حَصِير من سعف يكون عرضه ذِرَاعا

❀❀ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا کردے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں اس کو ترک کردوں؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! بینائی کی رخصتی میرے لئے بہت گراں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ وضو کرو پھر دو رکعت ادا کرو پھر یہ دعا کرو:

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے جو رحمت والے نبی ہیں تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں اے حضرت محمد ﷺ! میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں (اور یہ دعا کرتا ہوں) کہ وہ مجھے بینائی عطا کردے اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی شفاعت کو قبول فرما اور میری ذات کے بارے میں میری سفارش (یعنی دعا) کو قبول فرما"۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب وہ شخص واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بینائی عطا کردی تھی۔

یہ روایت امام ترمذی نے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے روایت کے یہ الفاظ ان کے نقل کردہ ہیں اسے امام ابن ماجہ نے امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اور امام حاکم نے بھی نقل کیا ہے امام حاکم فرماتے ہیں: یہ امام بخاری اور امام مسلم کی شرط کے مطابق صحیح ہے۔

امام ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں: "پھر تم دو رکعت ادا کرو" اس میں یہ الفاظ ہیں: "نبی اکرم ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ دعا کرے" اس کے بعد راوی نے حسب سابق روایت نقل کی ہے یہ روایت امام

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب (2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایۃ (12 سے 20): المعجم الصغير، المعجم الكبير، معرفة الصحابة، دلائل النبوة، الترغيب والترهيب، مجمع الزوائد، وفاء الوفا.

ترمذی نے دعاؤں سے متعلق باب میں نقل کی ہے' اسے امام طبرانی نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اس سے پہلے' ایک واقعہ نقل کیا ہے' جو یہ ہے:

''ایک شخص' اپنے ذاتی کام کے سلسلے میں' حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہا (جو اس وقت خلیفہ وقت تھے) لیکن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی اور اس کی ضرورت کو پورا نہیں کیا' اس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے اُن کے سامنے یہ صورت حال پیش کی' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم وضو کے برتن کے پاس جا کر وضو کرو پھر مسجد میں جا کر اس میں دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو:

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں' اور اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے' تیری بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' جو رحمت والے نبی ہیں' اے حضرت محمد ﷺ! میں آپ کے وسیلے سے' اپنے پروردگار کی بارگاہ میں متوجہ ہوتا ہوں' تاکہ وہ میری حاجت پوری کر دے''۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) پھر اس کے بعد' تم اپنی حاجت کا ذکر کرنا' پھر میرے پاس آنا میں تمہارے ساتھ جاؤں گا' وہ شخص گیا' اس نے یہ عمل کیا' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اسے بتایا تھا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر آیا تو دربان آیا اور اس نے اس شخص کا ہاتھ پکڑا' اور اسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھایا اور دریافت کیا: تمہارا کیا کام ہے؟ اس نے اپنی حاجت ذکر کی' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے پورا کیا' پھر وہ بولے: تم نے اپنی ضرورت کا ذکر ہی نہیں کیا یہاں تک کہ یہ وقت ہو گیا' پھر انہوں نے فرمایا: جب بھی تمہیں کوئی کام ہو' تو میرے پاس آ جانا' پھر وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاں سے نکلا' اُس کی ملاقات حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے ہوئی' تو اس نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے' وہ صاحب جو کبھی میری حاجت کی طرف' توجہ نہیں کرتے تھے اور میری طرف التفات نہیں کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ نے ان کے ساتھ میرے بارے میں بات چیت کی (تو انہوں نے میرا یہ کام کیا)' تو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے' تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔

(حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) البتہ میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' ایک شخص جو نابینا تھا' وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اپنی بینائی کی رخصتی کی شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم صبر کر لو! (تو یہ زیادہ بہتر ہے) اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے ساتھ لے کر چلنے والا کوئی نہیں ہے' اور یہ بات میرے لئے بہت گراں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم وضو کے برتن کے پاس جاؤ' وضو کرو' پھر دو رکعت ادا کرو' پھر یہ دعا کرو (پھر دعا کے وہی کلمات ہیں' جو حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ اس شخص کو بتا چکے تھے)

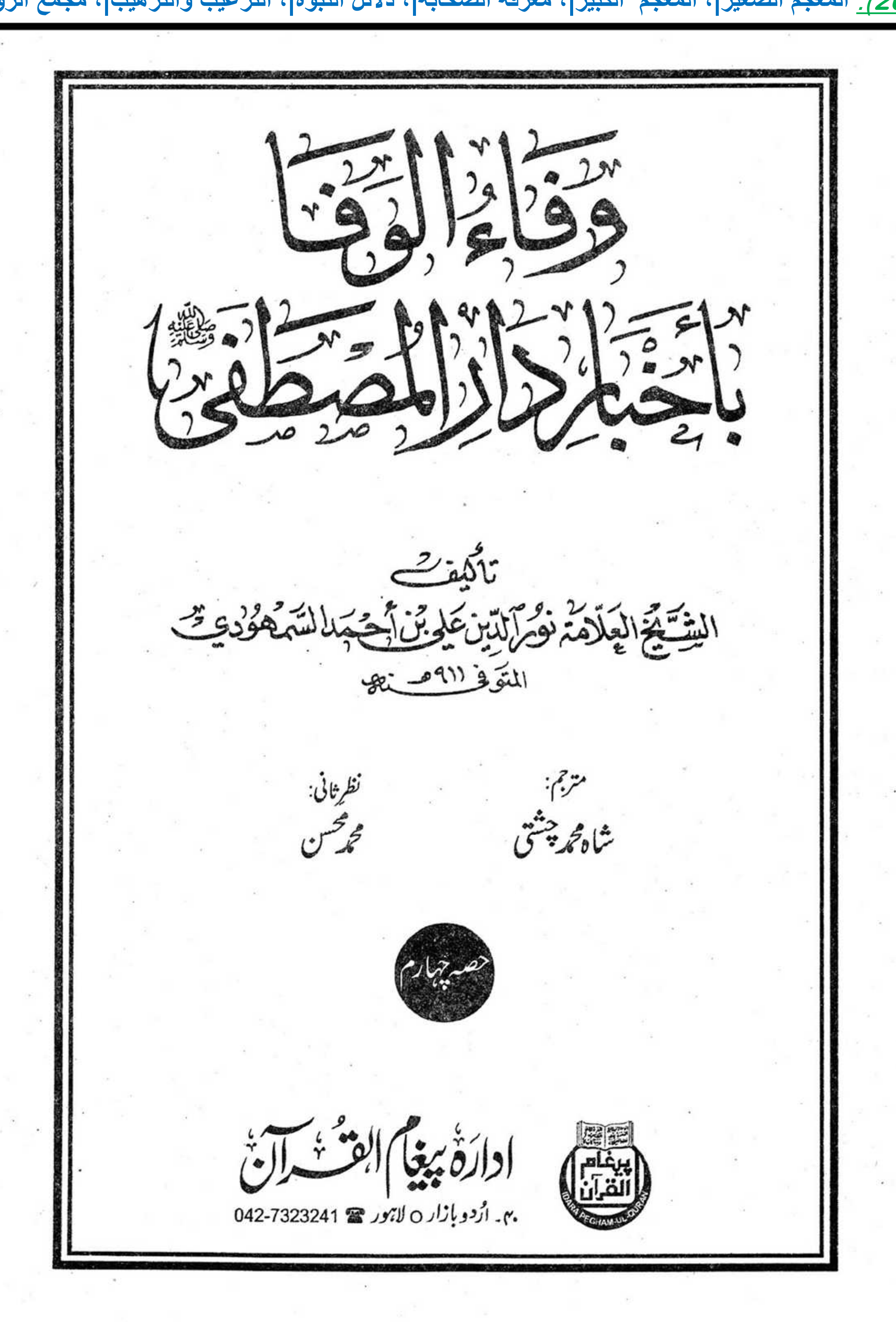
حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اللہ کی قسم! ابھی وہ وہاں سے اٹھ کر گئے نہیں تھے' اور زیادہ بات چیت بھی نہیں کی تھی' وہ شخص پھر ہمارے پاس آیا' تو یوں لگ رہا تھا' جیسے اسے (بینائی کی رخصتی کی) تکلیف لاحق ہی نہیں ہوئی تھی''۔

امام طبرانی نے' اس روایت کے طرق ذکر کرنے کے بعد یہ فرمایا ہے: یہ حدیث صحیح ہے۔

الفصل (.2) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب(.2): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایۃ (12 سے 20): المعجم الصغير، المعجم الكبير، معرفة الصحابة، دلائل النبوة، الترغيب والترهيب، مجمع الزوائد، وفاء الوفا.



وفاء الوفا باخبار دار المصطفى ﷺ

تاليف

الشيخ العلامة نور الدين علي بن أحمد السمهودي

المتوفى ٩١١ھ

مترجم: شاہ محمد چشتی

نظرِ ثانی: محمد محسن

حصہ چہارم

ادارہ پیغام القرآن

۴۰۔ اُردو بازار ○ لاہور ☎ 042-7323241

الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب (2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایۃ (12 سے 20): المعجم الصغير|، المعجم الكبير|، معرفة الصحابة|، دلائل النبوة|، الترغيب والترهيب|، مجمع الزوائد|، وفاء الوفا.

علامہ سبکی کہتے ہیں کہ ایک تیسری قسم رہ گئی جس کا انہوں نے ذکر نہیں کیا اور وہ سلام پہنچانا ہے اور اس میں شک نہیں کہ اس پر بھی اُجرت رکھی جا سکتی ہے جیسے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا کرتے تھے اور ظاہر یہ ہے کہ مالکی حضرات کی مراد یہی ہے ورنہ اُجرت پر رکھے آدمی کی طرف سے صرف وہاں قیام کرنا بے مقصد ہو جاتا ہے۔

علامہ زیلعی نے التقفیہ میں ذکر کیا ہے کہ اجرتِ زیارت کے بارے میں تین صورتیں بنتی ہیں جن میں سے ابن سراقہ کے مطابق صحیح یہ ہے کہ یہ جائز ہے' دوسری صورت ناجائز ہے' یہ ماوردی کا قول ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ یہ کام مضبوط نہیں اور تیسری صورت وہ ہے جسے امام علی بن قاسم حکمی نے بیان کیا ہے اور اصحی کے ساتھی (شاگرد) نے جسے اپنایا ہے یہ ہے کہ اس کی بناء اس بات پر رکھی جائے گی کہ جب کوئی حلف اُٹھائے کہ فلاں سے کلام نہیں کرے گا چنانچہ اس سے تحریری معاہدہ کر لیا یا اسے آزاد کر دیا تو اکثر کے نزدیک وہ قسم توڑنے والا شمار نہ ہو گا۔

فصل نمبر ۳

اس فصل میں حضور ﷺ کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانے اور آپ کی شفاعت مانگنے کا ذکر ہے پھر یہ بیان ہے کہ آپ اس کی طرف سے سلام کرے' وسیلہ بنانے اور دعا کرتے ہیں' میں اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

یاد رکھئے کہ حضور ﷺ کے ذریعے اللہ سے مدد مانگنا' بارگاہِ الٰہی میں سے ان کی شفاعت مانگنا آپ کے مرتبہ اور برکت کا واسطہ دینا انبیاء و مرسلین اور سلف صالحین کا طریقہ چلا آیا ہے جو ہر حال میں ہوتا رہا' آپ کی پیدائش سے پہلے اور بعد میں یہ سلسلہ چلا آیا جب آپ دنیا میں زندہ موجود تھے' آپ کی برزخی زندگی میں اور قیامت کے دن تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

حالِ اوّل:

اس میں انبیاء علیہم السلام کی کئی روایات ملتی ہیں' ہم صرف ایک روایت بیان کر رہے ہیں جسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ "رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی تو انہوں نے عرض کی اے پروردگار! میں تجھ سے حضرت محمد کے حق کی بناء پر سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! ابھی تو میں نے حضرت محمد کو پیدا بھی نہیں کیا' تم نے انہیں کیسے پہچان لیا؟ انہوں نے عرض کی' اے پروردگار! جب تو نے مجھے اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی روح پھونکی تو میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ عرش کے پایوں پر لکھا تھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ میں نے جان لیا کہ تو نے اپنی طرف اس نام کو منسوب کیا ہے جو تمہیں سب سے پیارا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے بالکل سچ کہا ہے' وہ مجھے ساری مخلوق میں سے محبوب ہیں اور جب تم نے ان کے حق کے ذریعے سوال کیا ہے تو میں تمہاری لغزش بخش رہا ہوں' دیکھو! اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا ہی نہ کرتا۔"

اسے طبرانی نے بھی روایت کیا ہے لیکن انہوں نے یہ الفاظ اور بڑھائے ہیں: "وہ تمہاری اولاد میں سے آخری نبی ہوں گے۔"

علامہ سبکی کہتے ہیں کہ جب اعمال کے ذریعے اللہ سے سوال کرنا جائز ہے جیسے غار والی صحیح حدیث میں آتا ہے (یہ اعمال مخلوق ہیں) تو نبی کریم ﷺ کے ذریعے سوال کرنا ترجیحی طور پر جائز ہوگا' پھر عام عادت یہ ہے کہ جب کسی کی کسی شخص کے ہاں قدر ہوتی ہے اور وہ اسے کسی کام میں غائبانہ وسیلہ بناتا ہے تو اس کی عزت کی وجہ سے اس کی بات مان لی جاتی ہے اور کبھی محبوب اور عظمت والے کا ذکر بھی بات ماننے کا سبب بن جاتا ہے۔

حالِ دوم:

دوسری صورت یہ ہے کہ حضور ﷺ کو آپ کی پیدائش کے بعد آپ کی دنیوی زندگی میں آپ کو وسیلہ بنایا جائے' ایسے واقعات میں سے ایک وہ ہے جسے نسائی اور ترمذی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک اندھے نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے شفا دیدے۔ آپ نے فرمایا: چاہو تو میں دعا کر دیتا ہوں لیکن اگر صبر کر لو گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اس نے عرض کی آپ دعا دیجئے' چنانچہ آپ نے اسے حکم دیا کہ اچھے طریقے سے وضو کرو اور پھر یوں دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتَقْضِیَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

حالِ سوم:

تیسری صورت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد آپ کو وسیلہ بنایا جائے چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف ہی بتاتے ہیں کہ ایک آدمی کسی ضرورت سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں آیا کرتا تھا' آپ نہ تو اس کی طرف دیکھتے اور نہ ہی اس کی ضرورت پوری کرتے۔ وہ حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور ان سے اس بارے میں شکایت کی' انہوں نے کہا کہ لوٹا لاؤ اور وضو کرو' پھر مسجد میں جا کر دو رکعت پڑھو اور یوں دعا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهُ بِكَ اِلٰی رَبِّكَ اَنْ تُقْضٰی حَاجَتِیْ' پھر اپنی حاجت کا نام لو۔ چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور آپ کے کہنے کے مطابق عمل کیا اور پھر حضرت عثمان کے دروازے پر گیا' اندر سے دربان آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر حضرت عثمان کے پاس لے گیا' انہوں نے اسے اپنے ساتھ چٹائی پر بٹھا لیا اور کہا کہ اپنی ضرورت بتاؤ! اس نے اپنی ضرورت بتائی تو آپ نے پوری فرما دی۔

پھر وہ حضرت عثمان بن حنیف سے ملا اور کہنے لگا: اللہ آپ کو بہتر جزاء دے' وہ تو میری ضرورت کا خیال ہی نہیں کرتے تھے' آپ نے میرے بارے میں ان سے بات کر دی ہے۔ اس پر ابن حنیف نے کہا' واللہ میں نے تو ان



الفصل (2.) بأمر من النبي ﷺ نصح الصحابة بطريقة التوسل [رسول اللہ ﷺ کے حکم پر صحابہ کی وسیلہ کے طریقہ پر نصیحت]

اردو ترجمہ - باب (2.): صحابي عثمان بن حنيف رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (12 سے 20): المعجم الصغير، المعجم الكبير، معرفة الصحابة، دلائل النبوة، الترغيب والترهيب، مجمع الزوائد، وفاء الوفا.

سے کوئی بات نہیں کی' میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا' ان کے پاس ایک نابینا حاضر ہوا اور آنکھ ضائع ہونے کی شکایت کی' نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا تھا: چاہو تو دعا کر دوں یا پھر صبر سے کام لو' اس نے عرض کی تھی' یا رسول اللہ! مجھے لے جانے والا کوئی نہیں' میں سخت مشکل میں ہوں' آپ نے اسے فرمایا تھا' لوٹا لاؤ اور وضو کرو پھر دو رکعت پڑھو اور یہ الفاظ پڑھو۔ ابن حنیف کہتے ہیں' بخدا اس بات کو کچھ عرصہ گذر گیا' ایک دن وہی شخص آیا تو ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے اسے کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔

میں کہتا ہوں' اس سے قبل حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کے بارے میں حضور ﷺ کی طرف سے یہ قول گذر چکا ہے: بحقّ نبيّك و الانبياء الّذين من قبلي (تیرے نبی اور مجھ سے پہلے انبیاء کے حق کی وجہ سے)۔

کبھی آپ کو وسیلہ بنانا آپ کے وصال کے بعد ہوتا ہے اور وہ یوں کہ آپ سے درخواست کی جائے جیسے آپ کی زندگی میں درخواست کی جاتی تھی چنانچہ حضرت مالک سے ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگ قحط میں گرفتار ہو گئے تو ایک آدمی حضور ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اللہ سے اپنی اُمت کے لئے دعا کیجئے کیونکہ وہ ہلاک ہو رہے ہیں' چنانچہ رسول اللہ ﷺ انہیں خواب میں ملے اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ' انہیں سلام کہو اور بتاؤ کہ یہ لوگ بارش مانگتے ہیں پھر ان سے کہنا کہ یہ آپ پر لازم ہے۔ وہ شخص حضرت عمر کے پاس پہنچا اور اس بارے میں اطلاع دی جس پر آپ رونے لگے اور کہا: اے پروردگار! میں عاجز ہو جاتا ہوں تو کوتاہی ممکن ہوتی ہے۔

علامہ سیف نے کہا کہ یہ خواب دیکھنے والے حضرت بلال بن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو ایک صحابی تھے۔

اس واقعہ سے دلیل یوں بنتی ہے کہ صحابی نے آپ سے بارش کی ہونے کی درخواست کی حالانکہ آپ عالم برزخ (قبر انور) میں تھے' اس حالت میں اللہ سے ان کی دعا کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور جو آپ سے سوال کرتا ہے' آپ اسے پہچانتے ہیں جیسے گزر چکا تو پھر آپ سے بارش وغیرہ کی دعا کی درخواست یونہی منع نہیں جیسے آپ کی زندگی میں منع نہ تھی۔

پھر چوتھے باب کی اکیسویں فصل میں آ چکا ہے کہ اھل مدینہ شدید قحط سالی میں گھر گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں شکایت کی' انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی قبر انور دیکھو اور چہرۂ انور کے سامنے آسمان کی طرف سوراخ کر دو' آسمان اور آپ کے درمیان چھت کا پردہ نہ ہو' انہوں نے ایسے ہی کیا تو بارش ہو گئی۔

کبھی حضور ﷺ کو وسیلہ بنانا یوں بھی ہوتا ہے کہ آپ سے مطالبہ کیا جائے بایں طور کہ آپ اللہ تعالیٰ سے وہ سوال پورا کرانے پر قدرت رکھتے ہیں' یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے عرض کی تھی کہ: میں جنت میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين **أبو بكر صديق** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

روایة (.21): **تمهيد الأوائل وتلخيص الدلائل لأمام الباقلاني [403هـ]**، باب: الكلام في إمامة أبي بكر رضی اللہ عنہ

كتاب
تمهيد الأوائل وتلخيص الدلائل

تأليف
القاضي أبي بكر محمد بن الطيب الباقلاني
المتوفى سنة ٤٠٣ هـ

تحقيق
الشيخ عماد الدين أحمد حيدر
مركز الخدمات والأبحاث الثقافية

مؤسسة الكتب الثقافية

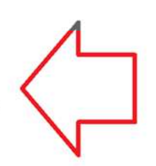
الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (21.): تمهيد الأوائل وتلخيص الدلائل لأمام الباقلاني [403هـ]، باب: الكلام في إمامة أبي بكر رضی اللہ عنہ

ضرورةً كما علمنا أن أبا بكر تقدم ضرورة وإنما اخْتُلِفَ في أن أبا بكر صلّى بالنبي صلّى الله عليه وسلم أو صلّى به النبي صلّى الله عليه وسلم صلاة واحدة ذُكر ذلك فيها وصلّى بهم بقية أيام مرض رسول الله صلّى الله عليه وسلم وروى الثَّبْتُ الثقات أن النبي صلّى الله عليه وسلم قال: «ما من نبي يموت حتى يؤمه رجل من قومه»[1]؛ وأن أبا بكر أَمَّ رسول الله صلّى الله عليه وسلم وهذا هو الذي عناه أبو بكر بقوله: «وليتُكم ولست بخيركم؛ إني وليتكم الصلاة ورسول الله صلّى الله عليه وسلم حاضر»[2]؛ ولعمري إنه لا يجوز أن يكون خير قوم فيهم رسول الله صلّى الله عليه وسلم فلا مُعْتَبَر في هذا الأمر العظيم بتلفيق المخالفين وتمنيهم الأباطيل وتلقُّهِم بروايات تَرِد خاصة منهم ولهم لا يعلمها غيرهم.

على أنه لو يعلم جميع هذا من حاله، ولم يتقدم له شيء مما ذكرناه من فضائله ومناقبه لكان ما ظهر منه بعد موت النبي صلّى الله عليه وسلم من العلم والفضل والشدة في القول والفعل وتحصيل ما ذهب على غيره دِلالةً على اجتماع خلال الفضل والإمامة فيه بل لو لم يدلّ على ذلك من أمره إلاّ ما ظهر منه من التثقيف والتقدم والتشدد وسد الخلل وقَمْعِ الرِّدَّة وأهلها في أيام نظره لكان في ذلك مَقْنَعٌ لمن وُفِّقَ لرشده.



فأول ما ظهر من فضله وتسديد رأيه إعلام الناس موت رسول الله صلّى الله عليه وسلم وكفُّه عمر[3] وغيره ممن تشتتت آراؤهم في موته وفجئتهم

(١) انظر كنز العمال ١١/٤٧٨ يروى عن الخطيب من طريق عبد الله بن الزبير عن عمر بن الخطاب عن أبي بكر الصديق ويروى حديث ما بعث الله تعالى نبياً إلاّ وقد أمه بعض أمته عن أبي نعيم من طريق عاصم بن كليب عن عبد الله بن الزبير عن عمر بن الخطاب بن أبي بكر الصديق.

(٢) أخرجه موسى بن عقبة في مغازيه والحاكم وصححه عن عبد الرحمن بن عوف كما في تاريخ الخلفاء ص/ ٦٩، ٧٠.

(٣) انظر تاريخ الطبري ٢/٤٤٢، ٤٤٤ في ذكر الأخبار الواردة باليوم الذي مات فيه رسول الله ﷺ ومبلغ سنة يوم وفاته.

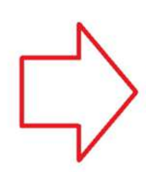
٤٨٧

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (21.): تمهيد الأوائل وتلخيص الدلائل لأمام الباقلاني [403هـ]، باب: الكلام في إمامة أبي بكر رضی اللہ عنہ

المصيبة بموته وما كان من قوله وفعله في ذلك وقالت عائشة وغيرها من اصحابة: «إن الناس أُفْحِمُوا ودَهشوا حيث ارتفعت الرَّنَّةُ وسَجِّي رسول الله صلّى الله عليه وسلم الملائكةُ بثوبه وذَهِلَ الرجال فكانوا كأجرام انتُخِبَتْ منها الأرواح وحولهم أطواد من الملأ فكذب بعضهم بموته وأُخْرِسَ بعضهم فما تكلم إلّا بعد الغد وخَلَّطَ آخرون ولاثوا الكلام بغير بيان وبقي آخرون معهم عقولهم فكان عمر ممن كذب بموته وعليّ في من أُقْعِدَ، وعثمان في من أُخْرِسَ؛ وخرجَ مَن في البيت ورسول الله صلّى الله عايه وسلم مُسَجِّىً، وخرج عمر إلى الناس فقال عمر: «إن رسول الله صلّى الله عليه وسلم لم يمت، وليرجعنه الله وليقطعن أيدياً وأرجلاً من المنافقين يتمنون لرسول الله صلّى الله عليه وسلم الموت وإنما واعد ربه كما واعد موسى وهو آتيكم»[(١)]. وأما عليّ، فإنه قَعَدَ فلم يبرح من البيت وأما عثمان فجعل لا يكلم أحداً، يؤخذ بيده فيذهب ويُجاءُ به حتى جاء الخبر أبا بكر وتواتر أهل البيت إليه بالرسل فلقيه أحدهم بعد ما مات صلّى الله عليه وسلم وعيناه تهْمُلانِ وغُصَصُه ترتفع كقِطَعِ الجِرَّةِ وهو في ذلك جَلْدُ العقل والمقالة حتى دخل على رسول الله صلّى الله عليه وسلم فأكَبَّ عليه وكشف عن وجهه ومسحه وقبل جبينه وخديه وجعل يبكي ويقول: «بأبي أنت وأمي ونفسي وأهلِي، طبتَ حياً وميتاً[(٢)] وانقطع بموتك ما لم ينقطع بموت أحد من الأنبياء والنبوة فعظُمَتْ عن الصفة المصيبة وجَلَلْتَ عن البكاء وخصصْتَ حتى صرت مسلاةً وعممتَ حتى صرنا فيك سواء ولولا أن موتك كان اختياراً منك لجدنا لموتك بالنفوس ولولا أنك نهيت عن البكاء لأنفذنا عليك ماء الشؤون. فأما ما لا نستطيع نفيه عنا فكَمَدٌ وإدناف يتحالفان لا يبرحان اللهمّ فأبلِغْه عنا: اذكرنا يا محمد عند ربك ولنكن مِنْ بالِكَ فلولا ما خَلَّفْتَ من السكينة لم نَقُمْ لما خلَّفته من الوَحْشَةِ اللهمّ ابلغ نبيك عنا واحفظه فينا»؟ ثم خرج لما قضى الناس عبراتهم وقام خطيباً فخطب فيهم خطبة جُلُّها الصلاة على النبي محمد صلّى الله عليه وسلم



(١) انظر تاريخ الطبري ٢/٤٤٢.
(٢) انظر عيون الأثر ٢/٤٢٢.

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (21.): تمهيد الأوائل وتلخيص الدلائل لأمام الباقلاني [403هـ]، باب: الكلام في إمامة أبي بكر رضی اللہ عنہ

فقال فيها: «أشهد أن لا إله إلاّ الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله وخاتم أنبيائه، وأشهد أن الكتاب كما أنزل، وأن الدين كما شرع، وأن الحديث كما حدّث، وأن القول كما قال، وأن الله هو الحق المبين» في كلام طويل؛ ثم قال: «أيها الناس! من كان يعبد محمداً فإن محمداً قد مات ومن كان يعبد الله فإن الله حي لا يموت وإن الله قد تقدم إليكم في أمره، فلا تَدَعُوه جزَعاً وإن الله قد اختار لنبيه ما عنده على ما عندكم وقبضه إلى ثوابه وخَلَّفَ فيكم كتابه وسنة نبيه فمن أخذ بهما عرف ومن فرق بينهما أنكر»، ﴿ **يأيها الذين آمنوا كونوا قوّامين بالقسط شهداء لله ولو على أنفسكم أو الوالدين والأقربين إن يكن غنياً أو فقيراً فالله أولى بهما فلا تتبعوا الهوى أن تعدلوا وإن تلووا أو تعرضوا فإن الله كان بما تعملون خبيراً**﴾[1]، «ولا يشغلنكم الشيطان بموت نبيكم ولا يفتننكم عن دينكم وعاجلوا الشيطان بالخزي تعجزوه ولا تستنظروه فيلحق بكم»، فلما فرغ من خطبته قال: «يا عمر، أأنت الذي بلغني أنك تقول على باب نبي الله: والذي نفسُ عُمَر بيده ما مات رسول الله!»؟ أما علمت أن نبي ار قال يوم كذا كذا وكذا، وقال الله في كتابه: ﴿ **إنك ميّتٌ وإنهم ميتون**﴾[2] فقال: «والله لكأني لم أسمع بها في كتاب الله قبل الآن لما نَزَلَ بنا؛ أشهد أن الكتاب كما أنزل، وأن الحديث كما حَدَّثَ، وأن الله حي لا يموت وإنا لله وإنا إليه راجعون صلوات الله على رسوله وعند الله نحتسب رسوله»؛ ثم جلس إلى أبي بكر. وقد كان العباس[3] قال لهم: «إن رسول الله

---

(١) سورة النساء: ١٣٥. (٢) سورة الزمر: ٣٠.

(٣) هو العباس بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة عم رسول الله ﷺ وصنو أبيه يكنى أبا الفضل بابنه الفضل، وكان رئيساً في قريش وإليه كانت عمارة المسجد الحرام والسقاية في الجاهلية شهد مع رسول الله ﷺ بيعة العقبة لما بايعه الأنصار ليشدد له العقد وكان حينئذ مشركاً وكان ممن خرج مع المشركين يوم بدر مكرهاً وأسر يومئذ فيمن أسر وفدى يوم بدر نفسه وابني أخويه عقيل بن أبي طالب ونوفل بن الحارث وأسلم عقيب ذلك وقيل أسلم قبل الهجرة وكان يكتم إسلامه وكان بمكة يكتب إلى رسول الله ﷺ أخبار المشركين وكان الرسول ﷺ يقول هذا العباس عم نبيكم أجود قريش كفا وأوصلها واستسقى عمر بالعباس رضي الله عنهما عام الرماد لما اشتد القحط فسقاهم الله تعالى به.

٤٨٩

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.22): زهر الادب وثمر الالباب لإمام القيرواني [453هـ]، رثاؤه لرسول الله ﷺ، من كلام أبي بكر رضی اللہ عنہ

زهر الآداب

وثمر الألباب

لأبى إسحاق إبرهيم بن على الحصرى، القيروانى، المتوفى فى عام ٤٥٣ من الهجرية

مفصل ومضبوط ومشروح بقلم المرحوم

الدكتور زكى مبارك

حققه وزاد فى تفصيله وضبطه وشرحه

محمد محيي الدين عبد الحميد

الجزء الأول (١)

دار الجيل

للنشر والتوزيع والطباعة

بيروت - لبنان

ص. ب. ٨٧٣٧

الفصل (.3) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

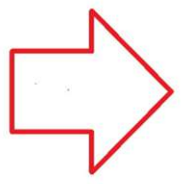
رواية (.22): زهر الادب وثمر الالباب لإمام القيرواني [453هـ]، رثاؤه لرسول الله ﷺ، من كلام أبي بكر رضی اللہ عنہ

٦٧

[من كلام أبي بكر رضى الله تعالى عنه]

رثاؤه لرسول الله صلى الله عليه وسلم

ودخل أبو بكر الصديق رضوان الله عليه ، على النبي عليه الصلاة والسلام وهو مُسَجًّى بثَوْب(١) ، فكشف عنه الثوبَ وقال : بأبي أنتَ وأمي ! طِبْتَ حَيًّا وميّتاً ، وانقطع لموتك مالم ينقطع لموتِ أحدٍ من الأنبياء من النبوّة ، فعظُمْتَ عن الصفة ، وجَلَلْتَ عن البُكاء ، وخَصَصْتَ حتى صرت مَسْلاَةً ، وعَممْتَ حتى صِرْنا فيك سَواء . ولولا أنّ موتك كان اختياراً منك لجُدْنا لموتك بالنفوس ولولا أنك نهيت عن البُكاء لأنفَدْنَا عليك ماء الشؤون(٢) . فأمّا مالا نستطيع نفيَه عنّا فكَمَدٌ و إدْناف(٣) يتحالفان ولا يَبْرَحان . اللهم فأبلغه عنا السلام ، اُذكُرْنا يا محمد عند ربّك ، ولنكن من بالك ؛ فلولا ما خلّفتَ من السكينة لم نَقُمْ لما خلّفْتَ من الوحشة ؛ اللهم أبلغ نبيّك عنا واحفظه فينا ، ثم خرج .



قوله رضى الله عنه : « لولا أن موتك كان اختياراً منك » إنّمَا يريد قولَ النبي صلى الله عليه وسلم : لم يُقْبَضْ نبيٌّ حتى يَرَى مقعده من الجنة ثم يُخَيَّر . قالت عائشةُ رضى الله عنها : فسمعتُه وقد شخص بصرُه وهو يقول : فى الرفيق الأعلى! فعلمت أنه خُيِّر ، فقلت : لايختارنا إذَن ، وقلت : هوالذى كان يحدثنا . وهو صحيح.

وكان أبو بكر لما تُوفى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى أرضه بالسُّنْح(٤) فتواترت إليه الرسلُ ، فأتى وقد ذُهِل الناس ، فكانوا كالخرس ، وتفرقت أحوالُهم ، واضطربت أمورُهم ، فكذّب بعضُهم بموته ، وصَمَت آخرون فما تكلّموا إلا بعد [التغير] ، وخَلَطَ آخرون فلاثُوا(٥) الكلامَ بغير بَيَان ، وحق لهم ذلك للرزيّة

(١) مسجى : مغطى (٢) الشؤون : عروق الدمع (٣) الإدناف : المرض الثقيل

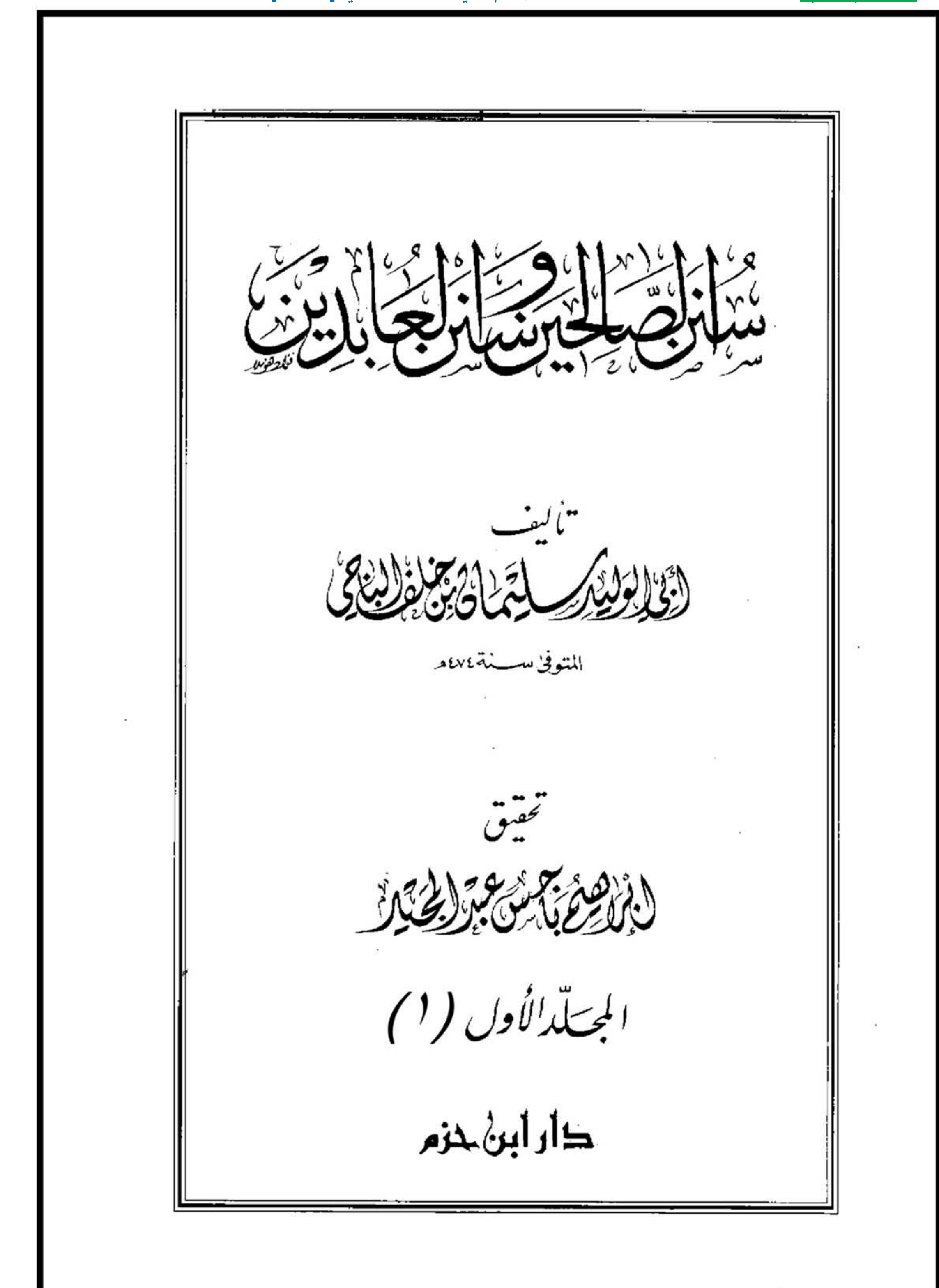
(٤) السنح- بضم السين وسكون النون- موضع قرب المدينة، وكان بمنزل أبي بكر رضى الله عنه .

(٥) لاثوا : خلطوا .

الفصل (.3) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

روایة (.23): سنن الصالحين وسنن العابدين لإمام أبي الوليد الباجي [474ھ]، باب-220: فقد الأحبة



سنن الصالحين وسنن العابدين

تأليف

أبي الوليد سليمان بن خلف الباجي

المتوفى سنة ٤٧٤ هـ

تحقيق

إبراهيم باجس عبد المجيد

المجلد الأول (١)

دار ابن حزم



الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (23.): سنن الصالحين وسنن العابدين لإمام أبي الوليد الباجي [474هـ]، باب-220: فقد الأحبة

سُنن الصالحين وسَنن العابدين لأبي الوليد الباجي ٨٠٦

منك؛ إنِّي لقائمٌ تحتَ العرش، تلقى إليَّ الصِّكاكُ: اقبِضْ فلاناً، اقبض فلاناً.

٣٥٨٠ ـ ورُوِيَ أنَّ أبا بكر الصديق دخل على النبي ﷺ وهو مُسَجَّى، فكشف عنه الثوبَ، وقال: بأبي أنتَ وأمي يا رسول الله، طِبْتَ حيّاً وميْتاً، وانقطع لموتِك ما لم ينقطعْ لموتِ أحدٍ مِنَ الأنبياءِ مِنَ النُّبوَّةِ، فَعَظُمْتَ عنِ الصِّفةِ، وجَلَلْتَ عنِ البُكاءِ، وخَصصتَ حتى صرتَ مسلاةً، وعَمَّمت حتى صرنا فيك سواءً، ولولا أنَّ موتَك كان اختياراً، لَجُدْنا لموتِك بالنفوس، ولولا أنَّك نَهيتَ عنِ البكاءِ، لأنفدْنا عليك ماءَ الشؤون، فأمَّا ما لا نستطيعُ دفعَه عنا، فكَمَدٌ وحزن يتحالفان ولا يَبْرحان. اللَّهُمَّ فأبلِغْه عنَّا السلامَ، اذكرنا يا محمد عند ربِّك، ولنكنْ مِنْ بالك.

٣٥٨١ ـ وقال عمر بن الخطاب: ما هبَّتِ الصَّبا إلا بكيتُ على أخي زيدٍ. وكان إذا لقي مُتَمِّمَ بنَ نُوَيْرَةَ يستنشدُه، فينشِدُه في أخيه:

وكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقبةً لِطُولِ اجْتِماعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا
فلَمَّا تَفرَّقْنا كأنِّي ومالِكاً مِنَ الدَّهرِ حتى قيلَ لنْ يَتَصَدَّعا

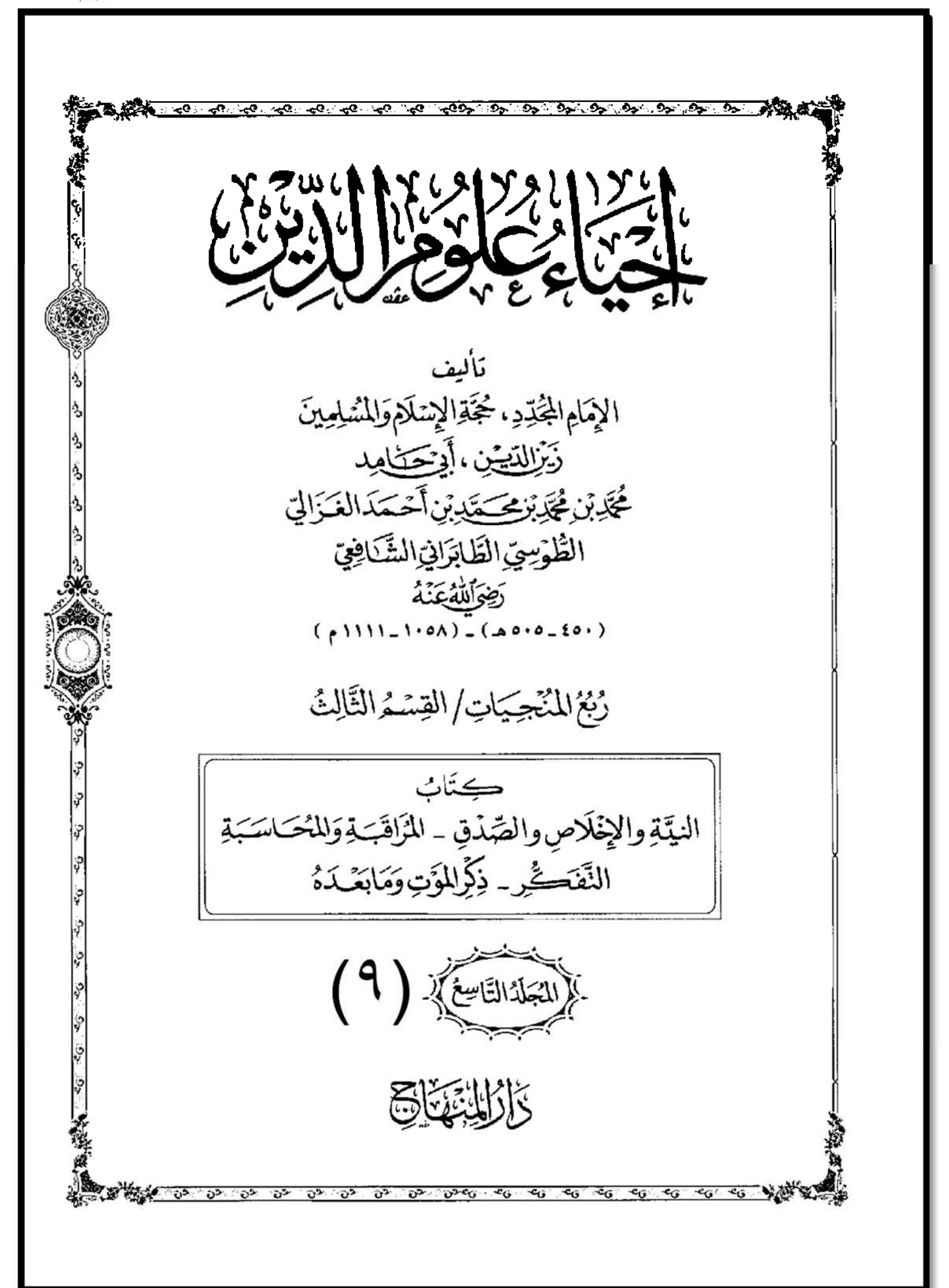
وكان مالكٌ قتَلَه خالدُ بنُ الوليد باليمامةِ في الرِّدَّةِ، وبها قُتِلَ زيدُ بنُ الخطَّابِ.

٣٥٨٢ ـ وقال عمر بن الخطاب لِمُتَمِّم: لَوَدِدْتُ أنَّك رثيتَ أخي بمثلِ ما رثيتَ أخاك به، فقال: يا أبا حفصٍ، لو أعلمُ أنَّ أخي صارَ حيثُ صار أخوك ما رثيتُه، فقال عمر: ما عزَّاني أحدٌ بمثلِ تعزيتِك.

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين **أبو بكر صديق** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (24.): **إحياء علوم الدين لامام الغزالي** [505هـ]، كتاب: ذكر الموت وما بعده، باب: في وفاة رسول الله ﷺ موقف الصحابة



إحياء علوم الدين

تأليف

الإمام المجدد، حجة الإسلام والمسلمين

زين الدين، أبي حامد

محمد بن محمد بن محمد بن أحمد الغزالي

الطوسي الطابراني الشافعي

رضي الله عنه

(٤٥٠-٥٠٥هـ) - (١٠٥٨-١١١١م)

ربع المنجيات / القسم الثالث

كتاب

النية والإخلاص والصدق - المراقبة والمحاسبة

التفكر - ذكر الموت وما بعده

المجلد التاسع (٩)

دار المنهاج

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فوراً بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (24.): إحياء علوم الدين لامام الغزالي [505هـ]، كتاب: ذكر الموت وما بعده، باب: في وفاة رسول الله ﷺ موقف الصحابة

فقبَّلَهُ ثمَّ قالَ : بأبي أنتَ وأمي يا رسولَ اللهِ ، ما كانَ اللهُ ليذيقَكَ الموتَ مرَّتينِ ، فقد واللهِ توفيَ رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ، ثمَّ خرجَ إلى النَّاسِ فقالَ : أيُّها النَّاسُ ؛ مَنْ كانَ يعبدُ محمداً . . فإنَّ محمداً قد ماتَ ، ومَنْ كانَ يعبدُ ربَّ محمدٍ . . فإنَّهُ حيٌّ لا يموتُ ، قالَ اللهُ تعالىٰ : ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰٓ أَعْقَٰبِكُمْ . . . ﴾ الآيةَ ، فكأنَّ الناسَ لم يسمعوا هٰذهِ الآيةَ إلا يومَئذٍ)[1] .

وفي روايةٍ : أنَّ أبا بكرٍ رضيَ اللهُ عنهُ لمَّا بلغَهُ الخبرُ . . دخلَ بيتَ رسولِ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وهوَ يصلي على النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ وعيناهُ تهملانِ، وغُصَصُهُ ترتفعُ كقصعِ الجِرَّةِ[2] ، وهوَ في ذلكَ جلدُ الفعلِ والمقالِ ، فأكبَّ عليهِ ، فكشفَ الثوبَ عَنْ وجهِهِ وقبَّلَ جبينَهُ وخدَّيهِ ومسحَ وجهَهُ ، وجعلَ يبكي ويقولُ : (بأبي أنتَ وأمي ونفسي وأهلي ، طبتَ حيّاً وميتاً ، انقطعَ لموتِكَ ما لمْ ينقطعْ لموتِ أحدٍ مِنَ الأنبياءِ ، وهوَ النبوَّةُ ، فعظمتَ عنِ الصفةِ وجللتَ عنِ البكاءِ ، وخصصتَ حتىٰ صرتَ مسلاةً[3] ، وعممتَ حتىٰ صرنا فيكَ سواءً ، ولولا أنَّ موتَكَ كانَ اختياراً منكَ . . لجدنا لحزنِكَ بالنفوسِ ، ولولا أنَّكَ نهيتَ عنِ البكاءِ . . لأنفذنا عليكَ ماءَ الشؤونِ[4]، فأمَّا ما لا نستطيعُ

---

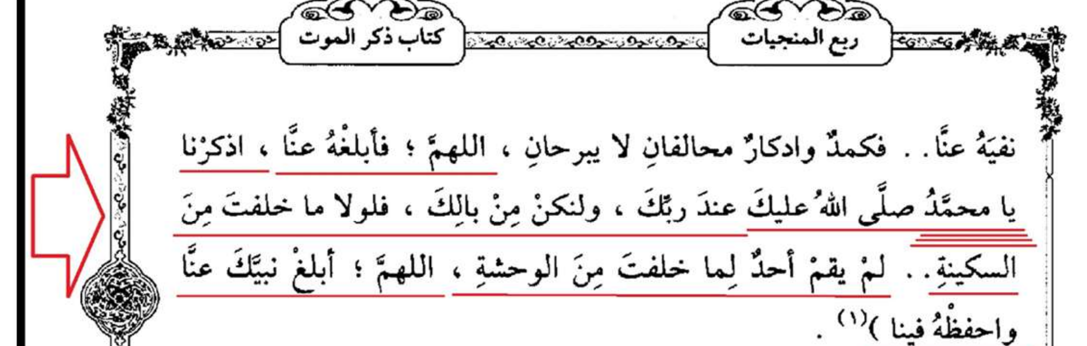
(١) رواه البخاري (١٢٤٢) .
(٢) في (ج) ونسخة الحافظ الزبيدي : (كقطع) . « إتحاف » (١٠/٢٩٩) .
(٣) أي : بحيث يتسلون بك . « إتحاف » (١٠/٢٩٩) .
(٤) أي : مدامع العيون . « إتحاف » (١٠/٢٩٩) .

☎+91-76986-79976
maktabatzeenatfatima.wordpress.com

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فوراً بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

روایة (24.): إحياء علوم الدين لامام الغزالي [505ھ]، كتاب: ذكر الموت وما بعده، باب: في وفاة رسول الله ﷺ موقف الصحابة


ربع المنجيات — كتاب ذكر الموت

نفيَهُ عنَّا . . فكمدٌ وادكارٌ محالفانِ لا يبرحانِ ، اللهمَّ ؛ فأبلغْهُ عنَّا ، اذكرْنا يا محمَّدُ صلَّى اللهُ عليكَ عندَ ربِّكَ ، ولنكنْ مِنْ بالِكَ ، فلولا ما خلفتَ مِنَ السكينةِ . . لمْ يقمْ أحدٌ لِما خلفتَ مِنَ الوحشةِ ، اللهمَّ ؛ أبلغْ نبيَّكَ عنَّا واحفظْهُ فينا)[1] .

وعن ابنِ عمرَ رضيَ اللهُ عنهُما : (أنهُ لما دخلَ أبو بكرٍ رضيَ اللهُ عنهُ البيتَ وصلَّىٰ وأثنىٰ . . عجَّ أهلُ البيتِ عجيجاً سمعَهُ أهلُ المصلَّىٰ ، كلَّما ذكرَ شيئاً . . ازدادوا ، فما سكَّنَ عجيجَهُم إلاَّ تسليمُ رجلٍ على البابِ صيتٍ جلدٍ قالَ : السَّلامُ عليكم يا أهلَ البيتِ : ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ . . . ﴾ الآيةَ ، إنَّ في اللهِ خلفاً مِنْ كلِّ أحدٍ ، ودركاً لكلِّ رغبةٍ ، ونجاةً مِنْ كلِّ مخافةٍ ، فاللهَ فارجوا وبهِ فثِقوا وعليهِ فتوكَّلوا ؛ فإنَّما المصابُ مَنْ حُرِمَ الثوابَ ، فاستمعوا لهُ وأنكروهُ وقطعوا البكاءَ ، فلمَّا انقطعَ البكاءُ . . فُقِدَ صوتُهُ ، فاطَّلعَ أحدُهم فلمْ يرَ أحداً ، ثمَّ عادوا فبكَوا ، فناداهم منادٍ آخرُ لا يعرفونَ صوتَهُ : يا أهلَ البيتِ ؛ اذكروا اللهَ واحمدوه علىٰ كلِّ حالٍ . . تكونوا مِنَ المخلصينَ ، إنَّ في اللهِ عزاءً مِنْ كلِّ مصيبةٍ ، وعوضاً مِنْ كلِّ رغيبةٍ ، فاللهَ فأطيعوا ، وبأمرِهِ فاعملوا ، فقالَ أبو بكرٍ رضيَ اللهُ عنهُ : هـٰذا الخضرُ واليسعُ

(١) قال العراقي : (رواه ابن أبي الدنيا في « الضراء » من حديث ابن عمر)
قال الحافظ الزبيدي : (وفيه : « ما لم ينقطع لموت أحدٍ من الناس » ولم يقل : « وهو النبوة ») . « إتحاف » (١٠/ ٣٠٠) .

٣٩٩

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (25.): الرقة والبكاء لامام ابن قدامة [620ھ]، كتاب: ذكر وفاة رسول الله ﷺ باب: أبو بكر يقطع كلام عمر ويبين حقيقة وفاة الرسول ﷺ



تأليف

مُوَفَّقِ الدِّينِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ قُدَامَةَ المَقْدِسِيِّ

المتوفى سنة ٦٢٠هـ

تحقيق

محمد خير رمضان يوسف

دار القلم
دمشق

الدار الشامية
بيروت

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (25.): الرقة والبكاء لامام ابن قدامة [620هـ]، كتاب: ذكر وفاة رسول الله ﷺ باب: أبو بكر يقطع كلام عمر ويبين حقيقة وفاة الرسول ﷺ

فكشف عن وجه النبي ﷺ بُرْد حِبَرة[١] كان مسجًّى[٢] بها، فنظر في وجهه، ثم أكبَّ عليه فقبَّله فقال: بأبي أنت وأمي، فوالله لا يجمع الله عليك موتتين. لقد متَّ الموتة التي لا تموتُ بعدها.

ثم خرج أبو بكر إلى الناس في المسجد وعمر يكلمهم، فقال أبو بكر: اجلس يا عمر. فأبى أن يجلس. فكلمه أبو بكر بذلك مرتين أو ثلاثاً، فلما أبى عمر أن يجلس، قام أبو بكر، فتشهَّد، فأقبل الناسُ إليه وتركوا عمر. فلما قضى أبو بكر تشهده قال: أما بعد! فمن كان يعبد محمداً ﷺ فإن محمداً قد مات، ومن كان يعبد الله فإن الله حيٌّ لا يموت. قال الله تعالى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ إلى قوله: ﴿وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴿١٤٤﴾﴾[٣]. فلما تلاها أبو بكر أيقن الناس بموت النبي ﷺ وتلقاها الناس من أبي بكر حين تلاها أو أكثرهم، حتى قال قائل من الناس: والله لكأن الناس لم يعلموا أن هذه الآية أُنزلت حتى تلاها أبو بكر. فزعم سعيد بن المسيب أن عمر قال: فوالله ما هو إلا أن سمعتُ أبا بكر يتلوها، فَعَقِرْتُ[٤] وأنا قائم، حتى خررتُ إلى الأرض، وأيقنت أن النبي ﷺ قد مات[٥].

● ويروى عن القعقاع بن عمرو قال: جاء الخبرُ أبا بكر بثقلِ النبيِّ ﷺ فأوتر أهله إليه الرسل، فجاء بعدما مات، فدخل البيتَ وهو يسترجع[٦]،

(١) ضرب من ثياب اليمن.
(٢) أي مغطى.
(٣) قوله تعالى: ﴿وما محمد إلا رسولٌ قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضرَّ الله شيئاً وسيجزي الله الشاكرين﴾ سورة آل عمران، الآية ١٤٤.
(٤) عَقِرَ الرجلُ يعقَر عَقَراً: بقي مكانه لم يتقدَّم أو يتأخر، لفزع أصابه، كأنه مقطوع الرجل.
(٥) السيرة النبوية لابن هشام ٢/ ٦٥٥ ـ ٦٥٦. وهو مروي في صحيح البخاري بلفظه، كتاب المغازي، باب مرض النبي ﷺ ووفاته ٥/ ١٤٣.
(٦) أي يقول: ﴿إنا لله وإنا إليه راجعون﴾.

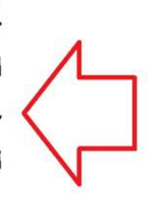
١٣٩

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (25.): الرقة والبكاء لامام ابن قدامة [620هـ]، كتاب: ذكر وفاة رسول الله ﷺ باب: أبو بكر يقطع كلام عمر ويبين حقيقة وفاة الرسول ﷺ

ويصلي على النبي ﷺ وعيناه تهملان(١) ، وغُصصه ترتفع كقِصَع الجَرَّة(٢) ، وهو في ذلك جَلْد الفعل والمقال. فأكبَّ عليه، وكشف عن وجهه، وقبَّل جبينه وخدَّيه، ومسح وجهه(٣) ، وجعل يبكي ويقول(٤) : بأبي أنت وأمي ونفسي وأهلي، طبتَ حيًّا وميتاً، انقطع لموتك ما لم ينقطع لموت أحدٍ من الأنبياء: النبوةُ. فعظمتَ عن الصفة، وجَلِلتَ عن البكاء، وخُصِّصتَ حتى صرت مَسْلاة(٥) ، وعُمِّمت حتى صرنا فيك سواء. ولولا أن موتك كان اختياراً منك جُدْنا لحزنك بالنفوس. ولولا أنك نهيت عن البكاء لأنفدنا عليك ماء الشؤون(٦) . فأما ما لا نستطيع نفيه عنا فكَمَدٌ، وأدبارُ مخالفاتٍ. اللهم فأبلغه عنا، اذكرنا يا محمد عند ربك. ولنكن من بالك. فلولا ما خلَّفتَ من السكينة لم تقم لما خلفتَ من الوحشة. اللهم أبلغ نبيَّك عنا، واحفظه فينا(٧) .



● وعن ابن عمر قال: جاء أبو بكر حتى دخل النبيَّ ﷺ فاسترجع، وصلَّىٰ ، وأثنىٰ ، فعجَّ أهل البيت عجيجاً سمعه أهل المصلى ، كلما ذكر شيئاً ازداد عجيجهم. فما سكن عجيجهم إلا تسليم رجل على الباب، صيِّتٍ جلدٍ ، يقول : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته يا أهل البيت، ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ ٱلْمَوْتِ﴾(٨) الآية. ألا إنَّ في الله خلفاً من كل أحد، ودَرَكاً لكل رغبة، ونجاةً من كل مخافة ، فاللَّهَ فارجوا ، وبه فثقوا، (فاستمعوا له وأنكروه، وانقطع البكاء، ثم عادوا فبكوا)(٩) ، فنادى منادٍ آخر لا يعرفون صوته: يا أهل

---

(١) أي تفيضان وتسيلان.
(٢) هي أوانٍ من خزف.
(٣) الجملتان السابقتان لم تردا في أ.
(٤) في أ: وجعل يقول.
(٥) المسلاة: السُّلو.
(٦) أنفد: أفنى. والشؤون: مجاري الدمع إلى العيون.
(٧) يغلب على هذا الأسلوب صنعة أهل الكلام. . والله أعلم.
(٨) سورة آل عمران، الآية ١٨٥ .
(٩) ما بين القوسين لم يرد في ب.

١٤٠

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (26.): المغانم المطابة في معالم طابة لامام مجد الدين الفيروزابادي [817هـ]، باب: السين

(١١) نصوص وأبحاث جغرافية وتاريخية عن جزيرة العرب

المغانم المطابة في معالم طابة

تأليف

مجد الدين أبي الطاهر محمد بن يعقوب الفيروزابادي

٧٢٩ – ٨١٧ هـ • ١٣٢٩ – ١٤١٥ م

(قسم المواضع)

تحقيق

حمد الجاسر

منشورات دار اليمامة للبحث والترجمة والنشر – الرياض – المملكة العربية السعودية

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فوراً بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.26): المغانم المطابة في معالم طابة لامام مجد الدين الفيروزابادي [817هـ]، باب: السين

القابل : الذي يتلقي الدلو حين يخرج من البئر ، فيصبّها في الحوض . وفي شعر هُذَيل :

الى أيّ نُساقُ وقد بلغنا ظماءً ، عن سميحة ماءِ بِئر

قال السُّكَّري : يُروى: سُميحة ، وسَميحة ، ومَسيحة .

سُنْح : بضم أوله ، وسكون ثانيه ، محلّة من محال المدينة ، كان بها منزل أبي بكر الصديق ، رضي الله عنه حين تزوج مليكة ، وقيل حبيبة بنت خارجة بن زهير بن مالك بن امرىء القيس بن مالك بن ثعلبة بن كعب ابن الخزرج بن الحارث بن الخزرج من الأنصار ، وهي في طرف من أطراف المدينة ، وهي منازل بني الحرث بن الخزرج من الأنصار ، بعوالي المدينة ، وبينها وبين منزل النبي ﷺ ميل .

قال الزبير : خرج جشم وزيد ابنا الحارث بن الخزرج ، وهما التوأمان حتى سكنا السُّنح وابتنوا أطماً يقال له السُّنح ، وبه سميت تلك الناحية السُّنح .

ولما قبض النبي ﷺ ارتفعت الرّنة وسجى رسول الله ﷺ الملائكة ، دهش الناس ، وطاشت عقولهم وأفحموا واختلطوا ، فمنهم من خبل ، ومنهم من أصمت ، ومنهم من أقعد إلى الأرض ، فكان عمر رضي الله عنه ممن خبل ، وجعل يصيح ويحلف : ما مات رسول الله ﷺ ! وكان ممن أخرس عثمان رضي الله عنه ، حتى جعل يذهب ويجيء ، ولا يستطيع كلاماً ، وكان من أقعد عليٌّ رضي الله عنه ، فلم يستطيع حراكاً ، وبلغ الخبر أبا بكر رضي عنه ، وهو بالسُّنح ، فجاء ، وعيناه تهملان ، وزفراته تتردد في صدره ، وغصصه ترتفع لقطع الجرة ، وهو في ذلك جلد العقل والمقالة ، حتى دخل عليه ﷺ فأكب عليه ، وكشف عن وَجْهه ومسحه ، وقبل جبينه ، وجعل يبكي ، ويقول : بأبي أنت وأمي طبت حيّاً وميتاً ، وانقطع لموتك ما لم

— ١٨٧ —

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (.3): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.26): المغانم المطابة في معالم طابة لامام مجد الدين الفيروزابادي [817هـ]، باب: السين

ينقطع لموت أحد من الأنبياء من النبوة فعظمت عن الصفة، وجللت عن البكاء وخصصت حتى صرت مسلاة، وعممت حتى صرنا فيك سواءً، ولو أن موتك كان اختياراً لجدنا لموتك بالنفوس، ولولا أنك نهيت عن البكاء لا نفدنا فيك ماء الشؤون، فأما مالا نستطيع نفيه فكمد وإدناف يتحالفان لا يبرحان اللهم فأبلغه عنا ! اذكرنا يا محمد عند ربك، ولنكن من بالك، [1] فلولا ما خلفت من السكينة لم نقم لما خلفت من الوحشة. اللهم أبلغ نبيك عنا واحفظه فينا. ثم خرج.

يُنْسَبُ إليها أبو الحارث حبيب بن عبد الرحمن بن حبيب بن يساف، الأنصاري المدني السُّنحي شيخ مالك بن أنس، وشعبة بن الحجاج، وغيرهما.

والسُّنح أيضاً: موضع [بنجد] قرب جبل طي، نزله خالد رضي الله عنه في حرب الردة، فجاء عدى بن حاتم بإسلام طي وحسن طاعتهم.

[١٦٥] سَنْحَةُ: هي المرة الواحدة من سنح السانح، إذا ولاّك ميامنه: اسم موضع بالمدينة [2].

السِّنُّ: بالكسر: جبل بالمدينة قرب جبل أحد.
وموضع بالعراق.
وموضع بالري.
وقلعة بالجزيرة.
وجبل وراء قرميسين.

(١) هذا الكلام من زيادات المؤلف على ما في «المعجم».

(٢) الذي في المعجم: سنحة الجرّ: المرة الواحدة من سنح سنحة، إذا ولاّك ميامنه، والجر: بالجيم والفتح جمع جرة التي يستقى بها الماء، والجر أصل الجبل قال: وقد قطعت وادياً وجرّاً موضع بالمدينة. اهـ، ومن هنا نعلم ما في كلام المؤلف والسمهودي.

— ١٨٨ —

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين **أبو بكر صديق** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

روایة (.27): **المواهب اللدنية لامام القسطلاني** [923ھ]، الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف
الشيخ أحمد بن محمد القسطلاني
المتوفى سنة ٩٢٣هـ

شرحه وعلق عليه
مأمون بن محيي الدين الجنان

طبعة جديدة كاملة

الجزء الثالث (٣)

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (27.): المواهب اللدنية لامام القسطلاني [923هـ]، الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ

[آل عمران: ١٨٥] وقوله: ﴿إنك ميت وإنهم ميتون﴾ [الزمر: ٣٠] وخرج الناس يتلونها في سكك المدينة كأنها لم تنزل قط إلا ذلك اليوم انتهى.

وقال ابن المنير: لما مات ﷺ طاشت العقول، فمنهم من خبل، ومنهم من أقعد فلم يطق القيام، ومنهم من أخرس فلم يطق الكلام، ومنهم من أضني، وكان عمر ممن خبل، وكان عثمان ممن أخرس، يذهب به ويجاء ولا يستطيع كلاماً، وكان علي ممن أقعد فلم يستطع حراكاً، وأضني عبد الله بن أنيس فمات كمداً. وكان أثبتهم أبو بكر الصديق رضي الله عنه، جاء وعيناه تهملان وزفراته تتردد وغصصه تتصاعد وتترفع، فدخل على النبي ﷺ فأكب عليه وكشف الثوب عن وجهه وقال: طبت حياً وميتاً، وانقطع لموتك ما لم ينقطع لموت أحد من الأنبياء، فعظمت عن الصفة وجللت عن البكاء، ولو أن موتك كان اختياراً لجدنا لموتك بالنفوس. اذكرنا يا محمد عند ربك، ولنكن من بالك.

ووقع في حديث ابن عباس وعائشة عند البخاري: أن أبا بكر قبل النبي ﷺ بعد ما مات، كما قدمنا. وكذا وقع في رواية غيره.

وفي رواية يزيد بن بابنوس عنها، عند أحمد، أنه أتاه من قبل رأسه، فحدر فاه وقبل جبهته ثم قال، وانبياه، ثم رفع رأسه فحدر فاه وقبل جبهته ثم قال: واصفياه، ثم رفع رأسه فحدر فاه وقبل جبهته وقال: واخليلاه.

وعند ابن أبي شيبة عن ابن عمر: فوضع فاه على جبين رسول الله ﷺ فجعل يقبله ويبكي ويقول: بأبي أنت وأمي، طبت حياً وميتاً.

وعن عائشة: أن أبا بكر دخل على النبي ﷺ بعد وفاته، فوضع فاه بين عينيه، ووضع يديه على صدغيه وقال: وانبياه واخليلاه واصفياه. أخرجه ابن عرفة العبدي كما ذكره الطبري. قال: ولا تضاد بين هذا على تقدير صحته وبين ما تقدم مما تضمن ثباته، بأن يكون قد قال ذلك من غير انزعاج ولا قلق خافتاً به صوته، ثم التفت إليهم وقال لهم ما قال.

وأخرج البيهقي وأبو نعيم من طريق الواقدي عن شيوخه: أنهم شكوا في موته ﷺ، قال بعضهم: قد مات، وقال بعضهم: لم يمت، فوضعت أسماء بنت عميس يدها بين كتفيه ﷺ فقالت: قد توفي، قد رفع الخاتم من بين كتفيه، فكان هذا الذي قد عرف به موته. وأخرجه ابن سعد عن الواقدي أيضاً.

ولما توفي ﷺ قالت فاطمة: يا أبتاه، أجاب رباً دعاه، يا أبتاه، من جنة الفردوس مأواه، يا أبتاه إلى جبريل ننعاه[1]. رواه البخاري.

(١) هو عند البخاري برقم (٤٤٦٢).

٣٩١

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (28.): شرح الزرقاني على المواهب اللدنية [1122هـ]، الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ

شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢ هـ

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣ هـ

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الثاني عشر (١٢)

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين **أبو بكر صديق** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

روایة (28.): **شرح الزرقاني على المواهب اللدنية** [1122هـ]، الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ

١٤٢ الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ

ـ أي يكون آخرنا موتًا، أو كما قال ـ فاختار الله عز وجل لرسوله الذي عنده على الذي عندكم، وهذا الكتاب الذي هدي به رسوله فخذوا به تهتدوا لما هدي له رسوله ﷺ.

قال أبو نصر: المقالة التي قالها ثم رجع عنها هي: أن النبي ﷺ لم يمت ولن يموت حتى يقطع أيدي وأرجل، وكان ذلك لعظيم ما ورد عليه وخشى الفتنة وظهور المنافقين، فلما شاهد عمر قوة يقين الصديق الأكبر وتفوهه بقول الله عز وجل: ﴿**كل نفس ذائقة الموت**﴾ وقوله: ﴿**إنك ميت وإنهم ميتون**﴾ وخرج الناس يتلونها في سكك المدينة كأنها لم تنزل قط إلا ذلك اليوم انتهى.

وقال ابن المنير: لما مات ﷺ طاشت العقول، فمنهم من خبل، ومنهم من أقعد فلم يطق القيام، ومنهم من أخرس فلم يطق الكلام، ومنهم من أضنى، وكان

قال ذلك دعًا لتوهمهم أنه قال ذلك فيستمر الاضطراب (**ولكني كنت أرجو أن يعيش رسول الله ﷺ حتى يدبرنا**) بضم التحتية وسكون الدال وفتح الموحدة (**أي: يكون آخرنا موتًا، أو كما قال:**) شك الراوي (**فاختار الله عزّ وجلّ لرسوله الذي عنده على الذي عندكم، وهذا الكتاب**) القرءان (**الذي هدى الله به رسوله، فخذوا به:**) اعملوا بما فيه (**تهتدوا لما هدي له رسول الله ﷺ**) فتكونوا ورثته، وفي آخر هذا الخبر عند ابن إسحٰق: فبايع الناس أبا بكر البيعة العامة بعد بيعة السقيفة، ثم تكلم أبو بكر... الحديث.

(**قال أبو نصر:**) المذكور (**المقالة التي قالها عمر، ثم رجع عنها هي**) قوله: (**أن النبي ﷺ لم يمت ولن يموت حتى يقطع أيدي الرجل**) رجال، يعني: المنافقين(**وكان**) قوله: (**ذلك لعظيم ما ورد عليه وخشي الفتنة وظهور المنافقين، فلما شاهد عمر قوة يقين الصديق الأكبر وتفوهه:**) نطقه (**بقول الله عزّ وجلّ: ﴿كل نفس ذائقة الموت﴾ وقوله: ﴿إنك ميت وإنهم ميتون﴾، وخرج الناس يتلونها في سكك المدينة كأنها لم تنزل قط إلاّ ذلك اليوم. انتهى**).

وجواب: فلما شاهد محذوف دل عليه ما قبله، أي: رجع عن مقالته (**وقال ابن المنير**) في معراجه: (**لما مات ﷺ طاشت**) ذهبت (**العقول**) أي: كادت تذهب، إذ لم تذهب بالفعل (**فمنهم من خبل**) أي: قارب الخبل أو حصلت له حالة تشبه الخبل، قال في القاموس خبله الحزن جننه وأفسد عقله (**ومنهم من أقعد فلم يطق القيام، ومنهم من أخرس**) منع النطق (**فلم يطق الكلام، ومنهم من أضنى**) مرض (**وكان عمر ممن خبل**) أي: كاد لأنه لم يخبل بالفعل



الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (28.): شرح الزرقاني على المواهب اللدنية [1122هـ]، الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ

الفصل الأول في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته ونقلته إلى حظيرة قدسه لديه ﷺ ١٤٣

عمر ممن خبل، وكان عثمان ممن أخرس، يذهب به ويجاء ولا يستطيع كلامًا، وكان علي ممن أقعد فلم يستطع حراكًا، وأضني عبد الله بن أنيس فمات كمدًا. وكان أثبتهم أبو بكر الصديق رضي الله عنه، جاء وعيناه تهملان وزفراته تتردد وغصصه تتصاعد وترتفع، فدخل على النبي ﷺ فأكب عليه وكشف الثوب عن وجهه وقال: طبت حيًا وميتًا، وانقطع لموتك ما لم ينقطع لموت أحد من الأنبياء، قبلك، فعظمت عن الصفة وجللت عن البكاء، ولو أن موتك كان اختيارًا لجدنا لموتك بالنفوس. اذكرنا يا محمد عند ربك، ولنكن من بالك.

ووقع في حديث ابن عباس وعائشة عند البخاري: أن أبا بكر قبل النبي ﷺ بعد ما مات، كما قدمنا. وكذا وقع في رواية غيره.

وفي رواية يزيد بن بابنوس عنها، عند أحمد، أنه أتاه من قبل رأسه، فحدر

(وكان عثمن ممن أخرس يذهب به ويجيء ولا يستطيع كلامًا، وكان عليّ ممن أقعد فلم يستطع حراكًا) بزنة سحاب، أي: حركة كما في القاموس (وأضنى عبد الله بن أنيس، فمات كمدًا) بفتح الكاف والميم حزنًا (وكان أثبتهم أبو بكر جاء وعيناه تهملان) بضم الميم (وزفراته) بزاي ففاء فراء أنفاسه (تتردد) مرة بعد مرة (وغصصه:) جمع غصة كغرف وغرفة شجاه (تتصاعد وترتفع) عطف تفسير (فدخل على النبي ﷺ، فأكب عليه وكشف الثوب عن وجهه، وقال: طبت حيًا وميتًا وانقطع لموتك ما لم ينقطع لموت أحد من الأنبياء قبلك) وهو النبوة والرسالة لأنك آخر الأنبياء (فعظمت عن الصفة) النعت، أي: أن كل صفة تقصر عنك (وجللت عن البكاء) لأنه لا يوازيك (ولو أن موتك كان اختيارًا) أي: لو خيرنا فيه وفي فدائك (لجدنا لموتك بالنفوس، أذكرنا يا محمد عند ربك) تعالى (ولنكن من بالك).

(ووقع في حديث ابن عباس وعائشة عند البخاري أن أبا بكر قبل النبي ﷺ بعد ما مات) قال الحافظ: ففيه كتقبيله لعثمن بن مظعون بعد موته جواز تقبيل الميت تعظيمًا وتبركًا (كما قدمناه مطولاً) عنهما.

وقد رواه البخاري مختصرًا تلو المطول، بلفظ عن عائشة وابن عباس؛ أن أبا بكر قبل النبي ﷺ بعد موته (وكذا في رواية غيره) أي البخاري (وفي رواية يزيد) بتحتية وزاي (ابن بابنوس) بموحدتين بينهما ألف غير مهموز وبعد الثانية المفتوحة نون مضمومة فواو ساكنة فسين مهملة، البصري، مقبول الرواية، خرج له أبو داود والنسائي (عنها) أي عائشة (عند أحمد؛ أنه) أي أبا بكر (أتاه) ﷺ (من قبل رأسه، فحدر) بمهملتين أبو بكر (فاه) أي: حط فم نفسه من

الفصل (.3) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

عربي متن- باب(.3): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.29): جمع الوسائل في شرح الشمائل الشيخ علي القاري [1014هـ]، باب: بيان كيفية صلوة الجنازه على النبي ﷺ



تأليف

العلامة علي بن سلطان محمد الهروي القاري

المتوفى ١٠١٤هـ

ضبط نصه واعتنى به

محمد بن رياض الأحمد

الجزء الأول



دار الكتب العلمية
Dar Al-Kotob Al-ilmiyah
DKi
أسسها محمد علي بيضون سنة 1971 بيروت - لبنان
Est. by Mohammad Ali Baydoun 1971 Beirut - Lebanon
Établie par Mohamad Ali Baydoun 1971 Beyrouth - Liban

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فوراً بعد وسیلہ]

عربي متن- باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

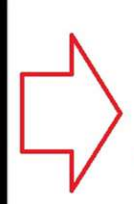
رواية (29.): جمع الوسائل في شرح الشمائل الشيخ علي القاري [1014هـ]، باب: بيان كيفية صلوة الجنازه على النبي ﷺ

فرسه من مسكنه بالسّنح، وهو بضمّ السّين المهملة وسكون النّون بعدها حاء مهملة موضع بعوالي المدينة حتّى نزل فدخل المسجد فلم يكلّم النّاس أي: كلامًا عرفيًا فلا ينافي قوله أفرجوا لي.

وقال ابن حجر: أي: فلم يكلّم من بالمسجد حتّى دخل على عائشة فتيمّم النّبي ﷺ أي: قصده بوضع وجهه عليه والتّمسّح به تبرّكًا إليه، وهو مسجًّى بتشديد الجيم أي: مغطًّى ببرد حبرة كعنبة نوع من برود اليمن فكشف عن وجهه، ثمّ أكبّ عليه فقبّله، ثمّ بكى، وقال بأبي أنت وأمّي لا يجمع الله عليك موتتين أمّا الموتة الّتي كتبت عليك فقد متّها قال ابن حجر ونفيه الموتتين إمّا حقيقة ردًّا على عمر في قوله ما مرّ إذ يلزم منه أنّه إذا جاء أجله يموت موتة أخرى، وهو أكرم على الله أن يجمعهما عليه كما جمعهما على الذين خرجوا من ديارهم وهم ألوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثمّ أحياهم، وكذا على الذي مرّ على قرية، قلت: وهذا وإن كان عزيرًا واختلف في نبوّته لكن كان له هذا الأمر تقريرًا فأماته الله مائة عام، ثمّ بعثه قال ابن حجر، وهذا أوضح من حمله على أنّه لا يموت موتة أخرى في القبر كغيره قلت: الصحيح أنّه لا يموت أحد في قبره ثانيًا، وإنّما يحصل للموتى عند النّفخة الأولى غشيان كالأولى وأوّل من يفيق من تلك الحالة هو ﷺ وقيل: لا يجمع الله عليه بين موت نفسه وموت شريعته، وقيل: الموتة الثّانية الكرب أي: لا تلقى بعد كرب هذا الموت كربًا آخر كما قال ﷺ لفاطمة لمّا قالت: واكرباه لا كرب على أبيك بعد اليوم.

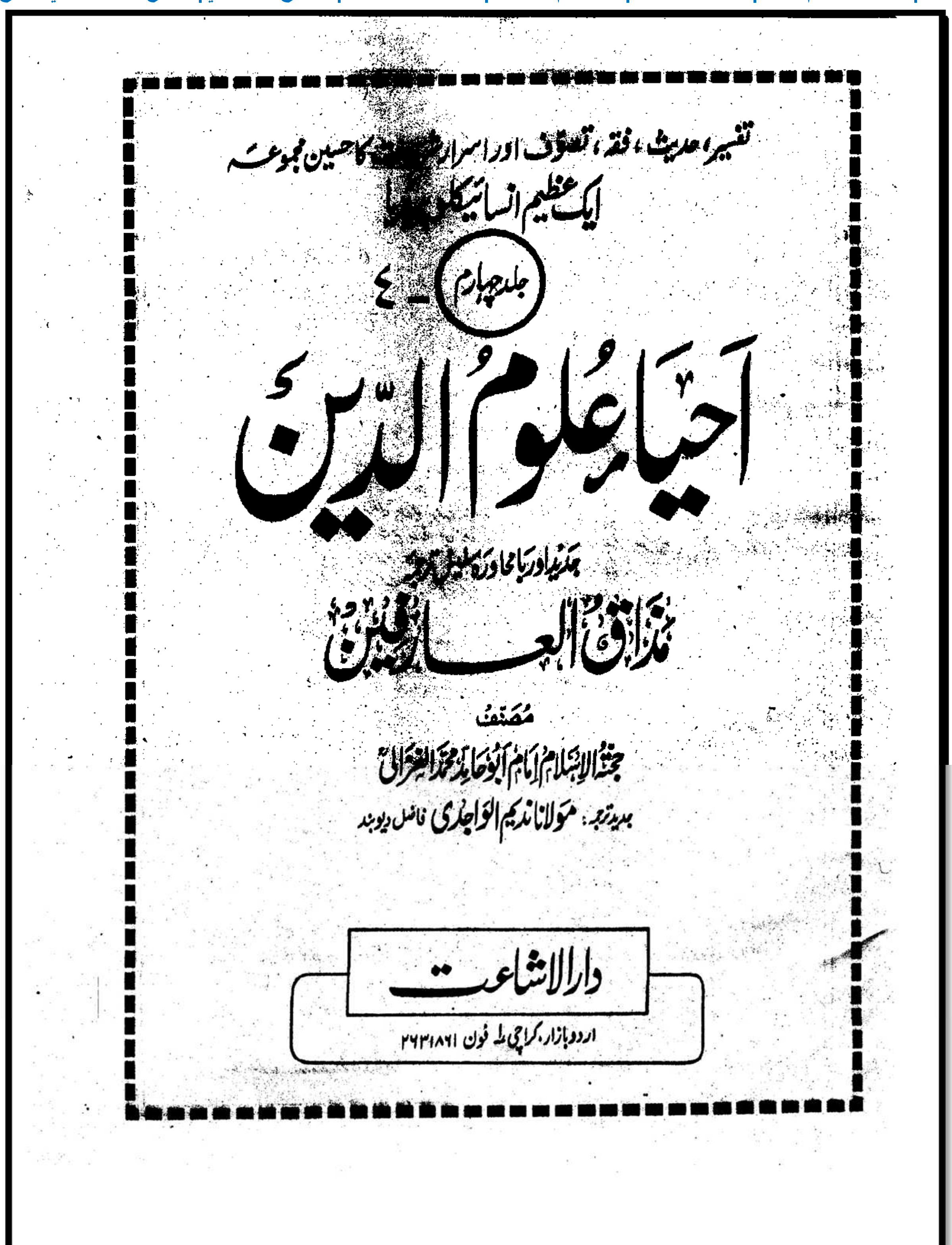
(فقال) أي: أبو بكر بعدما تقدّم له من المقال، والأظهر أنّ قال بمعنى قرأ **(إنّك ميت وإنّهم ميتون)** يعني قد أخبر الله عنك في كتابه أنّك ستموت وأنّ أعداءك أيضًا سيموتون ثمّ إنّكم يوم القيامة عند ربّكم تختصمون فقوله حقّ ووعده صدق فمن أظلم ممّن كذب على الله وكذّب بالصدق إذ جاءه وقد قال المفسّرون في قوله تعالى: ﴿وَٱلَّذِى جَآءَ بِٱلصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِۦٓ أُو۟لَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُتَّقُونَ ﴿٣٣﴾﴾ [الزمر: ٣٣] إنّ الجائي هو النّبي عَلَيْهِ ٱلصَّلَاةُ وَٱلسَّلَامُ والمصدّق أبو بكر، ولذا سمّي بالصدّيق.

(ثمّ قالوا: يا صاحب رسول الله ﷺ أقبض رسول الله ﷺ؟ قال: نعم، فعلموا أن) مخفّفة من الثّقيلة أي: أنّه **(قد صدق)** لكونه قطّ في عمره ما كذب فهذا تصريح بما علم ضمنًا، والحاصل أنّ الصحابة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمْ في هذه المصيبة وقعوا في حيرة مهيبة فبعضهم خبل كعمر على ما قال ابن حجر، وبعضهم أقعد فلم يطق القيام كعبد الله بن أنيس بل أضنى فمات كمدًا، وبعضهم أخرس فلم يطق الكلام كعثمان، وكان أثبتهم أبو بكر جاء وعيناه تهملان وزفراته تتصاعد من حلقه فكشف عن وجهه عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ، وقال: طبت حيًا وميتًا وانقطع لموتك ما لم ينقطع لأحد من الأنبياء فعظمت عند الصفة وجللت عن البكاء ولو أنّ موتك كان اختيارًا لجدنا لموتك بالنّفوس اذكرنا يا محمد عند ربّك ولنكن من بالك، وفي رواية: أنّ أبا بكر لمّا مات النّبي أصابه حزن شديد فما



الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

اردو ترجمہ - باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) روایة (21 سے 29): تمهيد الأوائل، زهر الادب، سنن الصالحين، إحياء علوم الدين، الرقة والبكاء، المغانم المطابة، المواهب اللدنية، شرح الزرقاني، جمع الوسائل في شرح الشمائل.


تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور اسرار ... کا حسین مجموعہ
ایک عظیم انسائیکلو پیڈیا
جلد چہارم ـ ٤
احیاء علوم الدین
مع جدید اور بامحاورہ سلیس ترجمہ
مذاق العارفین
مصنف
حجۃ الاسلام امام ابو حامد محمد الغزالی
جدید ترجمہ: مولانا ندیم الواجدی فاضل دیوبند
دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱ فون ۲۶۳۱۸۶۱

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

اردو ترجمہ - باب(3.): أمير المؤمنين **أبو بكر صديق** رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) رواية (21 سے 29): **تمهيد الأوائل**|، **زهر الآداب**|، **سنن الصالحين**|، **إحياء علوم الدين**|، **الرقة والبكاء**|، **المغانم المطابة**|، **المواهب اللدنية**|، **شرح الزرقاني**|، **جمع الوسائل في شرح الشمائل.**

احیاء العلوم جلد چہارم ۶۹۹

لوگوں نے صرف حضرت ابوبکرؓ کے کہنے کی رعایت کی، حضرت عباسؓ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کا ذائقہ چکھا ہے اور آپ اپنی زندگی میں ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ (۱)

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِندَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ (پ ۲۳، ر ۱۷، آیت ۳۰-۳۱)

آپ کو بھی مرنا ہے اور انہیں بھی مرنا ہے پھر قیامت کے روز مقدمات اپنے رب کے سامنے پیش کرو گے۔

حضرت ابوبکر الصدیق اس وقت قبیلہ حرث بنو الخزرج میں تھے جب آپ کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حادثۂ وفات کی اطلاع ہوئی آپ تشریف لائے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے اوپر جھک کر بوسہ دیا، اس کے بعد فرمایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کو دوبارہ موت نہیں دے گا، بخدا آپ وفات پاچکے ہیں، پھر لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! جو شخص محمد کی عبادت کرتا تھا تو محمد انتقال فرما چکے ہیں اور جو ربِّ محمد کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندہ ہے مرے گا نہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا (پ ۴، ر ۶، آیت ۱۴۴)

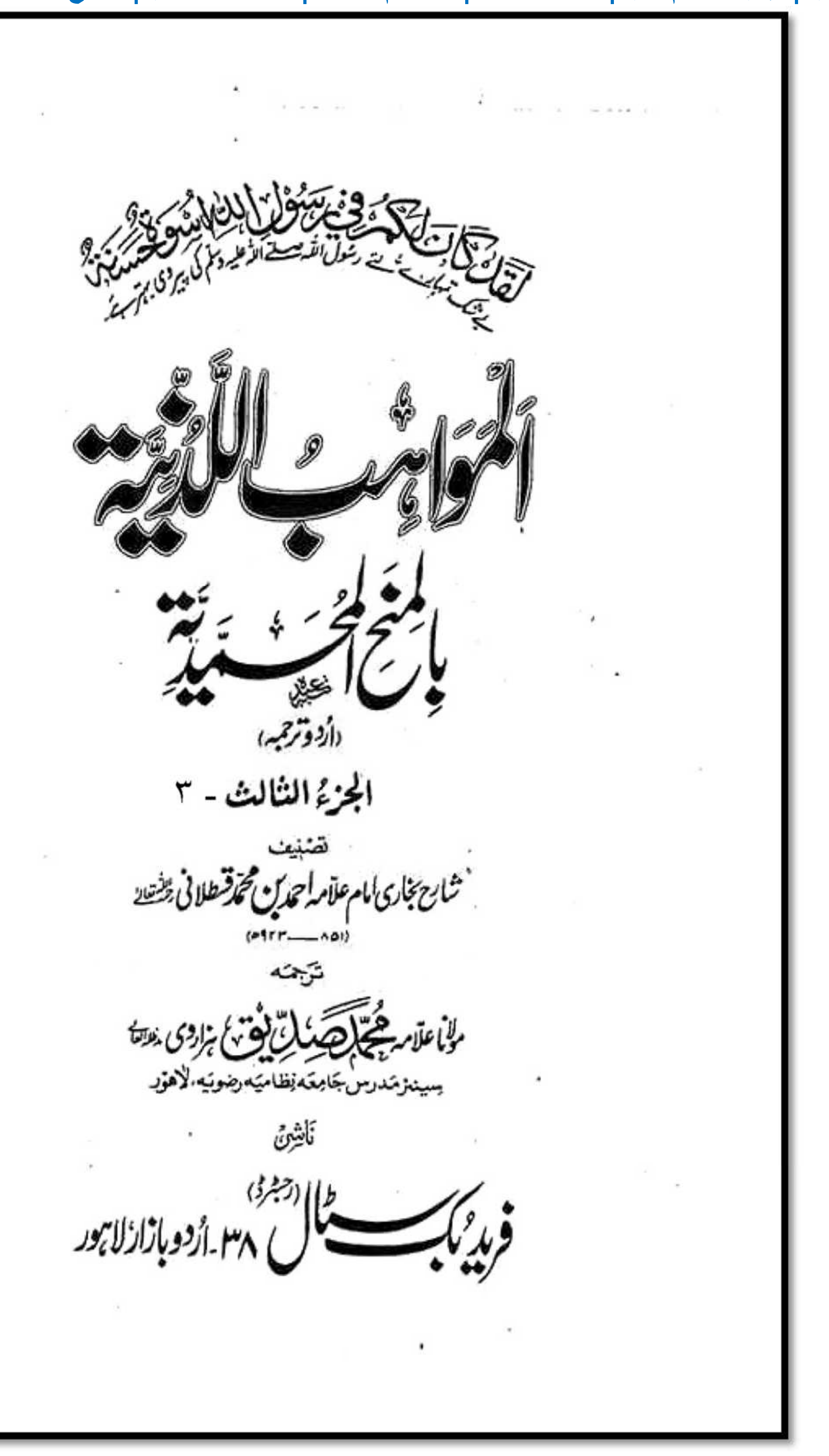
اور محمد نرے رسول ہی تو ہیں آپ سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گذر چکے ہیں، سو اگر آپ کا انتقال ہو جاوے یا آپ شہید ہی ہو جائیں تو کیا تم الٹے پھر جاؤ گے اور جو شخص الٹا پھر بھی جاوے گا تو خدا تعالیٰ کا کوئی نقصان نہ کرے گا۔

اس وقت لوگوں کا حال ایسا ہوا گویا انہوں نے یہ آیت اسی دن سنی ہے (بخاری و مسلم، عائشہؓ) ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوبکر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی اطلاع ہوئی تو آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرۂ مبارکہ میں درود پڑھتے ہوئے تشریف لائے، اس حال میں کہ آپ کی آنکھوں سے اشک بہہ رہے تھے اور شدت لرزش سے دانت بج رہے تھے اس کے باوجود آپ قول و فعل میں مضبوط تھے، چنانچہ آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک پر جھکے، آپ کے چہرۂ مبارک پر سے کپڑا ہٹایا۔ آپ کی پیشانی اور رخساروں کو بوسہ دیا، آپ کے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے اور روتے ہوئے کہتے جاتے تھے کہ میرے ماں باپ، میری جان اور گھربار سب کچھ آپ پر فدا ہو، آپ زندہ بھی اچھے تھے اور انتقال فرما کر بھی اچھے ہیں، آپ کی وفات سے وہ بات ختم ہو گئی جو دوسرے انبیاء کی وفات سے ختم نہیں ہوئی تھی، یعنی نبوت، آپ کا مرتبہ ناقابل بیان ہے، رونے سے برتر ہے، آپ مخصوص ہوئے تو ایسے کہ سب کے لئے ذریعۂ تسلی بن گئے اور عام ہوئے تو ایسے کہ ہم سب آپ کے باب میں برابر ہو گئے، اگر آپ کی وفات آپ کے اختیار سے ہوتی تو ہم مارے غم کے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالتے اور اگر آپ نے ہمیں رونے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم آپ کے غم میں آنکھوں کا سارا پانی بہا دیتے لیکن جو بات ہم خود سے دور نہیں کر سکتے وہ جدائی اور فراق کا رنج ہے، اے اللہ! تو یہ باتیں ہمارے حضور تک پہنچا دے، اے محمد! آپ اپنے پروردگار کے پاس ہمیں یاد رکھیں اور ہمیں اپنے دل میں جگہ دیں، اگر آپ اپنے پیچھے سکون نہ چھوڑ جاتے تو کون تھا جو آپ کی جدائی کی وحشت سے نجات پاتا، اے اللہ! اپنے نبی تک ہمارا حال پہنچا دے اور آپ کی (یاد اور اتباع کو) ہم میں محفوظ فرما (ابن ابی الدنیا، ابن عمرؓ) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر الصدیق حجرۂ مبارکہ میں تشریف لائے اور آپ نے درود پڑھا، آپ کی ثناء کی تو گھر والوں نے زور سے رونا شروع کیا جس کی آواز باہر تک سنی گئی، جیسے ہی حضرت ابوبکر کچھ فرماتے گھر والوں کے شور میں اضافہ ہو جاتا، ان کا گریہ کسی طرح رکتا ہی نہیں تھا، یہاں تک کہ ایک شخص دروازے پر آیا اور اس نے گھر والوں کو سلام کر کے یہ آیت پڑھی۔

(۱) مجھے اس روایت کی اصل نہیں ملی۔

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

اردو ترجمہ - باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) رواية (21 سے 29): تمهيد الأوائل، زهر الادب، سنن الصالحين، إحياء علوم الدين، الرقة والبكاء، المغانم المطابة، المواهب اللدنية، شرح الزرقاني، جمع الوسائل في شرح الشمائل.


لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
بے شک تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے

المواهب اللدنية
بالمنح المحمدية
(اردو ترجمہ)
الجزء الثالث - ۳
تصنیف
شارح بخاری امام علامہ احمد بن محمد قسطلانی
(۸۵۱ــــ۹۲۳ھ)
ترجمہ
مولانا علامہ محمد صدیق ہزاروی
سینئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور
ناشر
فرید بک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اردو بازار لاہور

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

اردو ترجمہ - باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) رواية (21 سے 29): تمهيد الأوائل|، زهر الادب|، سنن الصالحين|، إحياء علوم الدين|، الرقة والبكاء|، المغانم المطابة|، المواهب اللدنية|، شرح الزرقاني|، جمع الوسائل في شرح الشمائل.

اور ارشادِ خداوندی ہے:

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ ○ (الزمر:۳۰) بے شک آپ نے بھی انتقال فرمانا ہے اور انہوں نے بھی مرنا ہے۔

اور لوگ یوں نکلے کہ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں ان آیات کو پڑھتے تھے گویا یہ آیات آج سے پہلے بالکل نازل نہیں ہوئیں (تو انہوں نے اپنے قول سے رجوع کر لیا)۔

ابن منیر نے کہا جب رسول اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو عقلیں زائل ہونے کے قریب ہوگئیں ان میں سے بعض جنون کے قریب پہنچ گئے اور بعض بالکل بیٹھ گئے (شل ہو گئے) پس وہ کھڑا ہونے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بعض کی زبانیں گنگ ہوئیں پس وہ بول نہیں سکتے تھے اور بعض بیمار ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جو جنون کے قریب پہنچ چکے تھے' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں تھے جو بول نہیں سکتے تھے ان کو لایا اور لے جایا جاتا اور وہ کلام پر قادر نہیں تھے' حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیٹھ جانے والوں میں سے تھے وہ حرکت نہیں کر سکتے تھے' حضرت عبداللہ بن انیس بیمار ہو گئے اور اسی غم میں انتقال کر گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سب سے زیادہ ثابت قدم رہے وہ یوں تشریف لائے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے' سانس اکھڑا ہوا تھا اور وہ گلو گیر تھے۔

پس آپ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ پر جھک گئے آپ کے چہرۂ انور سے کپڑا اٹھایا اور فرمایا آپ کی زندگی اور موت دونوں اچھی ہیں اور آپ کے وصال سے وہ چیز ختم ہو گئی جو کسی نبی کی وفات سے ختم نہیں ہوئی (نبوت مراد ہے کیونکہ آپ آخری نبی ہیں)۔

آپ ہر صفت سے عظیم اور رونے سے بلند ہیں اگر آپ کا وصال اختیاری ہوتا تو ہم آپ کے وصال پر نفسوں کو قربان کر دیتے۔ اے محمد! (ﷺ) اپنے رب کے ہاں ہمارا ذکر کرنا اور ہم آپ کی توجہ و خیال میں رہیں۔

حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کا بوسہ لیا جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا "صحیح بخاری" اور دیگر کتب میں یہ روایت مروی ہے۔

یزید بن بابنوس نے حضرت ام المؤمنین سے روایت کیا جسے امام احمد نے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے سرِ انور کی جانب سے آپ کے پاس آئے اور اپنے منہ کو جھکا کر آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا پھر فرمایا اے نبی! پھر سر اٹھایا دوبارہ منہ کو جھکا کر آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا اے منتخب اور چنے ہوئے! پھر سر اٹھایا اور پھر منہ کو جھکا کر پیشانی کا بوسہ لیا اور فرمایا اے خلیل!

ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا منہ رسول اکرم ﷺ کی پیشانی پر رکھا اور چومنے لگے اور روتے ہوئے فرماتے تھے میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی موت و حیات دونوں اچھی ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے پاس حاضر ہوئے تو اپنا منہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان رکھا اور اپنے آپ کی کنپٹیوں پر رکھ کر فرمایا:

الفصل (3.) التوسل بعد عز وصال النبي ﷺ [رسول اللہ ﷺ کے وصال کے فورن بعد وسیلہ]

اردو ترجمہ - باب (3.): أمير المؤمنين أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) رواية (21 سے 29): تمهيد الأوائل، زهر الادب، سنن الصالحين، إحياء علوم الدين، الرقة والبكاء، المغانم المطابة، المواهب اللدنية، شرح الزرقاني، جمع الوسائل في شرح الشمائل.

اے نبی! اے خلیل! اے منتخب شخصیت! یہ روایت ابن عرفہ عبدی نے نقل کی جیسا کہ طبری نے ذکر کیا۔

اور اگر یہ روایت صحیح ہو تو اس کے اور جو بات پہلے گزر چکی ہے کہ آپ ثابت قدم رہے' کے درمیان کوئی تضاد نہیں کیونکہ آپ نے یہ الفاظ کسی بے قراری کے بغیر پست آواز میں کہے پھر ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان (صحابہ کرام) سے فرمایا جو کچھ فرمایا۔

امام بیہقی اور ابو نعیم نے واقدی کے طریقے سے اپنے شیوخ سے روایت کیا کہ ان کو نبی اکرم ﷺ کے وصال میں شک ہوا تو ان میں سے بعض نے کہا کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے اور کچھ نے کہا کہ آپ کا وصال نہیں ہوا پس حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ آپ کے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھا اور فرمایا کہ آپ کا وصال ہو گیا' آپ کے کاندھوں کے درمیان سے مہر نبوت کو اٹھا لیا گیا ہے تو اس سے آپ کے وصال کی پہچان ہوئی۔ اس حدیث کو ابن سعد نے بھی واقدی سے نقل کیا ہے۔

اظہارِ تاسّف

جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه من جنة الفردوس مأواه يا ابتاه الى جبريل ننعاه.

(صحیح البخاری رقم الحدیث: ۴۴۶۲)

اے ابا جان! جنہوں نے اپنے رب کی دعوت کو قبول کیا اے ابا جان! جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے اے ابا جان! جن کے وصال کی خبر ہم جبریل امین کو دیتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہا گیا ہے کہ صحیح یہ ہے ''الی جبريل نعاه حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے آپ کے وصال کی خبر دی''۔

ابن جوزی کے نواسے نے ''مرأة الزمان'' کتاب میں اسے قطعی طور پر بیان کیا۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں پہلے قول کی ایک وجہ ہے پس محض اپنے گمان سے راوی کو غلط قرار دینے کا کوئی مطلب نہیں۔[1]

طبرانی نے یہ اضافہ کیا ہے:

يا ابتاه من ربه ما ادناه.

اے ابا جان! آپ اپنے رب کے کس قدر قریب ہیں؟

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور اس دوران آپ مسکرائی نہیں اور آپ کو اس بات کا حق بھی تھا

(شاعر نے کہا):

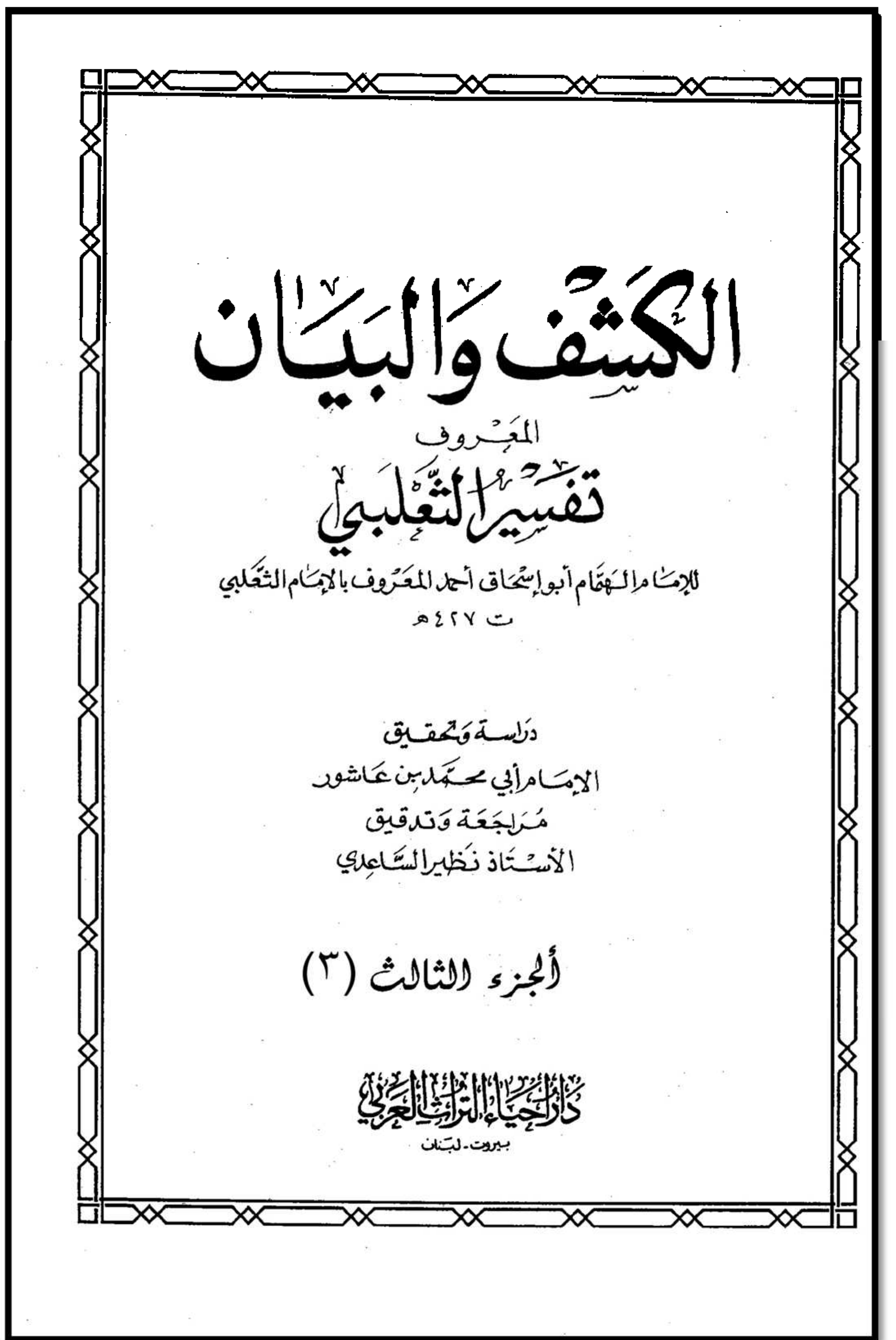
على مثل ليلى يقتل المرء نفسه وان كان من ليلى على الهجر طاويا

[1] مطلب یہ ہے کہ پہلے قول کے درست ہونے کی ایک وجہ ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ موت کی خبر تو اسے دی جاتی ہے جس کے علم نہ ہو (جب کہ حضرت جبریل علیہ السلام کو علم تھا) کیونکہ بعض اوقات افسوس کے اظہار کے طور پر جاننے والے کو بھی خبر دی جاتی ہے۔ (زرقانی ج ۸ ص ۲۸۳)

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.30): الكشف والبيان تفسير الثعلبي [427هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤



الكشف والبيان

المعروف

تفسير الثعلبي

للإمام الهمام أبو إسحاق أحمد المعروف بالإمام الثعلبي

ت ٤٢٧ هـ

دراسة وتحقيق

الإمام أبي محمد بن عاشور

مراجعة وتدقيق

الأستاذ نظير الساعدي

الجزء الثالث (٣)

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.30): الكشف والبيان تفسير الثعلبي [427هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

وقيل: أراد بالمصيبة قتل صاحبهم وذلك أنّ عمر (رضي الله عنه) لما قتل المنافق جاءوا قومه يطلبون الدية ويحلفون «إن أردنا» ما أردنا بكون إن بمعنى إذ وبمعنى ما، أي ما أردنا بالترافع إلى عمر. ﴿إلاّ إحْسَاناً وَتَوْفِيقاً﴾.

قال الكلبي: إلاّ إحساناً في القول وتوفيقاً صواباً.

ابن كيسان: حقاً وعدلاً نظيرها ﴿وَلَيَحْلِفُنَّ إنْ أرَدْنَا إلاَّ الحُسْنَى﴾ ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ﴾ من النفاق ﴿فَأعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ﴾ في الملأ ﴿وَقُلْ لَهُمْ فِي أنْفُسِهِمْ قَوْلا بَلِيغاً﴾ وقيل: فأعرض عنهم وعظهم باللسان ولاتعاقبهم، وقيل: توعّدهم بالقتل إن لم يتوبوا من الشرك أعرض عنهم وعظهم يعني في الملأ. ﴿وَقُلْ لَهُمْ... قَوْلا بَلِيغاً﴾ في السر والملأ، وقيل: هذا منسوخ بآية القتال.

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ
فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ
يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾
وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِن دِيَارِكُم مَّا فَعَلُوهُ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا
يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا ﴿٦٦﴾ وَإِذًا لَّآتَيْنَاهُم مِّن لَّدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٦٧﴾ وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيمًا ﴿٦٨﴾ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا ﴿٦٩﴾ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ عَلِيمًا ﴿٧٠﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا خُذُوا حِذْرَكُمْ فَانفِرُوا ثُبَاتٍ أَوِ انفِرُوا جَمِيعًا ﴿٧١﴾ وَإِنَّ مِنكُمْ لَمَن لَّيُبَطِّئَنَّ فَإِنْ أَصَابَتْكُم مُّصِيبَةٌ قَالَ
قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ إِذْ لَمْ أَكُن مَّعَهُمْ شَهِيدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ أَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللَّهِ لَيَقُولَنَّ كَأَن لَّمْ تَكُن بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴿٧٣﴾

﴿وَمَا أرْسَلْنَا مِنْ رَسُول إلاَّ لِيُطَاعَ بِإذْنِ اللهِ وَلَوْ أنَّهُمْ إذْ ظَلَمُوا أنفُسَهُمْ﴾ بالتحاكم إلى الطاغوت ﴿جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً﴾.

روى الصادق عن علي (عليهما السلام) قال: قدم علينا أمرؤ عندما دفنّا رسول الله ﷺ ثلاثة أيام فرمى بنفسه على قبر النبي عليه الصلاة والسلام وحثا على رأسه من ترابه وقال: يا رسول الله قلت فسمعنا قولك ووعيت من الله فوعينا عنك وكان فيما أنزل الله عليك ﴿وَلَوْ أنَّهُمْ إذْ ظَلَمُوا أنفُسَهُمْ جَاؤُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّاباً رَحِيماً﴾ فقد ظلمت نفسي فجئتك لتستغفر لي فنودي من القبر أنه قد غفر لك[1].

(١) كنز العمال: ٢ / ٣٨٦، ح ٤٣٢٢، وتفسير القرطبي: ٥ / ٢٦٥.

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.31): بهجة المجالس وأنس المجالس لابن عبد البر [463هـ]، باب: المصافحة و تقبيل اليد والفم

بهجة المجالس، وأنس المجالس

وشحذ الذاهن والهاجس

تأليف

الإمام أبي عمر يوسف بن عبدالله بن محمد بن عبدالبر النمري القرطبي

٣٦٨ - ٤٦٣ هـ

المجلد الاول (١)
من القسم الاول

تحقيق

محمد مرسي الخولي

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.31): بهجة المجالس وأنس المجالس لابن عبد البر [463هـ]، باب: المصافحة و تقبيل اليد والفم

٢٧٥

وإنّي لأرْجو اللهَ حتّى كأنّما أرى بجميل الظَّنِّ ما اللهُ صانِعُ

أمر المنصور أبو جعفر بإشخاص سَوّار بن عبد الله القاضي إليه من البصرة بعد قتل إبراهيم بن عبد الله بن حسن[١]، فلما قدم عليه قال له: يا سوار! ضربني أهلُ البَصرة بمائة ألف سيف من غير جناية، لأفعلنَّ بهم ولأفعلنَّ. فقال له سوار: يا أميرَ المؤمنين! إنّ لأهل البصرة سلاحاً لا تطيقه. قال: أبسلاحهم تخوّفني لا أمّ لك! قال: يا أميرَ المؤمنين: إنّه دعاء بالأسْحَار.

ووقف أعرابيٌّ على قبر النبيِّ صلَّى الله عليه وسلَّم فقال: بأبي أنت وأمّي يا رسولَ الله، أوصيتنا فقبلْنا منك، وحفظنا عنك ما وعيت عن ربك: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا﴾[٢]، وقد ظلمنا أنفسَنا فاستغفرِ اللهَ لذنوبنا، وقد أتيناك فاستغفرْ لنا. ثم بكى.

وَمما جاء من الدُّعاء منظوماً عن الحكماء، قال محمود الوراق:

يا ربِّ كنْ لي وَليًّا بالحِفظِ حتّى أطيعَكْ
فإن ذممتَ صَنيعي فقد حمدْتُ صَنيعَكْ

---

(١) هو إبراهيم بن عبد الله بن حسن بن علي بن أبي طالب، أحد الأمراء الأشراف الشجعان، خرج بالبصرة على أبي جعفر، وكثرت جموعه فاستولى على البصرة، وخافه المنصور فتحول إلى الكوفة، حدثت بينه وبين جيوش المنصور وقائع هائلة، إلى أن قتله حميد بن قحطبة سنة ١٤٥هـ. انظر: تاريخ الطبري ٢٤٣/٩ (الأعلام ٤١/١).

(٢) سورة النساء، الآية ٦٤.

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.32): الجامع لأحكام القرآن-تفسير القرطبي [671هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

الجامع لأحكام القرآن

والمبيّن لما تضمّنه من السنّة وآي الفرقان

تأليف

أبي عبد الله محمد بن أحمد بن أبي بكر القرطبي

(ت ٦٧١ هـ)

تحقيق

الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

شارك في تحقيق هذا الجزء

محمد رضوان عرقسوسي   ماهر حبوش

الجزء السادس (٦)

مؤسسة الرسالة

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (32.): الجامع لأحكام القرآن-تفسير القرطبي [671هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

حلفوا لرسول الله ﷺ دفاعاً عن أنفسهم: ما أردنا ببناء المسجد إلا طاعةَ الله، وموافقةَ الكتاب.

قوله تعالى: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾﴾

قوله تعالى: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ﴾ «مِنْ» زائدةٌ للتَّوكيد. ﴿إِلَّا لِيُطَاعَ﴾ فيما أمر به ونهى عنه. ﴿بِإِذْنِ ٱللَّهِ﴾: بعلم الله. وقيل: بتوفيق الله.

﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ﴾ روى أبو صادقٍ[1] عن عليٍّ قال: قَدِم علينا أعرابيٌّ بعد ما دفنَّا رسولَ الله ﷺ بثلاثة أيام، فرمَى بنفسه على قبر رسول الله ﷺ، وحَثَا على رأسه من ترابه؛ فقال: قلتَ يا رسول الله، فسمعنا قولَك، ووَعَيْتَ عن الله، فوَعَيْنا عنك، وكان فيما أنزل اللهُ عليك: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ﴾ الآية، وقد ظلمتُ نفسي، وجئتُك تستغفر[2] لي. فنوديَ من القبر أنه قد غُفر لك[3].

ومعنى ﴿لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ أي: قابلاً لتوبتهم، وهما مفعولان لا غير[4].

قوله تعالى: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾﴾

فيه خمسُ مسائل:

---

(١) في (د): صالح، وأبو صادق هو الأزديُّ الكوفي، قيل: اسمه مسلم بن يزيد، وقيل: عبد الله بن ناجذ، صدوق، وحديثه عن علي مرسل. التقريب ص٥٧١.

(٢) في (ظ): لتستغفر.

(٣) ذكره ابن عبد البر في بهجة المجالس ٣/٢٧٥، دون قوله: فنودي... وذكر النووي في المجموع ٨/٢١٧، وابن كثير في تفسير هذه الآية قصة شبيهة بها عن العُتْبي قال: كنت جالساً عند قبر النبي ﷺ فجاء أعرابي...، وذكر القصة بنحوها، وفي آخرها: فرأيت النبي ﷺ في النوم فقال: يا عتبي، الحق بالأعرابي فبشِّره أن الله قد غفر له. ا.هـ. وقال الشيخ عبد الرحمن السعدي في تفسيره ص١٤٩: هذا المجيء إلى رسول الله ﷺ مختصٌّ بحياته، لأن السياق يدلُّ على ذلك.

(٤) إعراب القرآن للنحاس ١/٤٦٧.

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (33.): مصباح الظلام في المستغيثين بخير الأنام لامام المراكسي [683هـ]، باب: عند قصة الأعرابي الذي قدم بعض دفن النبيﷺ

مصباح الظلام

في

المستغيثين بخير الأنام

عليه الصلاة والسلام

في اليقظة والمنام

تأليف

الإمام المحدث الفقيه القدوة

أبي عبد الله محمد بن موسى بن النعمان المزالي المراكشي

المتوفى ٦٨٣ هـ

اعتنى به

حسين محمد علي شكري

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (33.): مصباح الظلام في المستغيثين بخير الأنام لامام المراكسي [683هـ]، باب: عند قصة الأعرابي الذي قدم بعض دفن النبيﷺ

٢١

ذكر الحافظ أبو سعد السمعاني فيما رُوِّيناهُ عنه، عن عليٍّ رضي الله عنه قال: قَدِمَ علينا أعرابيٌّ بعدما دَفنَّا رسول الله صلى الله عليه وسلم بثلاثة أيام، فَرمىٰ بنفسه على قبر النبي صلى الله عليه وسلم، وَحَثَا من تُرابه على رأسه وقال: يا رسول الله، قُلْتَ فسمعنا قولك، وَوَعيتَ عن الله ما وَعينا عنك. وكان فيما أُنزلَ عليك: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ وقد ظَلَمتُ نَفسي، وَجئتُكَ تستغفر لي.

فَنُوديَ من القبر: أنه قد غُفِر لك[1].

أخبرنا أبو القاسم عبدالرحمن بن مكّي، أنبأنا أبو القاسم خلف ابن عبدالملك، أخبرنا أبو محمد، أخبرنا حاتم بن محمد، أخبرنا أبو عمر المقري، حدثنا أبو محمد ابن قاسم، حدثنا عبدالله بن محمد البصري قال: حدثنا أبو بكر أحمد بن محمد بن الفضل الأهوازي،

بسندٍ صحيح ؛ وذكر أنه تلقاها عن عدة من شيوخه»، انتهى.

(١) ورواها غير المُصنِّف بنحو لفظها: الإمام البيهقي في: «شعب الإيمان» ٣:٤٩٥ (٤١٨٧)، والإمام ابن كثير في: «تفسيره» ٢:٣٠٦، والإمام القرطبي في: «تفسيره» ٥:٢٦٥ والنسفي في: «تفسيره» ١:٢٣٤، والإمام ابن قدامة في: «المغني» ٣:٥٥٧، والإمام العز ابن جماعة في: «هداية السالك» ٣:١٣٨٣، والإمام ابن الجوزي في: «مثير الغرام الساكن» ٢:٣٠١، والإمام الصالحي في: «سبل الهدى والرشاد» ١٢:٣٨٠، والإمام السمهودي في: «وفاء الوفا» ٤:١٣٦١، والإمام أبو اليمن ابن عساكر في: «إتحاف الزائر» ص ٦٨/٦٩، والإمام ابن النجار في: «الدرة الثمينة» ص٢٢٤، والإمام ابن حجر الهيتمي في: «تحفة الزوار» ص٥٥.

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.34): مدارك التنزيل وحقائق التأويل-تفسير النسفي [710هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

تفسير النسفي

(مدارك التنزيل وحقائق التأويل)

تأليف

أبي البركات عبد الله بن أحمد بن محمود النسفي

« ت ٧١٠ هـ »

حققه وخرج أحاديثه
يوسف علي بديوي

راجعه وقدم له
محيي الدين ديب مستو

الجزء الأول (١)

دار الكلم الطيب

بيروت

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.34): مدارك التنزيل وحقائق التأويل-تفسير النسفي [710هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ

النفاق ﴿قولاً بليغاً﴾ يبلغ منهم ويؤثر فيهم.

٦٤ ـ ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ﴾ أي: رسولاً قط ﴿إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ﴾ بتوفيقه في طاعته وتيسيره. أو: بسبب إذن الله في طاعته، وبأنه أمر المبعوث إليهم بأن يطيعوه؛ لأنه مؤدٍّ عن الله، فطاعته طاعة الله ﴿ومن يطع الرسول فقد أطاع الله﴾ ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ﴾ بالتحاكم إلى الطاغوت ﴿جَآءُوكَ﴾ تائبين من النفاق، معتذرين عما ارتكبوا من الشقاق ﴿فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ﴾ من النفاق والشقاق ﴿وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ﴾ بالشفاعة لهم. والعامل في ﴿إذ ظلموا﴾ خبر أنَّ وهو ﴿جاؤوك﴾. والمعنى: ولو وقع مجيئهم في وقت ظلمهم مع استغفارهم واستغفار الرسول. ﴿لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا﴾ لعلموه تواباً، أي: لتاب عليهم. ولم يقل: واستغفرت لهم، وعدل عنه إلى طريقة الالتفات تفخيماً لشأنه ﷺ، وتعظيماً لاستغفاره، وتنبيهاً على أن شفاعة من اسمه الرسول من الله بمكان. ﴿رَّحِيمًا﴾ بهم. قيل: جاء أعرابي بعد دفنه ﷺ فرمى بنفسه على قبره، وحثا من ترابه على رأسه، وقال: يا رسول الله! قلت فسمعنا، وكان فيما أنزل عليك ﴿ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم...﴾ الآية وقد ظلمتُ نفسي، وجئتك أستغفر الله من ذنبي، فاستغفر لي من ربي. فَنُودِي من قبره: قد غفر لك!

٦٥ ـ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ﴾ أي: فوربك، كقوله: ﴿فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ﴾ [الحجر: ٩٢] و«لا» مزيدة لتأكيد معنى القسم. وجواب القسم ﴿لَا يُؤْمِنُونَ﴾ أو: التقدير ﴿فلا﴾ أي: ليس الأمر كما يقولون، ثم قال: ﴿وربك لا يؤمنون﴾ ﴿حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ فيما اختلف بينهم واختلط، ومنه: الشجر؛ لتداخل أغصانه ﴿ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا﴾ ضيقاً ﴿مِّمَّا قَضَيْتَ﴾ أي: لا تضيق صدورهم من حكمك، أو شكّاً؛ لأن الشاك في ضيق من أمره

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.35): تفسير البحر المحيط لامام الأندلسي [745هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

تفسير

البحر المحيط

لمحمد بن يوسف الشهير بأبي حيان الأندلسي

المتوفى سنة ٧٤٥هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه

الدكتور زكريا عبد المجيد النوقي
أستاذ اللغة العربية بجامعة الأزهر

الدكتور أحمد النجولي الجمل
أستاذ التفسير وعلوم القرآن بجامعة الأزهر

قرظه

الأستاذ الدكتور عبد الحي الفرماوي
استاذ التفسير وعلوم القرآن كلية أصول الدين - جامعة الأزهر

الجزء الثالث (٣)

المحتوى

آل عمران: ١٠٢ ـ المائدة: ٨١

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (35.): تفسير البحر المحيط لامام الأندلسي [745هـ]، سورة: النساء، الايات: ٦٤

مندرج في عموم قوله ﴿ وما أرسلنا من رسول إلا ليطاع بإذن الله ﴾ ومعنى ﴿ وجدوا ﴾ علموا ، أي : بإخباره أنه قبل توبتهم ورحمهم ، وقال أبو عبد الله الرازي ما ملخصه[1] : فائدة ضم استغفار الرسول إلى استغفارهم أنهم بتحاكمهم إلى الطاغوت خالفوا حكم الله ، وأساؤوا إلى الرسول ـ ﷺ ـ فوجب عليهم أن يعتذروا ، ويطلبوا من الرسول الاستغفار ، أو لما لم يرضوا بحكم الرسول ظهر منهم التمرد ، فإذا تابوا وجب أن يظهر منهم ما يزيد التمرد ، بأن يذهبوا إلى الرسول ، ويطلبوا منه الاستغفار ، أو إذا تابوا بالتوبة أتوا بها على وجه من الخلل ، فإذا انضم إليها استغفار الرسول ـ ﷺ ـ صارت مستحقة ، والآية تدل على قبول توبة التائب ، لأنه قال بعدها ﴿ لوجدوا الله ﴾ وهذا لا ينطبق على ذلك الكلام إلا إذا كان المراد من قوله ﴿ تواباً رحيماً ﴾ قبول توبته انتهى ، وروي عن علي ـ كرّم الله وجهه ـ أنه قال : قدم علينا أعرابي بعدما دفنا رسول الله ـ ﷺ ـ بثلاثة أيام ، فرمى بنفسه على قبره ، وحثا من ترابه على رأسه ، ثم قال :

يَـا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي التُّـرْبِ أَعْظُمُـهُ ... فَـطَابَ مِـنْ طِـيـبِـهِـنَّ الْـقَـاعُ وَالْأَكَـمُ

نَـفْسِـي الْـفِـدَاءُ لِـقَـبْـرٍ أَنْـتَ سَـاكِـنُـهُ ... فِـيـهِ الْـعَـفَـافُ وَفِـيـهِ الْـجُـودُ وَالْـكَـرَمُ

ثم قال : قد قلت : يا رسول الله ، فسمعنا قولك ، ووعيت عن الله فوعينا عنك ، وكان فيما أنزل الله عليك ﴿ ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤوك ﴾ الآية ، وقد ظلمت نفسي ، وجئت أستغفر الله ذنبي ، فاستغفر لي من ربي ، فنودي من القبر أنه قد غفر لك ، ﴿ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ﴾ قال مجاهد وغيره : نزلت فيمن أراد التحاكم إلى الطاغوت ، ورجحه الطبري ، لأنه أشبه بنسق الآيات[2] ، وقيل : في شأن الرجل الذي خاصم الزبير في السقي بماء الحرة ، وأن الرسول ـ ﷺ ـ قال : « اسق يا زبير ثم أرسل الماء إلى جارك فغضب ، وقال : إن كان ابن عمتك ، فغضب الرسول ـ ﷺ ـ واستوعب للزبير حقه ، فقال : احبس يا زبير الماء حتى يبلغ الجدر ، ثم أرسل الماء »[3] والرجل هو من الأنصار بدري[4] ، وقيل : هو حاطب بن أبي بلتعة ، وقيل : نزلت نافية لإيمان الرجل الذي قتله عمر ، لكونه رد حكم النبي ـ ﷺ ـ ومقيمة عذر عمر في قتله إذ قال النبي : « ما كنت أظن أن عمر يجترىء على قتل رجل مؤمن »[5] ، وأقسم بإضافة الرب إلى كاف الخطاب ، تعظيماً للنبي ـ ﷺ ـ وهو التفات راجع إلى قوله ﴿ جاؤوك ﴾ و ﴿ لا ﴾ في قوله ﴿ فلا ﴾ قال الطبري : هي رد على ما تقدم تقديره ، فليس الأمر كما يزعمون أنهم آمنوا بما أنزل إليك ، ثم استأنف القسم بقوله ﴿ وربك لا يؤمنون ﴾ ، وقال غيره : قدم ﴿ لا ﴾ على القسم اهتماماً بالنفي ، ثم كررها بعد توكيداً للاهتمام بالنفي ، وكان يصح إسقاط لا الثانية ، ويبقى أكثر الاهتمام بتقديم الأولى ، وكان يصح إسقاط الأولى ، ويبقى معنى النفي ، ويذهب معنى الاهتمام ، وقيل : الثانية زائدة ، والقسم معترض بين حرف النفي والمنفي ، وقال

---

(١) انظر المصدر نفسه ١٠/ ١٣٠ .

(٢) انظر تفسير الطبري ٨/ ٥٢٣ ـ ٥٢٤ والدر ٢/ ١٨٠ والوسيط ٧٨ خ .

(٣) أخرجه البخاري ٥/ ٣٤ في المساقاة باب سكر الأنهار (٢٣٥٩) ، (٤٥٨٥) ، ومسلم ٤/ ١٨٢٩ ـ ١٨٣٠ في الفضائل (١٢٩/ ٢٣٥٧) .

(٤) انظر صحيح البخاري كتاب الصلح باب إذا أشار الإمام بالصلح فأبى ، حكم عليه بالحكم البين ٢/ ١١٤ ـ ١١٥ وكتاب المساقاة باب سكر الأنهار ٢/ ٥١ ، ٥٢ وكتاب التفسير سورة النساء (فلا وربك) ٢/ ١٢٠ ومسلم في الصحيح كتاب الفضائل باب وجوب اتباعه ـ ﷺ ـ ٢/ ٣٣٧ وغرائب النيسابوري ٥/ ٨٨ ، ٨٩ والدر ٢/ ١٨٠ والطبري ٨/ ٥١٩ ، ٥٢٠ ومسند أحمد ١/ ١٦٥ ، ١٦٦ والوسيط ٧٨ خ ، والبغوي ١/ ٤٤٨ .

(٥) انظر البغوي ١/ ٤٤٨ ، ٤٤٩ .

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (36.): جمع الجوامع المعروف بالجامع الكبير لامام السيوطي [911هـ]، جلد: ١٧، حديث: ١٠٢٦/٤

الأزهر الشريف

جَمْعُ الْجَوَامِعِ

المَعْرُوفُ بِالجَامِعِ الكَبِيرِ

لِلإِمَامِ جَلَالِ الدِّينِ السِّيُوطِيِّ

٨٤٩ - ٩١١هـ

المجلد السابع عشر (١٧)

طبعة جديدة

١٤٢٦هـ - ٢٠٠٥م

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب (.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.36): جمع الجوامع المعروف بالجامع الكبير لامام السيوطي [911هـ]، جلد: ١٤، حديث: ١٠٢٦/٤

٤/ ١٠٢٥ ـ « عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَيْثُ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا وَلِيَ ، كَيْفَ صَنَعَ فِي سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى ؟ قَالَ : سَلَكَ بِهِ سَبِيلَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ ، قُلْتُ : فَمَا مَنَعَهُ ؟ قَالَ : كَرِهَ أَنْ يُدَّعَى عَلَيْهِ خِلَافَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ » .

أبو عبيد ، وابن الأنبارى فى المصاحف (١) .

٤/ ١٠٢٦ ـ « قَالَ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ فِي الذَّيْلِ : أَنَا أَبُو بَكْرٍ هِبَةُ اللهِ بْنُ الْفَرَجِ : أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْخَطِيبُ ، أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عمر بْنُ تَمِيمٍ الْمُؤَدِّبُ ، ثَنَا عَلِيُّ بن إبراهيم بن علاَّن ، أَنَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيْنَا أَعْرَابِيٌّ بَعْدَمَا دَفَنَّا رَسُولَ اللهِ ـ ﷺ ـ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ، فَرَمَى بِنَفْسِهِ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ـ ﷺ ـ وَحَثَا مِنْ تُرَابِهِ عَلَى رَأْسِهِ ، وَقَالَ : يَارَسُولَ اللهِ ! قُلْتَ فَسَمِعْنَا قَوْلَكَ وَوَعَيْتَ عَنِ اللهِ فَوَعَيْنَا عَنْكَ ، وَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ عَلَيْكَ ﴿ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَحِيمًا ﴾ وَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَجِئْتُكَ تَسْتَغْفِرُ لِي ، فَنُودِيَ مِنَ الْقَبْرِ ؛ إِنَّهُ قَدْ غُفِرَ لَكَ » .

قال فى المغنى : الهيثم بن عدى الطائى متروك (٢) .

٤/ ١٠٢٧ ـ « عَنْ عَلِيٍّ : أَنَّهُ قَالَ لِقَوْمٍ وَهُوَ يُعَاتِبُهُمْ : مَا لَكُمْ لاَ تُنَظِّفُونَ عَذِرَاتِكُمْ » .

أبو عبيد فى الغريب ، وقال : هذا الحديث قد يروى مرفوعا وليس بذاك (٣) .

= والأثر فى السنن الكبرى للبيهقى ، ج ٤ ص ١٠٧ ، باب: (من تجب عليه الصدقة) بسند متصل ، ولفظ مقارب .

(١) الأثر فى كتاب (الأموال لأبى عبيد) ص ٣٣٢ رقم ٨٤٧ باب : سهم ذى القربى من الخمس ، بلفظ مقارب.

(٢) الأثر فى تفسير ابن كثير ، ج ٢ ص ٣٠٦ تفسير قوله تعالى : ﴿ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ ... ﴾ الآية ، بلفظ مقارب فى المعنى .

(٣) الأثر فى غريب الحديث لأبى عبيد ، ج ٣ ص ٤٤٩ ، ٤٥٠ فى حديثه ـ عليه السلام ـ أنه قال لقوم وهو يعاتبهم : « مالكم لا تنظفون عذراتكم » . =

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (37.): الحاوي للفتاوي لامام السيوطي [911هـ]، باب-٤١: تنوير الحلك في إمكان رؤية النبي ﷺ والملك

الحاوي للفتاوي

في الفقه وعلوم التفسير والحديث والأصول والنحو والإعراب وسائر الفنون

تأليف

الإمام العلامة جلال الدين عبد الرحمن بن أبي بكر السيوطي

المتوفى سنة ٩١١ هـ

ضبطه وصححه

عبد اللطيف حسن عبد الرحمن

الجزء الثاني (٢)

منشورات

محمد علي بيضون

لنشر كتب السنة والجماعة

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان



الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (37.): الحاوي للفتاوي لامام السيوطي [911هـ]، باب-٤١: تنوير الحلك في إمكان رؤية النبي ﷺ والملك

٢٤٨ الفتاوى المتعلقة بالتصوّف

وفي بعض المجاميع حج سيدي أحمد الرفاعي فلما وقف تجاه الحجرة الشريفة أنشد:

في حالة البعد روحي كنت أرسلها تقبل الأرض عني وهي نائبتي
وهذه دولة الأشباح قد حضرت فأمدد يمينك كي تحظى بها شفتي

فخرجت اليد الشريفة من القبر الشريف فقبّلها، وفي معجم الشيخ برهان الدين البقاعي قال: حدثني الإمام أبو الفضل بن أبي الفضل النويري أن السيد نور الدين الأيجي والد الشريف عفيف الدين لما ورد الروضة الشريفة وقال السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته سمع من كان بحضرته قائلاً من القبر يقول: وعليك السلام يا ولدي، وقال الحافظ محب الدين بن النجار في تاريخه أخبرني أبو أحمد داود بن علي بن محمد بن هبة الله بن المسلمة أنا أبو الفرج المبارك بن عبد الله بن محمد بن النقور قال: حكى شيخنا أبو نصر عبد الواحد بن عبد الملك بن محمد بن أبي سعد الصوفي الكرخي قال: حججت وزرت النبي ﷺ فبينا أنا جالس عند الحجرة إذ دخل الشيخ أبو بكر الديار بكري ووقف بإزاء وجه النبي ﷺ وقال: السلام عليك يا رسول الله فسمعت صوتاً من داخل الحجرة: وعليك السلام يا أبا بكر وسمعه من حضر.

وفي كتاب مصباح الظلام في المستغيثين بخير الأنام للإمام شمس الدين محمد بن موسى بن النعمان قال: سمعت يوسف بن علي الزناني يحكي عن امرأة هاشمية كانت مجاورة بالمدينة وكان بعض الخدام يؤذيها قالت: فاستغثت بالنبي ﷺ فسمعت قائلاً من الروضة يقول: أما لك فيّ أسوة؟ فاصبري كما صبرت ـ أو نحو هذا ـ قالت فزال عني ما كنت فيه ومات الخدام الثلاثة الذين كانوا يؤذونني، وقال ابن السمعاني في الدلائل: أخبرنا أبو بكر هبة الله بن الفرج أخبرنا أبو القاسم يوسف بن محمد بن يوسف الخطيب أخبرنا أبو القاسم عبد الرحمن بن عمر بن تميم المؤدب حدثنا علي بن إبراهيم بن علان أخبرنا علي ابن محمد بن علي حدثنا أحمد بن الهيثم الطائي حدثني أبي عن أبيه عن سلمة بن كهيل عن أبي صادق عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال: قدم علينا أعرابي بعد ما دفنا رسول الله ﷺ فرمى بنفسه على قبر النبي ﷺ وحثا من ترابه على رأسه وقال: يا رسول الله قلت فسمعنا قولك ووعيت عن الله فأوعينا عنك وكان فيما أنزل الله عليك: ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُواْ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُواْ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا﴾ [النساء: ٦٤] وقد ظلمت نفسي وجئتك تستغفر لي فنودي من القبر أنه قد غفر لك، ثم رأيت في كتاب مزيل الشبهات في إثبات الكرامات للإمام عماد الدين إسماعيل بن هبة الله بن باطيس ما نصه: ومن الدليل على إثبات الكرامات آثار منقولة عن الصحابة والتابعين فمن بعدهم منهم الإمام أبو بكر الصديق رضي الله عنه قال لعائشة رضي الله عنها: إنما هما أخواك وأختاك قالت هذان أخواي محمد، وعبد الرحمن فمن أختاي وليس لي إلا أسماء؟ فقال: ذو بطن ابنة خارجة قد ألقى في روعي أنها جارية فولدت أم كلثوم. ومنهم عمر بن

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.38): وفاء الوفا لامام السمهودي [911هـ]، الفصل الثاني: في بقية أدلة الزيارة، وإن لم تتضمن لفظ الزيارة نصا

وفاء الوفا
بأخبار دار المصطفى ﷺ

تأليف

الشيخ العلامة نور الدين علي بن أحمد السمهودي

المتوفى ٩١١ هـ

اعتنى به ووضع حواشيه

خالد عبد الغني محفوظ

الجزء الرابع (٤)

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسیلہ)

رواية (.38): وفاء الوفا لامام السمهودي [911هـ]، الفصل الثاني: في بقية أدلة الزيارة، وإن لم تتضمن لفظ الزيارة نصا

ثم استغفر وانصرف، قال: فرقدت فرأيت النبي ﷺ في نومي وهو يقول: الحق الرجل وبشّره بأن الله غفر له بشفاعتي، فاستيقظت فخرجت أطلبه فلم أجده.

قلت: بل قال الحافظ أبو عبد الله محمد بن موسى بن النعمان في كتابه مصباح الظلام: إن الحافظ أبا سعيد السمعاني ذكر فيما روينا عنه عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه قال: قدم علينا أعرابي بعد ما دفنا رسول الله ﷺ بثلاثة أيام، فرمى بنفسه على قبر النبي ﷺ، وحثا من ترابه على رأسه، وقال: يا رسول الله، قلت فسمعنا قولك، ووعيت عن الله سبحانه وما وعينا عنك، وكان فيما أنزل عليك ﴿وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓاْ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُواْ ٱللَّهَ﴾ [النساء: ٦٤] الآية، وقد ظلمت وجئتك تستغفر لي، فنودي من القبر: إنه قد غفر لك، انتهى.

وروى ذلك أبو الحسن علي بن إبراهيم بن عبد الله الكرخي عن علي ابن محمد بن علي، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن الهيثم الطائي قال: حدثني أبي عن أبيه عن سلمة بن كهيل عن ابن صادق عن علي بن أبي طالب رضي الله تعالى عنه، فذكره.

وأما السنة فما سبق من الأحاديث في زيارة قبره ﷺ بخصوصه وقد جاء في السنة الصحيحة المتفق عليها الأمر بزيارة القبور، وقبر النبي ﷺ سيد القبور وداخل في عموم ذلك.

وأما الإجماع فقال عياض رحمه الله تعالى: زيارة قبره ﷺ سنة بين المسلمين مجمع عليها، وفضيلة مرغب فيها، انتهى.

وأجمع العلماء على استحباب زيارة القبور للرجال كما حكاه النووي، بل قال بعض الظاهرية بوجوبها.

وقد اختلفوا في النساء، وقد امتاز القبر الشريف بالأدلة الخاصة به كما سبق، قال السبكي: ولهذا أقول: إنه لا فرق في زيارته صلى الله تعالى عليه وسلم بين الرجال والنساء، وقال الجمال الريمي في التقفية: يستثنى أي من محل الخلاف- قبر النبي ﷺ وصاحبيه، فإن زيارتهم مستحبة للنساء بلا نزاع، كما اقتضاه قولهم في الحج: يستحب لمن حج أن يزور قبر النبي ﷺ، وحينئذ فيقال معاياة: قبور يستحب زيارتها للنساء بالاتفاق، وقد ذكر ذلك بعض المتأخرين وهو الدمنهوري الكبير، وأضاف إليه قبور الأولياء والصالحين والشهداء، انتهى.

وأما القياس فعلى ما ثبت من زيارته ﷺ لأهل البقيع وشهداء أحد، وإذا استحب زيارة قبر غيره فقبره ﷺ أولى؛ لما له من الحق ووجوب التعظيم، وليست زيارته إلا

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (39.): كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال للعلامة المتقي الهندي [975هـ]، باب في القرآن، سورة النساء

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الثاني (٢)

ضبطه وفسر غريبه الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.39): كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال للعلامة المتقي الهندي [975هـ]، باب في القرآن، سورة النساء

(الفريابي (١) ك ت وقال حسنٌ غريب ، وابن أبي الدنيا في حسن الظنّ بالله تعالى) .

٤٣٢٠ ـ عن علي قال : صَنَعَ لنا عبدُ الرحمن بن عوفٍ طعاماً فدعانا ، وسقانا من الخمر ، فأخذَ الخمر منّا ، وحضرَتِ الصلاةُ ، فقدموني فقرأتُ : ﴿ قل يا أيها الكافرونَ ، لا أعبدُ ما تعبدونَ ، ونحن نعبدُ ما تعبدون ، فأنزل اللهُ : ﴿ يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون ﴾ . (عبد بن حميد د ت وقال حسنٌ صحيح غريب ن وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم ك ص) .

٤٣٢١ ـ عن عمر في قوله تعالى : ﴿ بالجبْتِ والطّاغُوت ﴾ قال : الجبتُ السحرُ ، والطاغوتُ الشيطان . (الفريابي ص وعبد بن حميد وابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم ورُسْتَه) .



٤٣٢٢ ـ قال ابن السمعاني في الذيل : أنا أبو بكرٍ هبة الله بن الفرج أنا أبو القاسم يوسفُ بن محمدٍ بن يوسف الخطيب ، أنا أبو القاسم عبدالرحمن

---

(١) محمد بن يوسف بن واقد بن عثمان الضبي مولاهم أبو عبد الله الفريابي نزيل قيسارية من ساحل الشام أدرك الأعمش ، وكان من أفضل أهل زمانه وقال النسائي : ثقـــه ولد (١٢٠) وتوفي (٢١٠) . تهذيب التهذيب لابن حجر [٩/٥٣٥] .

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب (4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (39.): كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال للعلامة المتقي الهندي [975هـ]، باب في القرآن، سورة النساء

ابن عمرو بن تميم المؤدِّب، ثنا عليُّ بن ابراهيم بن علاَّن، أنا عليُّ بن محمد بن علي، ثنا أحمدُ بن الهيثم الطائي، حدَّثنا أبي عن أبيه عن سلمةَ ابن كهيل عن أبي صادق عن علي بن أبي طالبٍ قال: قدمَ علينا أعرابيٌّ بعد ما دَفَنَّا رسولَ الله ﷺ بثلاثة أيام، فرَمى بنفسه على قبرِ النبيِّ ﷺ، وحثَا من تُرابه على رأسه، وقال: يا رسولَ الله قلتَ فسمعنا قولكَ، ووَعيتَ عن الله، فوعينا عنك، وكان فيما أنزلَ اللهُ عليك: ﴿ ولو أنهم إذْ ظلموا أنفسَهم جاؤكَ فاستغفروا اللهَ واستغفرَ لهم الرسول لوجدُوا الله توَّاباً رحيماً ﴾، وقد ظلمتُ نفسي وجئتُك تستغفرُ لي فنُودِيَ من القبر: أنهُ قد غُفِرَ لك، قال في المغني: الهيثمُ بن عدي الطائيُّ متروكٌ.

٤٣٢٣ ـ عن علي أنَّ رجلاً من الانصار دعاهُ وعبدَ الرحمن بنَ عوفٍ فسقاهما قبل أن يُحرَّمَ الخمرُ، فامَّهم عليٌّ في المغربِ، وقرأ ﴿ قل يا أيها الكافرون ﴾ فنزلَ قوله تعالى ﴿ يا أيها الذين آمنو لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون ﴾. (مسدد). (١)

(١) مسدد بن مسرهد بن مسربل البصري الأسدي أبو الحسن الحافظ. وقال ابن عدي: أنه أول من صنف المسند بالبصرة وذكره ابن حبان في الثقات. وقال البخاري وغير واحد توفي (٢٢٨). تهذيب التهذيب (١٠/١٠٧).

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.40): كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال للعلامة المتقي الهندي [975هـ]، كتاب التوبة من قسم آلافعال، فصل في فضلها وأحكامها

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلّامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي

البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الرابع (٤)

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (40.): كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال للعلامة المتقي الهندي [975هـ]، كتاب التوبة من قسم آلافعال، فصل في فضلها وأحكامها

حرف التاء

كتاب التوبة

من قسم الأفعال

فصل في فضلها وأحكامها

١٠٤٢١ ـ علي رضي الله عنه قال : سمعتُ أبا بكر يقول : سمعتُ رسول الله ﷺ يقول : ما من عبدٍ أذنبَ ذنباً ، فقامَ فتوضأ ، فأحسنَ الوضوءَ ، ثم قامَ فصلَّى واستغفر من ذنبه إلا كان حقاً على الله أن يغفرَ له ، لأن الله تعالى يقولُ : ﴿ ومن يعملْ سوءاً أو يظلم نفسَه ثم يستغفر الله يجدِ الله غفوراً رحيماً ﴾(١) . (ابن أبي حاتم وابن مردويه وابن السني في عمل يوم وليلة) .

١٠٤٢٢ ـ قال ابن السمعاني في الذيل : أنا أبو بكر هبةُ بن الفرج : أنا أبو القاسم يوسفُ بن محمد بن يوسف الخطيبُ ؛ أنا أبو القاسم عبدُ الرحمن ابن عمرو بن تميمٍ المؤدب : ثنا ابن علي بن إبراهيم بن علاَّن : أنا علي بنُ محمد بن عليّ : ثنا أحمدُ بن الهيثم الطائي : حدثنا أبي عن أبيه عن سلمة بن

(١) سورة النساء آية ١١٠ . ص .

— ٢٥٨ —

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.4): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضی اللہ عنہ عن عقيدة التوسّل (وسيلہ)

رواية (.40): كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال للعلامة المتقي الهندي [975هـ]، كتاب التوبة من قسم آلافعال، فصل في فضلها وأحكامها

كهيل عن أبي صادق عن علي بن أبي طالب قال: قَدِم علينا أعرابيٌّ بعد ما دُفِنَ رسولُ الله ﷺ بثلاثة أيامٍ فرمى بنفسه على قبر النبي ﷺ، وحثا من ترابه على رأسه، وقال: يا رسول الله، قلتَ فسمعنا قولك، ووعيتَ عن الله فوعينا عنك، وكان فيما أنزل الله عليك: ﴿ ولو أنهم إذْ ظلموا أنفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللهَ توّاباً رحيماً ﴾ [1] وقد ظلمتُ نفسي وجئتُك تستغفرُ لي، فنودي من القبر أنه قد غفر لك [2] قال في المغنى: الهيثَمُ بن عدي الطائي متروكٌ.

١٠٤٢٣ ـ عن النعمان بن بشير أن عمر بن الخطاب سُئل عن التوبة النصوح، قال: أن يتوبَ الرجلُ من العمل السيء، ثم لا يعودَ اليه أبداً (عب والفريابي ص ش وهناد وابن منيع وعبد بن حميد وابن جرير وابن

(١) سورة النساء آية ٦٤ .

(٢) والحديث هنا خال من العزو وفي المنتخب كذلك . وذكر ابن كثير في تفسيره (٣٢٩/٢) عند قوله تعالى : ﴿ ولو أنهم إذ ظلموا .. ﴾ ، وقد ذكر جماعة منهم الشيخ أبو منصور الصباغ في كتابه الشامل الحكاية المشهورة عن العتبي .
ثم أنشأ الأعرابي يقول :

يا خير من دفنت بالقاع أعظمه ... فطاب من طيبهن القاع والأكم
نفسي الفداء لقبر أنت ساكنه ... فيه العفاف وفيه الجود والكرم

اهـ . ص .

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

اردو ترجمہ - باب (4.): أمير المؤمنين علي ابن أبي طالب رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) روایة (30 سے 40): تفسير الثعلبي، بهجة المجالس، تفسير القرطبي، مصباح الظلام، تفسير النسفي، تفسير البحرالمحيط، جمع الجوامع، الحاوي للفتاوي، وفاء الوفا، كنز العمال.

الجامع لاحکام القرآن

معروف بہ

تفسیر قرطبی

جلد سوم (۳)

امام ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوبکر قرطبی رحمۃ اللہ علیہ

متن قرآن کا ترجمہ: جسٹس حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مولانا ملک محمد بوستان — مولانا سید محمد اقبال شاہ گیلانی

مولانا محمد انور مگھالوی — مولانا شوکت علی چشتی

زیر اہتمام

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ٥ پاکستان

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

اردو ترجمہ - باب(.4): أمير المؤمنين **علي ابن أبي طالب** رضي الله عنه عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) روایۃ (30 سے 40): **تفسير الثعلبي، بهجة المجالس، تفسير القرطبي، مصباح الظلام، تفسير النسفي، تفسير البحرالمحيط، جمع الجوامع، الحاوي للفتاوي، وفاء الوفا، كنز العمال.**

ہیں: بلغ القول بلاغة، رجل بليغ يبلغ بلسانه كنه ما في قلبه یعنی زبان کے ساتھ اپنے دل کی حقیقت تک پہنچا۔ عرب کہتے ہیں: احمق بلغ وبلغ یعنی وہ حماقت میں انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ بعض نے فرمایا: جو وہ چاہتا ہے اس کو پہنچتا ہے اگرچہ وہ احمق تھا۔ کہا جاتا ہے: **فَكَيْفَ إِذَآ أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ** مسجد ضرار بنانے والوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے نفاق کو ظاہر فرما دیا اور ان کی مسجد گرانے کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے دفاع میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھائیں ہم نے مسجد کی تعمیر فقط اللہ کی اطاعت اور کتاب کی موافقت میں کی ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ فَٱسْتَغْفَرُوا۟ ٱللَّهَ وَٱسْتَغْفَرَ لَهُمُ ٱلرَّسُولُ لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا ﴿٦٤﴾

"اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے اور اگر یہ لوگ جب ظلم کر بیٹھے تھے اپنے آپ پر حاضر ہوتے آپ کے پاس اور مغفرت طلب کرتے اللہ سے نیز مغفرت طلب کرتا ان کے لیے رسول (کریم) بھی تو وہ ضرور پاتے اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ قبول فرمانے، والا نہایت رحم کرنے والا"۔

إِلَّا لِيُطَاعَ جس کا حکم دے اور جس سے منع کرے۔ **بِإِذْنِ ٱللَّهِ**، اللہ کے علم کے مطابق۔ بعض نے اس کا معنی کیا ہے اللہ کی توفیق سے۔ **وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ**۔ ابو صادق نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے فرمایا: ہمارے پاس ایک اعرابی آیا جب کہ ہم تین دن سے رسول اللہ ﷺ کو دفن کر چکے تھے۔ اس اعرابی نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر ڈال دیا اور قبر انور کی مٹی اپنے سر پر ڈالنے لگا اور کہا: یا رسول اللہ! آپ نے کہا تو ہم نے آپ کا قول سنا، آپ نے اللہ تعالیٰ سے کلام یاد کیا اور ہم نے آپ سے کلام یاد کیا۔ جو اس نے تجھ پر نازل کیا اس میں ہے: **وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ** (الآیۃ) میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ میرے لیے استغفار کریں تو قبر انور سے آواز آئی "تجھے بخش دیا گیا ہے" (☆)۔

لَوَجَدُوا۟ ٱللَّهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا یعنی وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا پائیں گے۔ یہ دونوں مفعول ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ترکیب نہیں۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا۟ فِىٓ أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا۟ تَسْلِيمًا ﴿٦٥﴾

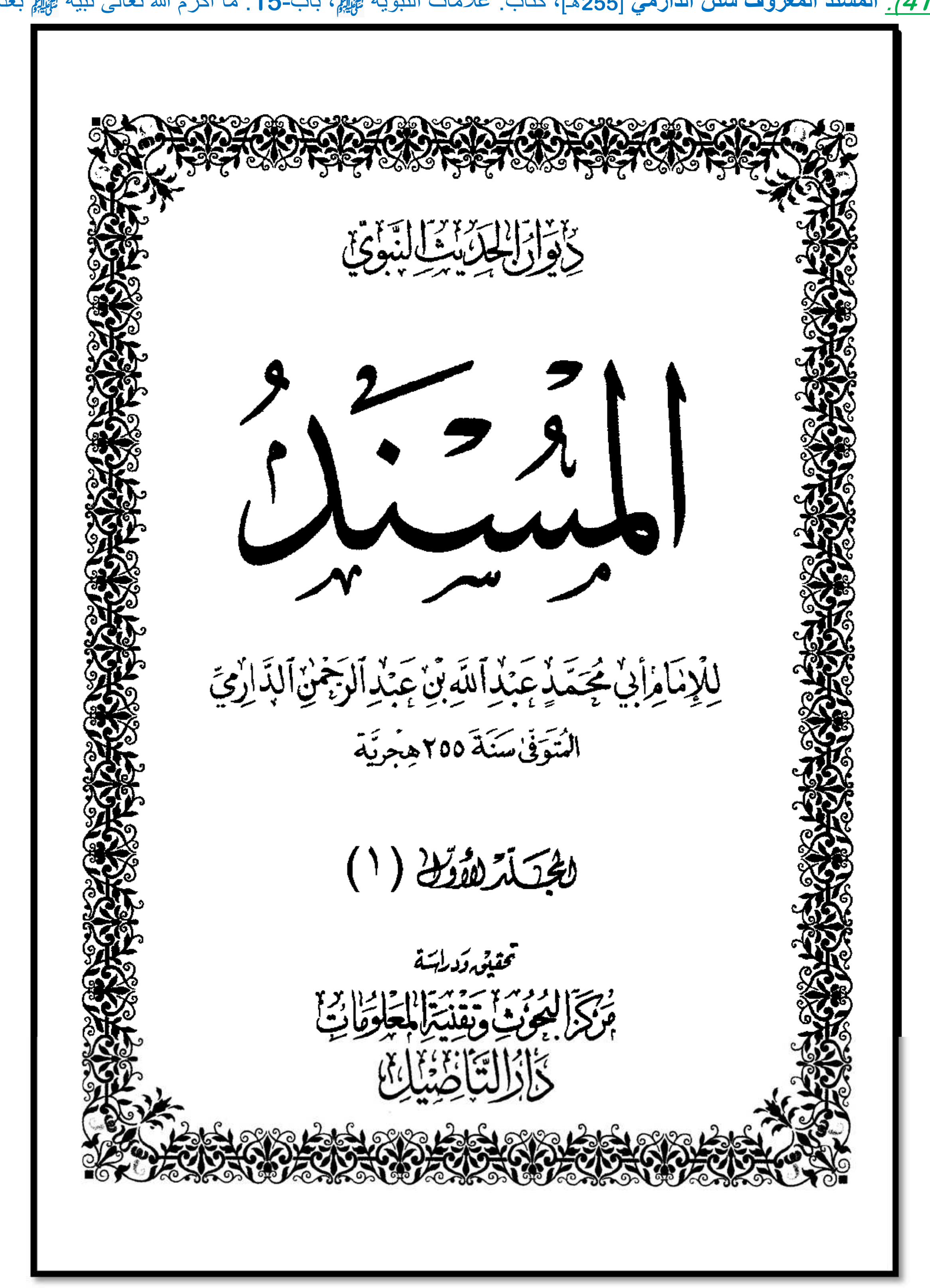
"پس (اے مصطفیٰ!) تیرے رب کی قسم! یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ حاکم بنائیں آپ کو ہر اس جھگڑے میں جو پھوٹ پڑا ان کے درمیان پھر نہ بنائیں اپنے نفسوں میں تنگی اس سے جو فیصلہ آپ نے کیا اور تسلیم کر لیں دل و جان سے"۔

☆ بہجۃ المجالس لابن عبدالبر، جلد 3، صفحہ 275۔ المجموع للنووی، جلد 8، صفحہ 217

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.41): المسند المعروف سنن الدارمي [255هـ]، كتاب: علامات النبوية ﷺ، باب-15: ما أكرم الله تعالى نبية ﷺ بعد موته



الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.41): المسند المعروف سنن الدارمي [255هـ]، كتاب: علامات النبوية ﷺ، باب-15: ما أكرم الله تعالى نبية ﷺ بعد موته

حَيْثُ أَلْقَاهَا اللَّهُ ، هَجْرَتَهَا وَجَفْوَتَهَا ، وَقَذِرْتَهَا إِلَّا مَا تَزَوَّدْتَ مِنْهَا ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَلَا بِكَ حَوْبَتَنَا ۩ وَكَشَفَ بِكَ كُرْبَتَنَا ، فَامْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ ، فَإِنَّهُ لَا يَعِزُّ عَلَى الْحَقِّ شَيْءٌ ، وَلَا يَذِلُّ عَلَى الْبَاطِلِ شَيْءٌ ، أَقُولُ قَوْلِي [١] ، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ .

قَالَ أَبُو [٢] أَيُّوبَ : فَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ فِي الشَّيْءِ : قَالَ لِي ابْنُ الْأَهْتَمِ : امْضِ وَلَا تَلْتَفِتْ .

١٥- بَابُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ ﷺ بَعْدَ مَوْتِهِ

•[٩٥] حدثنا أَبُو النُّعْمَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّكْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوْزَاءِ أَوْسُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ [٣] قَالَ : قَحَطَ [٤] أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَحْطًا شَدِيدًا ، فَشَكَوْا إِلَى عَائِشَةَ ، فَقَالَتْ : انْظُرُوا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ ۩ ، فَاجْعَلُوا مِنْهُ كِوًى [٥] إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ ، قَالَ : فَفَعَلُوا ، فَمُطِرْنَا مَطَرًا حَتَّى نَبَتَ الْعُشْبُ ، وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى تَفَتَّقَتْ [٦] مِنَ الشَّحْمِ ، فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ .

۩[ك : ٢١/ ب] .

(١) بعده في حاشية (ملا) دون علامة : «هذا» .

(٢) ضبب عليه في (ك) .

•[٩٥][الإتحاف : مي ٢١٦٠٦] .

(٣) قوله : «أوس بن عبد الله» أشار في (ك) إلى أنه ليس في نسخة .

(٤) **القحط** : الجدب . (انظر : النهاية ، مادة : قحط) .

۩[ل : ١٩/ ب] .

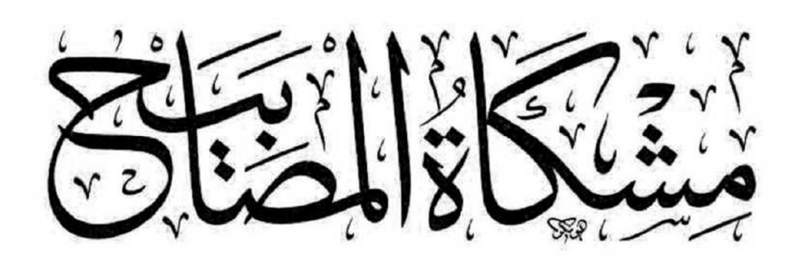
(٥) ضبطه في (ل) بفتح الكاف ، والمثبت بالكسر هو الصواب ، مقصور وممدود ، وهو جمع الكَوة بالفتح ، وبالضم لغة ، وتجمع على كُوَى . «مشارق الأنوار» (١/ ٣٤٨) ، «مختار الصحاح» (مادة : كوى) .

(٦) **تفتقت** : انتفخت خواصرها واتسعت من كثرة ما رعت ، فسمي عام الفتق ، أي : عام الخصب . (انظر : النهاية ، مادة : فتق) .

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضى الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(5.): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضى الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (42.): مشكاة المصابيح الخطيب التبريزي [737هـ]، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات



تأليف

الإمام المحدث محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي رحمه الله

٧٣٧هـ

مع الحاشية الشريفية على مشكاة المصابيح

للإمام العلامة السيد الشريف الجرجاني رحمه الله

٧٤٠هـ - ٨١٦هـ

وبالتعليقات المفيدة المأخوذة من الشروح المعتمدة

المجلد الرابع (٤)

كتاب الطب والرقى - كتاب الرؤيا - كتاب الآداب - كتاب الرقاق - كتاب الفتن

كتاب أحوال القيامة وبدء الخلق - كتاب الفضائل والشمائل - كتاب المناقب

طبعة جديدة مصححة ملونة



الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.42): مشكاة المصابيح الخطيب التبريزي [737هـ]، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات

٥٩٤٩- (٦) وعن ابن المنكدر أن سفينة مولى رسول الله ﷺ أخطأ الجيش بأرض الروم أو أسر، فانطلق هاربًا يلتمس الجيش، فإذا هو بالأسد. فقال: يا أبا الحارث! أنا مولى رسول الله ﷺ، كان من أمري كيتَ وكيت، فأقبل الأسد، **له بصبصة** حتى قام إلى جنبه، كلما سمع صوتًا أهوى إليه، ثم أقبل يمشي إلى جنبه حتى بلغ الجيش، ثم رجع الأسد. رواه في "شرح السنة".

٥٩٥٠- (٧) وعن أبي الجوزاء، قال: قُحط أهل المدينة قحطًا شديدًا، فشكوا إلى عائشة **فقالت: انظروا قبر النبي** ﷺ، فاجعلوا منه **كوًى** إلى السماء، حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف، ففعلوا، فمُطروا مطرًا حتى نبت العشب، وسمنت الإبل، حتى تفتقت من الشحم، فسمّي **عام الفتق**. رواه الدارمي.

٥٩٥١- (٨) وعن سعيد بن عبد العزيز، قال: لما كان **أيام الحرّة** لم يؤذّن في مسجد النبي ﷺ ثلاثًا ولم يُقَم، ولم يبرح سعيد بن المسيب المسجد، وكان لا يعرف وقت الصلاة **إلا بهمهمة** يسمعها من قبر النبي ﷺ. رواه الدارمي.

٥٩٥٢- (٩) **وعن أبي خلدة**، قال: قلت لأبي العالية: **سمع أنس** من النبي ﷺ؟ قال: خدمه عشر سنين، ودعا له النبي ﷺ، وكان له بستان يحمل في كل سنة الفاكهة

له بصبصة: بصبص الكلب بذنبه إذا حركه؛ وذلك إما لطمع، أو خوف. فقالت: انظروا قبر النبي: كأنه استشفاع بالنبي ﷺ، وقيل: لما رأت السماء قبره ﷺ بكت فسال الوادي. كوى: الكوة - بالفتح - نقب البيت، ويجمع على كوى بالكسر، والقصر والمد أيضاً، والكوة بالضم، ويُجمع على كوى بالضم. عام الفتق: أي الخصب الذي أفضى إلى الفتق. أيام الحرّة: هي أيام نهب عسكر يزيد المدينة في ذي الحجة سنة ثلاث وستين، وقد مرّ هذه القصة. إلا بهمهمة: صوت خفي لا يفهم. عن أبي خلدة: أبو خلدة خالد بن دينار تابعي، خلدة بفتح الخاء المعجمة وسكون اللام. سمع أنس: أي هل سمع؟ فأجاب بأن من له هذه المنزلة من الصحبة والخدمة كيف لا يسمع ولا يرى.

شرح الطيبي

على مشكاة المصابيح

المسمّى بالكاشف عن حقائق السنن

مصدراً بمقدمة للمحقق في علوم الحديث ومصطلحه

للإمام الكبير:

شرف الدين الحسين بن عبد الله بن محمد الطيبي

توفي ٧٤٣ هـ.

المجلد الثاني عشر (١٢)

إعداد: مركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار الباز

تحقيق ودراسة

د. عبد الحميد هنداوي

مكتبة نزار مصطفى الباز

مكة المكرمة - الرياض

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.43): **شرح الطيبي على مشكاة المصابيح** [743هـ]، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات، الفصل ثاني

الفصل الثاني

٥٩٤٧ - * عن عائشة قالت: لما ماتَ النجاشي كنَّا نتحدث أنه لايزال يُرى على قبره نور. رواه أبو داود [٥٩٤٧].

٥٩٤٨ - * وعنها، قالت: لما أرادوا غسل النبي ﷺ قالوا: لاندرى أنجرد رسولَ الله ﷺ من ثيابه كما نجرد موتانا أم نغسله وعليه ثيابه؟ فلما اختلفوا ألقى اللهُ عليهم النوم، حتى ما منهم رجلٌ إلا وذقنهُ فى صدره، ثمَّ كلَّمهم مُكلمٌ من ناحية البيت، لايدرون من هو؟»: اغسلوا النبي ﷺ وعليه ثيابه. فقاموا ، فغسلوه وعليه قميصه، يصبون الماء فوق القميص ويدلكونه بالقميص. رواه البيهقى فى «دلائل النبوة»[٥٩٤٨].

٥٩٤٩ - * وعن ابن المنكدر أن سفينةَ مَولى رسول الله ﷺ أخطأ الجيشَ بأرض الروم أو أسر، فانطلق هاربًا يلتمس الجيشَ، فإذا هو بالأسد. فقال: يا أبا الحارث! أنا مولى رسول الله ﷺ، كانَ من أمرى كَيتَ وكيتَ، فاقبل الأسدُ، له بصبصةٌ حتى

الفصل الثاني

الحديث الأول إلى الثالث عن ابن المنكدر:

قوله: «بصبصة» نه: يقال: بصبص الكلب بذنبه إذا حركه وإنما يفعل ذلك من طمع أو خوف.

الحديث الرابع عن أبى الجوزاء:

قوله: «منه كوى إلى السماء» أى منافذ، واحدتها كوة -بفتح الكاف وضمها-.

مظ: قيل فى سبب كشف قبر النبى ﷺ أن السماء لما رأت قبر النبى ﷺ سال الوادي من بكائها، قال تعالى: ﴿ فما بكت عليهم السماء والأرض﴾(١) حكاية عن حال الكفار.

وقيل: إنه ﷺ كان يستشفع به عند الجدب فتمطر السماء، فأمرت عائشة رضى الله عنها بكشف قبره مبالغة فى الاستشفاع به فلا يبقى بينه وبين السماء حجاب.

قوله: «يسمى عام الفتق» أى عام الخصب.

[٥٩٤٧] انظر سنن أبى داود برقم ٢٥٢٣

[٥٩٤٨] وانظر صحيح أبى داود رقم ٢٦٩٣، وبه زيادة.

(١) الدخان: ٢٩.

٣٨١٠

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.43): شرح الطيبي على مشكاة المصابيح [743هـ]، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات، الفصل ثاني

قام إلى جنبه، كلما سمع صوتًا أهوى إليه، ثم أقبل يمشي إلى جنبه حتى بلغ الجيش، ثم رجع الأسدُ. رواه في «شرح السنة»[٥٩٤٩].

٥٩٥٠ - * وعن أبي الجوزاء. قال: قُحِطَ أهلُ المدينة قحطًا شديدًا، فشكَوا إلى عائشة فقالت: انظروا قبرَ النبي ﷺ، فاجعلوا منه كُوى إلى السَّماء، حتى لايكونَ بينه وبين السَّماء سقف. ففعلوا، فمُطِروا مَطَرًا حتى نَبَتَ العُشبُ، وسمنت الإبل، حتى تَفَتَّقَت من الشحم، فسمي عامَ الفتق. رواه الدارمي[٥٩٥٠].

٥٩٥١ - * وعن سعيد بن عبدالعزيز، قال: لما كانَ أيام الحرَّة لم يُؤذَّن في مسجدِ النبي ﷺ ثلاثًا ولم يقَم، ولم يبرَح سعيد بنُ المسيِّب المسجدَ، وكان لايعرف وقت الصلاة إلا بهمهمةٍ يسمعُها من قبرِ النبي ﷺ. رواه الدارمي[٥٩٥١].

٥٩٥٢ - * وعن أبي خلدة، قال: قلت لأبي العالية: سَمِعَ أنسٌ من النبي ﷺ؟ قال: خدمه عشر سنين، ودعا له النبيﷺ، وكان له بستانٌ يحمل في كل سنة الفاكهةَ مرَّتين، وكان فيها ريحانٌ يجيء منه ريحُ المسك. رواه الترمذي، وقال: هذا حديث حسن غريب[٥٩٥٢].

الحديث الخامس عن سعيد بن عبدالعزيز:

قوله: «أيام الحرة» هو يوم مشهور في الإسلام، أيام يزيد بن معاوية لما نهب المدينة عسكر أهل الشام، ندبهم لقتال أهل المدينة من الصحابة والتابعين وأمَّر عليهم مسلم بن عقبة المري في ذي الحجة سنة ثلاث وستين، وعقيبها هلك يزيد.

والحرة هذه أرض بظاهر المدينة بها حجارة سود كثيرة وكانت الوقعة بها.

والهمهمة: كلام خفي لايفهم.

الحديث السادس عن أبي خلدة:

قوله: «سمع أنس؟» أي سمع أنس من رسول الله، أحاديث ورواها عنه؟.

[٥٩٤٩] قال الشيخ: ورواه أيضًا الحاكم (٣/٦٠٦) بنحوه، وقال: «صحيح على شرط مسلم»، ووافقه الذهبي، وهو كما قالا.

[٥٩٥٠] انظر سنن الدارمي باب ما أكرم الله تعالى نبيه ....ص٥٦ ح رقم ٩٢ وقال الشيخ: إسناده ضعيف، وحقق شيخ الإسلام ابن تيمية بطلانه في رده على الأخنائي أو البكري وهما مطبوعان معًا.

[٥٩٥١] انظر سنن الدارمي في الباب السابق ذكره ح/ ٩٣ ص٥٦، ٥٧. قال الشيخ: وإسناده ضعيف، فيه من كان قد اختلط.

[٥٩٥٢] انظر صحيح الترمذي ح رقم ٣٠١٠، والصحيحة ٢٢٤١

٣٨١١

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.44): شفاء السقام في زيارة خير الأنام ﷺ لامام السبكي [756هـ]، الحالة الأولى: في حياته ﷺ

شِفَاءُ السِّقَامِ فِي زِيَارَةِ خَيْرِ الأَنَامِ صلى الله عليه وسلم

تأليف

الإمام المحقق ناصر السنة شيخ الإسلام المجتهد النظار

تقي الدين علي بن عبد الكافي بن علي السبكي الشافعي

ولد سنة ٦٨٣ هـ وتوفي سنة ٧٥٦ هـ

رحمه الله تعالى عليه ورضوانه

طبعة مخرجة على نسخة ابن المصنف ومقروءة عليهما

تشرف بخدمته والعناية به

حسين محمد علي شكري



المكتبة التخصصية للرد على الوهابية

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.44): شفاء السقام في زيارة خير الأنام ﷺ لامام السبكي [756هـ]، الحالة الأولى: في حياته ﷺ

ذلك الرجل الذي استسقىٰ بشيبته عمر بن الخطاب رضي الله عنه؛ فسقوا، فما زال يتوسل بهذه الوسيلة حتى سقوا[١].

وَرُوِيَ أنه لما استسقى عمر بالعباس رضي الله عنهما وفرغ عمر رضي الله عنه من دعائه، قال العباس رضي الله عنه: اللهم إنه لم ينزل من السماء بلاءٌ إلاَّ بذنب، ولا يُكشفُ إلاَّ بتوبة، وقد توجّهَ بي القوم إليك لمكاني من نبيك ﷺ، وهذه أيدينا إليك بالذنوب، ونواصينا بالتوبة ـ وذكر دعاء ـ فما تَمّ كلامه؛ حتى ارتجّت السماء بمثل الجبال[٢].

وكذلك يجوز مثل هذا التوسل بسائر الصالحين، وهذا شيءٌ لا يُنكِرهُ مسلمٌ، بل مُتديّنٌ بملّةٍ من المِلَل.

فإن قيل، لم تَوسّل عمر بن الخطاب بالعباس رضي الله عنهما، ولم يتوسل بالنبي ﷺ، أو بقبره؟

قُلْنا: ليس في توسله بالعباس رضي الله عنه إنكارٌ للتوسل بالنبي ﷺ، أو بالقبر، وقد رُوِيَ عن أبي الجوزاء قال:

قحط أهل المدينة قحطاً شديداً، فشكوا إلى عائشة رضي الله عنها فقالت: فانظروا قبر النبي ﷺ، فاجعلوا منه كُوىً إلى السماء، حتى لا يكون بينه وبين السماء سَقفٌ.

ففعلوا، فمطروا حتى نبت العشب، وَسَمِنت الإبل حتى تَفَتّقَتْ من الشحم، فَسُمِّي: عام الفتق[٣].

(١) رواها الإمام الخطيب في «تاريخ بغداد» ٨: ١٨٢ بسنده من طريقين.

(٢) ذكره الإمام ابن النعمان المراكشي في «مصباح الظلام» ص٥٠ وقال: «وروينا عن أبي صالح...»، فذكره.

(٣) رواه الإمام الدارمي في «السنن» (باب ما أكرم الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم بعد موته) ص٥٨ حديث (٩٣).

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(5.): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (45.): وفاء الوفا لامام السمهودي [911هـ]، الفصل العشرون، فيما حدث من عمارة الحجرة بعد ذلك، والحائز الذي أدير عليها

وفاء الوفا بأخبار دار المصطفى ﷺ

تأليف

الشيخ العلامة نور الدين علي بن أحمد السمهودي

المتوفى ٩١١ هـ

اعتنى به ووضع حواشيه

خالد عبد الغني محفوظ

الجزء الرابع (٤)

المكتبة التخصصية للرد على الوهابية

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(5.): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (45.): وفاء الوفا لامام السمهودي [911هـ]، الفصل العشرون، فيما حدث من عمارة الحجرة بعد ذلك، والحائز الذي أدير عليها

المركن، وأما أنا فلم أره، ولم أعلم أحداً يدري من أخذه، ولم أر للبيت الذي في الحظار باباً ولا موضع بابه، وقد أخبرني ابن أبي فديك أنه رأى باب بيت النبي ﷺ مما يلي الشام، انتهى. وقد حكى الأقشهري عن أبي غسان أيضاً نحو ذلك.

قلت: ولم نر للبيت عند انكشافه في العمارة التي أدركناها باباً ولا موضع باب، ولم يوجد في الفضاء الذي يلي الشام من الحظار المذكور مركن ولا غيره مما ذكر، وسيأتي في الفصل الثالث والعشرين أن ابن عاث ذكر أنهم وجدوا عند عمارة حائط سقط بالحجرة قَعْباً انكسر عند سقوط الحائط، وأنه حمل إلى بغداد، فإن صح فلعله المراد، وفيما قدمناه إشعار بأن موضع القبور الشريفة كان مسقفاً تحت سقف المسجد كما سيأتي التصريح به، ولهذا لما انكشف سقف المسجد رأوا ما بين الحظار الظاهر والحجرة، ولم يروا جوف الحجرة، ويدل له ما سيأتي عن أبي الجزاء قال: قُحِط أهل المدينة قحطاً شديداً، فشكوا إلى عائشة، فقالت: فانظروا قبر النبي ﷺ، فاجعلوا منه كوة إلى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف، ففعلوا، فمُطروا، الخبر الآتي، لكن سيأتي في الفصل الرابع والعشرين عن ابن رشد أنه قال في بيانه: إن الثقة أخبرني أنه لا سقف له في زمنه تحت سقف المسجد، وكنت أظن أن ذلك بعد حريق المسجد، فإن كلام المؤرخين الآتي متطابق على أنه لا سقف للحجرة بعد الحريق إلا سقف المسجد، ثم تبين أن زمن ابن رشد كان قبل الحريق بمدة مديدة؛ لأن وفاته سنة عشرين وخمسمائة، ثم اطلعنا في العمارة التي أدركناها على وجود سقف جعل بعد الحريق وعلى آثار السقف الذي كان قبله كما سيأتي بيانه، والله أعلم.

الفصل الحادي والعشرون

فيما روي من الاختلاف في صفة القبور الشريفة، بالحجرة المنيفة

وما جاء من أنه بقي بها موضع قبر، وأن عيسى بن مريم عليه السلام يدفن بها، وما جاء في تنزل الملائكة حافين بالقبر الشريف، وتعظيمه والاستسقاء به.

اعلم أن ابن عساكر ذكر في تحفته الاختلاف في صفة القبور الشريفة، فذكر في ذلك سبع روايات، وسبقه إلى ذلك شيخه ابن النجار، لكنه ذكر ستاً فقط.

رواية نافع في وضع القبور

الأولى: ما رواه عن نافع بن أبي نعيم أن صفة قبر النبي ﷺ وقبر أبي بكر وقبر عمر، قبر النبي ﷺ أمامها إلى القبلة مقدماً، ثم قبر أبي بكر حذاء منكبي[1] رسول الله ﷺ، وقبر عمر حذاء منكبي أبي بكر، وهذه صفته:

(١) المنكب: مجتمع رأس العضد والكتف.

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.46): المواهب اللدنية لامام القسطلاني [923هـ]، الفصل الرابع في صلاة ﷺ صلاة الإستسقاء

المواهب اللدنية

بالمنح المحمدية

تأليف

الشيخ أحمد بن محمد القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣هـ

شرحه وعلق عليه

مأمون بن محيي الدين الجنان

طبعة جديدة كاملة

الجزء الثالث (٣)

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]
عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)
رواية (.46): المواهب اللدنية لامام القسطلاني [923هـ]، الفصل الرابع في صلاة ﷺ صلاة الإستسقاء

الفصل [الثالث]

عن سالم عن عبد الله عن أبيه مرفوعاً: أنه كان إذا استسقى قال: اللهم اسقنا الغيث ولا تجعلنا من القانطين، اللهم إن بالعباد والبلاد والبهائم والخلق من اللأواء والجهد والضنك ما لا نشكوه إلا إليك، اللهم أنبت لنا الزرع، وأدرّ لنا الضرع، واسقنا من بركات السماء، وأنبت لنا من بركات الأرض، اللهم ارفع عنا الجهد والجوع والعري، واكشف عنا من البلاء ما لا يكشفه غيرك، اللهم إنا نستغفرك إنك كنت غفاراً، فأرسل السماء علينا مدراراً. رواه الشافعي.

الفصل [الرابع]

روى أبو الجوزاء قال: قحط أهل المدينة قحطاً شديداً، فشكوا إلى عائشة فقالت: انظروا قبر النبي ﷺ فاجعلوا منه كوى إلى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف، ففعلوا فمطروا حتى نبت العشب، وسمنت الإبل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق.

وروى ابن أبي شيبة بإسناد صحيح من رواية أبي صالح السمان، عن مالك الدار قال: أصاب الناس قحط في زمن عمر بن الخطاب، فجاء رجل إلى قبر النبي ﷺ فقال: يا رسول الله، استسق لأمتك فإنهم قد هلكوا، فأتى الرجل في المنام فقيل له: أئت عمر.

وفي رواية عبد الرزاق: أن عمراً استسقى بالمصلى، فقال للعباس: قم فاستسق.
وذكر الزبير بن بكار أن عمر بن الخطاب استسقى بالعباس عام الرمادة ـ بفتح الراء وتخفيف الميم ـ وسمي به لما حصل من شدة الجدب، فاغبرت الأرض جداً لعدم المطر.
وذكر ابن عساكر في كتاب الاستسقاء أن العباس لما استسقى ذلك اليوم قال: اللهم إن عندك سحاباً وعندك ماء، فانشر السحاب ثم أنزل منه الماء ثم أنزله علينا، واشدد به الأصل وأطل به الفرع وأدرّ به الضرع. اللهم تشفعنا إليك بمن لا منطق له من بهائمنا وأنعامنا، اللهم اسقنا سقياً وادعة بالغة طبقاً، اللهم لا نرغب إلا إليك وحدك، لا شريك لك، اللهم نشكو إليك سغب كل ساغب، وعدم كل عادم، وجوع كل جائع، وعري كل عارٍ، وخوف كل خائف.

وفي رواية الزبير بن بكار: أن العباس لما استسقى به عمر قال: اللهم أنه لم ينزل بلاء إلا بذنب، ولم يكشف إلا بتوبة، وقد توجه بي القوم إليك لمكاني من نبيك. وهذه أيدينا إليك بالذنوب، ونواصينا إليك بالتوبة، فاسقنا الغيث. فأرخت السماء مثل الحبال، حتى أخصبت الأرض وعاش الناس. وعنده أيضاً: قحط الناس فقال عمر أن رسول الله ﷺ كان

٢٥٥

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة عائشة صديقة رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.47): مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح الشيخ علي القاري [1014هـ]، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات

مِرْقَاةُ المَفَاتِيح

للعلاّمة الشيخ علي بن سلطان محمد القاري المتوفى سنة ١٠١٤هـ

شرح مشكاة المصابيح

للإمام العلاّمة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي المتوفى سنة ٧٤١هـ

تحقيق
الشيخ جمال عيتاني

تنبيه:
وضعنا متن المشكاة في أعلى الصفحات، ووضعنا أسفل منها نصّ "مرقاة المفاتيح" وألحقنا في آخر المجلّد الحادي عشر كتاب "الإكمال في أسماء الرجال" وهو تراجم رجال المشكاة للعلاّمة التبريزي

الجزء الحادي عشر (١١)

المحتوى
كتاب الفضائل والشمائل - كتاب المناقب
تراجم رجال المشكاة

منشورات
محمد علي بيضون
لنشر كتب السنة والجماعة
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.47): **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح الشيخ علي القاري** [1014هـ]، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات

مولى رسول الله ﷺ، كانَ من أمري كَيْتَ وكَيْتَ، فأقبل الأسدُ، له بصبصةٌ حتى قام إلى جنبه، كلما سمع صوتاً أهوى إليه، ثم أقبل يمشي إلى جنبه حتى بلغ الجيش، ثم رجع الأسدُ. رواه في «شرح السنة».

٥٩٥٠ ـ (٧) وعن أبي الجوزاء، قال: قُحِطَ أهلُ المدينةِ قَحطاً شديداً، فشكَوا إلى عائشة فقالت: انظروا قبرَ النبي ﷺ، فاجعلوا منه كُوىً إلى السَّماء، حتى لا يكونَ بينه وبين السَّماء سقف، ففعلوا، فمُطِروا مَطَراً حتى نَبَتَ العُشْبُ، وسمنت الإبل، حتى تَفَتَّقَتْ من الشحمِ، فسمّي عامَ الفَتْقِ.

مولى رسول الله ﷺ كان من أمري كيت وكيت) استئناف بيان لحاله في إغواء الطريق أو لكماله في خدمته نعم الرفيق **(فأقبل الأسد له بصبصة)** أي تحريك ذنب كفعل الكلب تملقاً إلى مالكه وتذللاً لصاحبه والجملة حال. وفي النهاية: بصبص الكلب بذنبه إذا حركه، وإنما يفعل ذلك لطمع أو خوف **(حتى قام)** أي الأسد **(إلى جنبه كلما سمع)** أي الأسد **(صوتاً أهوى إليه)** أي قصده ليدفعه إن كان صوت أذى **(ثم أقبل يمشي إلى جنبه)** أي إلى جانب سفينة **(حتى بلغ الجيش ثم رجع الأسد)** فكأنه كان دليلاً ولإيصاله كفيلاً. وقد أشار صاحب البردة إلى هذه الزبدة بقوله:

ومن تكن برسول الله نصرته * إن تلقه الأسد في آجامها تجم

(رواه) أي البغوي **(في شرح السنة)** أي بإسناده.

٥٩٥٠ ـ **(وعن أبي الجوزاء)** قال المؤلف: هو أوس بن عبد الله الأزدي من أهل البصرة تابعي مشهور الحديث سمع عائشة وابن عباس وابن عمر، وروى عنه عمرو بن مالك وغيره. قتل سنة ثلاث وثمانين[1]. **(قال: قحط أهل المدينة)** على بناء المفعول **(قحطاً شديداً فشكوا)** أي الناس **(إلى عائشة فقالت: انظروا قبر النبي)** بالنصب على نزع الخافض، وفي نسخة: إلى قبر النبي ﷺ **(فاجعلوا منه)** أي من قبره **(كوى)** بفتح الكاف ويضم. ففي المغرب الكوّة نقب البيت والجمع كوى، وقد يضم الكاف في المفرد والجمع. اهـ. وقيل: يجمع على كوى بالكسر والقصر والمد أيضاً، والكوّة بالضم ويجمع على كوى بالضم. والمعنى: اجعلوا من مقابلة قبره في سقف حجرته منافذ متعددة **(حتى لا يكون بينه)** أي بين قبره **(وبين السماء سقف)** أي حجاب ظاهري **(ففعلوا فمطروا)** بضم فكسر **(مطراً)** أي شديداً **(حتى نبت العشب)** بضم فسكون أي العلف في منابته **(وسمنت)** بكسر الميم **(الإبل)** وكذا سائر المواشي بالأولى **(حتى تفتقت)** أي انتفخت خواصرها من الرعي. وقيل انشقت، وقيل اتسعت. **(من الشحم)** أي من كثرته **(فسمي عام الفتق)** أي سنة الخصب الذي أفضى إلى الفتق. هذا وقد قيل في

الحديث رقم ٥٩٥٠: أخرجه الدارمي في السنن ٥٦/١ حديث رقم ٩٢.

(١) في المخطوطة «ثلاثين».

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(5.): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (47.): **مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح الشيخ علي القاري [1014هـ]**، كتاب: الفضائل والشمائل، باب: الكرامات

رواه الدارمي.

٥٩٥١ ـ (٨) وعن سعيد بن عبد العزيز، قال: لما كانَ أيام الحرَّة لم يُؤذَّنْ في مسجدِ النبي ﷺ ثلاثاً ولم يُقَمْ، ولم يَبْرَحْ سعيد بنُ المسيّب المسجدَ، وكان لا يعرف وقت الصلاة إلا بهمهمةٍ يسمعُها من قبرِ النبي ﷺ. رواه الدارمي.

٥٩٥٢ ـ (٩) وعن أبي خلدة، قال: قلت لأبي العالية:

سبب كشف قبر النبي ﷺ أن السماء لما رأت قبر النبي ﷺ سال الوادي من بكائها قال تعالى: ﴿فما بكت عليهم السماء والأرض﴾ [الدخان ـ ٢٩]. حكاية عن حال الكفار، فيكون أمرها على خلاف ذلك بالنسبة إلى الأبرار. وقيل: إنه ﷺ كان يستشفع به عند الجدب فتمطر السماء فأمرت عائشة رضي الله عنها بكشف قبره مبالغة في الاستشفاع به فلا يبقى بينه وبين السماء حجاب. أقول: وكأنه كناية عن عرض الغرض المطلوب بتوجهه إلى السماء وهي قبلة الدعاء ومحل رزق الضعفاء. كما قال تعالى: ﴿وفي السماء رزقكم﴾ [الذاريات ـ ٢٢]. **(رواه الدارمي)**.

٥٩٥١ ـ **(وعن سعيد بن عبد العزيز)** قال المؤلف: تنوخي دمشقي. كان فقيه أهل الشام في زمن الأوزاعي وبعده. وقال أحمد: ليس بالشام أصح حديثاً منه ومن الأوزاعي، وهو والأوزاعي عندي سواء. وكان سعيد بكاء فسئل فقال: ما قمت إلى الصلاة إلا مثلت لي جهنم. **(قال: لما كان)** أي وقع **(أيام الحرة)** بفتح فتشديد. قال الطيبي: هو يوم مشهور في الإسلام أيام يزيد بن معاوية لما نهب المدينة عسكر من أهل الشام ندبهم لقتال أهل المدينة من الصحابة والتابعين، وأمر عليهم مسلم بن عيينة المري في ذي الحجة سنة ثلاث وستين وعقيبها هلك يزيد. والحرة هذه أرض بظاهر المدينة بها حجارة سود كثيرة وقعت فيها هذه الوقعة **(لم يؤذن في مسجد النبي ﷺ)** بصيغة المجهول أي لم يؤذن أحد فيه لأجل الفتنة **(ثلاثاً)** أي ثلاث ليال بأيامها **(ولم يقم)** على بناء المفعول من الإقامة أي ولم يقم أحد للصلاة أيضاً **(ولم يبرح)** بفتح الراء لم يفارق **(سعيد بن المسيب المسجد)** وكان الناس يقولون في حقه أنه شيخ مجنون. قال المؤلف: كان سيد التابعين جمع بين الفقه والحديث والزهد والورع والعبادة لقي جماعة كثيرة من الصحابة وروى عنهم وعنه الزهري وكثير من التابعين وغيرهم، حج أربعين حجة مات سنة ثلاث وسبعين. **(وكان)** أي سعيد في ذلك الوقت الشديد **(لا يعرف وقت الصلاة إلا بهمهمة)** أي بصوت خفي لا يفهم **(يسمعها من قبر النبي ﷺ رواه الدارمي)**.

٥٩٥٢ ـ **(وعن أبي خلدة)** بفتح المعجمة وسكون اللام قال المؤلف: هو خالد بن دينار التميمي السعدي البصري الخياط من الخياطة من ثقات التابعين، روى عن أنس وعنه وكيع وغيره. **(قال: قلت لأبي العالية)** قال المؤلف: اسمه رفيع بن مهران الرياحي مولاهم البصري رأى الصديق وروى عن عمر وأبي وعنه عاصم الأحول وغيره. قالت حفصة بنت سيرين: كان

الحديث رقم ٥٩٥١: أخرجه الدارمي ١/ ٥٦ حديث رقم ٩٣.

الحديث رقم ٥٩٥٢: أخرجه الترمذي في السنن ٥/ ٦٤١ حديث رقم ٣٨٣٣.

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.48): **شرح الزرقاني على المواهب اللدنية** [1122هـ]، الفصل الثاني في صلاة ﷺ صلاة الإستسقاء

شرح العلامة الزرقاني

المتوفى سنة ١١٢٢ هـ.

على

المواهب اللدنية بالمنح المحمدية

للعلامة القسطلاني

المتوفى سنة ٩٢٣ هـ.

ضبطه وصححه

محمد عبد العزيز الخالدي

الجزء الحادي عشر (١١)

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

الفصل (.4) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

عربي متن- باب(.5): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسيله)

رواية (.48): **شرح الزرقاني على المواهب اللدنية** [1122هـ]، الفصل الثاني في صلاة ﷺ صلاة الإستسقاء

١٥٠ الفصل الثاني في صلاته ﷺ صلاة الاستسقاء

اللهم إنا نستغفرك إنك كنت غفارًا، فأرسل السماء علينا مدرارًا». رواه الشافعي.

فصل: روى أبو الجوزاء قال: قحط أهل المدينة قحطًا شديدًا، فشكوا إلى عائشة فقالت: انظروا قبر النبي ﷺ فاجعلوا منه كوى إلى السماء حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف، ففعلوا فمطروا حتى نبت العشب، وسمنت الإبل حتى تفتقت من الشحم فسمي عام الفتق.

وروى ابن أبي شيبة بإسناد صحيح من رواية أبي صالح السمان، عن مالك الدار قال: أصاب الناس قحط في زمن عمر، فجاء رجل إلى قبر النبي ﷺ فقال: يا رسول الله، استسق لأمتك فإنهم قد هلكوا، فأتى الرجل في المنام فقيل له: آئت عمر.

والعري واكشف عنا من البلاء ما لا يكشفه غيرك، **اللهم إنا نستغفرك إنك كنت** ولم تزل (**غفارًا، فأرسل السماء**) المطر (**علينا مدرارًا**) كثير الدرور (**رواه الشافعي**) الإمام رحمه الله.

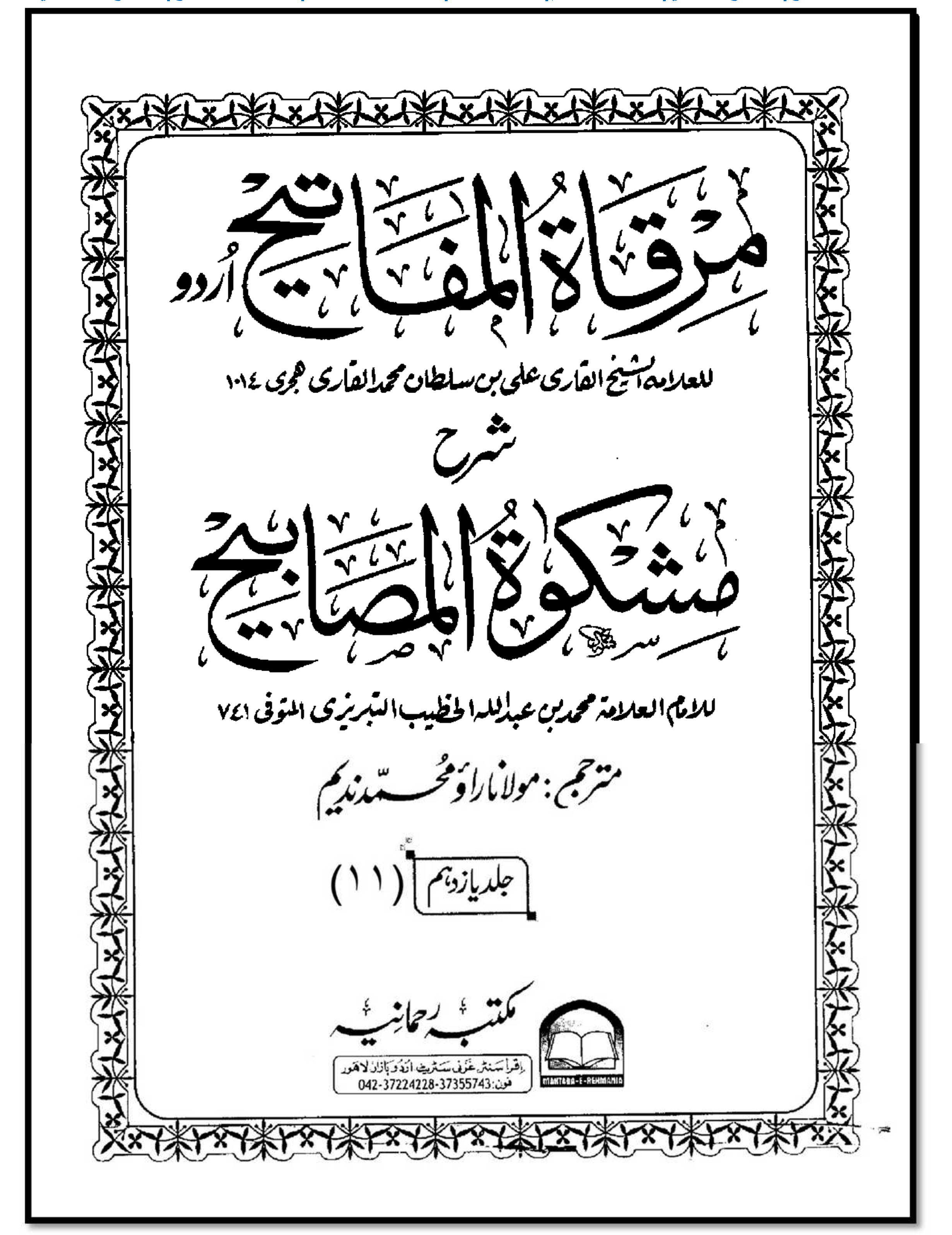
(**فصل: روى أبو الجوزاء**) بجيم وزاي أوس بن عبد الله الربعي بفتح الموحدة البصري، تابعي ثقة يرسل كثيرًا (**قال: قحط**) بفتح الحاء وكسرها مع فتح القاف وبضمها وكسر الحاء مبني للمفعول (**أهل المدينة قحطًا شديدًا، فشكوا إلى عائشة، فقالت: انظروا قبر النبي ﷺ، فاجعلوا منه كوى إلى السماء**) بضم الكاف مقصور جمع كوّة بالضم مثل مدية ومدى الثقبة في الحائط، أي: اجعلوا طاقات من السقف الذي على القبر الشريف، كما يفهم من قولها (**حتى لا يكون بينه وبين السماء سقف، ففعلوا فمطروا**) مطرًا كثيرًا (**حتى نبت العشب**) بضم فسكون (**وسمنت الإبل حتى تفتقت:**) اتسعت (**من الشحم، فسمي عام الفتق**).

(**وروى ابن أبي شيبة بإسناد صحيح من رواية أبي صالح**) واسمه ذكوان (**السمان**) بائع السمن (**عن مالك الدار**) وكان خازن عمر، وهو لملك بن عياض مولى عمر، له إدراك، ورواية عن الشيخين ومعاذ وأبي عبيدة، وعنه ابناه عبد الله وعوف وأبو صالح وعبد الرحمن بن سعيد المخزومي قال أبو عبيدة: ولاه عمر كيلة عمر، فلما كان عثمان ولاه القسم فسمي مالك الدار.

(**قال: أصاب الناس قحط في زمن عمر، فجاء رجل**) هو بلال بن الحرث المزني الصحابي كما عند سيف في كتاب الفتوح (**إلى قبر النبي ﷺ، فقال: يا رسول الله استسق لأمتك فإنهم قد هلكوا، فأتى الرجل**) بلال بن الحرث (**في المنام، فقيل له: ائت عمر**) وفي رواية ابن أبي خيثمة من هذا الوجه، فجاءه النبي ﷺ في المنام، فقال له: ائت عمر فقل له:

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

اردو ترجمہ - باب(.5): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) روایة (41 سے 48): سنن الدارمي|، مشكاة المصابيح|، شرح الطيبي|، شفاء السقام|، وفاء الوفا|، المواهب اللدنية|، مرقاة المفاتيح|، شرح الزرقاني.


مرقاة المفاتيح اردو

للعلامة الشيخ القاری علی بن سلطان محمد القاری ھجری ١٠١٤

شرح

مشكوة المصابيح

للامام العلامة محمد بن عبد الله الخطيب التبريزی المتوفی ٧٤١

مترجم: مولانا راؤ محمد ندیم

جلد یازدہم (١١)

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضی اللہ عنہ [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

اردو ترجمہ - باب (5.): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضی اللہ عنہا عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) روایة (41 سے 48): سنن الدارمي|، مشكاة المصابيح|، شرح الطيبي|، شفاء السقام|، وفاء الوفا|، المواهب اللدنية|، مرقاة المفاتيح|، شرح الزرقاني.

مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اُردو جلد یازدہم ۱۸۷ کتاب الفضائل والشمائل

ومن تكن برسول الله نصرته
ان تلقه الاسد في آجامها تجسم

قحط سالی کے وقت روضہ اطہر پر دُعا اور بارانِ رحمت کا نزول

۵۹۵۰: وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَآءِ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَكَوْا اِلٰی عَائِشَةَ فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كَوًی اِلَی السَّمَآءِ حَتّٰی لَا یَكُوْنَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ۔ (رواه الدارمی)

أخرجه الدارمی فی السنن ۵۶/۱ حدیث رقم ۹۲

ترجمہ: ''ابوالجوزاء سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ اہل مدینہ شدید قحط میں مبتلا ہو گئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنے حال احوال بیان کئے (تا کہ وہ ہمیں کوئی مشورہ دیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف تھوڑا دھیان دو اور ان کے حجرے کی چھت میں آسمان کی طرف کچھ سوراخ کر دو (یعنی ان میں سے آسمان نظر آئے) قبر اور آسمان کے بیچ چھت نہ رہے (یعنی کوئی رکاوٹ نہ رہے) چنانچہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہنے کے مطابق ویسا ہی کیا پھر خوب بارش ہوئی اور اتنی گھاس اُگ آئی کہ اونٹ کھا کھا کر صحت مند ہو گئے یہاں تک کہ چربی کی وجہ سے ان کی کھالیں پھول گئیں اس لئے اس سال کا نام ''فتق'' یعنی خوشحالی کا سال پڑ گیا۔

راویٔ حدیث:

ابوالجوزاء۔ ان کا نام ''اوس بن عبداللہ الازدی'' ہے۔ بصرہ کے رہنے والوں میں سے ہیں۔ تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عمرو بن مالک رحمہ اللہ اور دوسرے حضرات نے روایت حدیث کی ہے۔ ۸۳ھ میں یہ شہید ہوئے۔

تشریح: قحط: فعل مجہول ہے۔

قبر النبی: منصوب بنزع الخافض ہے، کیونکہ ایک نسخہ میں انظروا الی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ منقول ہیں۔ (کویً): کاف کے فتحہ اور ضمہ کے ساتھ۔

المغرب میں ہے: الکوّۃ گھر یہ کئے جانے والے روشن دان وغیرہ کو کہتے ہیں جس کی جمع ''کویً'' آتی ہے۔ کبھی مفرد اور جمع دونوں کے کاف کو ضمہ دیا جاتا ہے، یعنی کوّۃ، کویً۔

بعض حضرات کہتے ہیں: ''کوّۃً'' کی جمع کاف کے کسرہ اور الف مقصورہ وممدودہ کے ساتھ بھی آتی ہے، (یعنی کوی، کواء) جب کہ مفرد کوۃ کاف کے ضمہ کے ساتھ ہے۔ اس مناسبت سے جمع کے کاف کو بھی ضمہ کے ساتھ کُویً پڑھتے ہیں۔



الفصل (4.) التوسل في خلافة أبو بكر صديق رضي الله عنه [ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں سیلہ]

اردو ترجمہ - باب(5.): أم المؤمنين سيدة **عائشة صديقة** رضي الله عنها عن عقيدة التوسّل (وسیلہ) رواية (41 سے 48): سنن الدارمي|، مشكاة المصابيح|، شرح الطيبي|، شفاء السقام|، وفاء الوفا|، المواهب اللدنية|، مرقاة المفاتيح|، شرح الزرقاني.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف جس حجرہ میں ہے اس کی چھت میں اس طرح کے متعدد روشن دان کھول دو۔ (ففعلوا فمطروا): لفظ مطروا، میم پر ضمہ اور طاء پر کسرہ ہے۔ (مطرًا): اس کی صفت شدیداً محذوف ہے۔ (حتي نبت العشب): لفظ عشب عین کے ضمہ اور شین معجمہ کے سکون کے ساتھ، ہرے چارے کو کہتے ہیں۔ (وسمنت): میم کی کسرہ کے ساتھ۔ (الابل): یہاں صرف اونٹوں کی فربہی بتانا مقصود نہیں بلکہ تمام جانور خوب سیر ہو کر اتنے موٹے ہو گئے کہ (حتي تفتقت) اس کے مختلف معانی بیان کئے گئے ہیں: ① ان کی کوکھیں پھول گئیں۔ ② بعض نے کہا ہے اس کے معنی پھٹ جانے کے ہیں۔ ③ اور بعض نے پھیل جانا بیان کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے کشف کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جب آسمان نے قبر مبارک دیکھی تو رونے لگا، اور اس رونے کی وجہ سے ندی نالے بہہ پڑے۔ واضح رہے آسمان کے رونے کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے، فرمایا گیا: ﴿فما بكت عليهم السماء والارض﴾ اس آیت میں ان لوگوں پر آسمان کے نہ رونے کا ذکر ہے، جو مبغوض بندے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں کے حق میں اس کے برعکس ہوتا ہے، کہ آسمان ان کے لئے روتا ہے۔

علامہ طیبی اور ملا علی لکھتے ہے:

بعض حضرات فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مشورہ پر حجرہ شریف کی چھت میں سوراخ کا کھولا جانا، دراصل قبر مبارک سے وسیلہ وسفارش حاصل کرنا تھا، مطلب یہ ہے کہ حیات مبارکہ میں لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے ذریعہ بارش کے طلب گار ہوتے تھے، جب ذات مبارک نے اس دنیا سے پردہ فرمالیا، اور استسقاء کی ضرورت پیش آئی تو حضرت ام المؤمنین نے حکم دیا کہ قبر مبارک کو بارش کی طلب گاری کا ذریعہ بنایا جائے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ کنایہ ہے عرض غرض سے جو آسمان کی طرف رخ کرنے سے مطلوب ہے۔ آسمان دعاؤں کا قبلہ اور ضعفاء کے رزق کا محل ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وفي السماء رزقكم وما توعدون﴾ [الذاريات: ۲۲]

روضۂ اقدس سے گنگناہٹ

۵۹۵۱: وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤْذَنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا وَلَمْ يُقَمْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَّسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (رواه الدارمی)

اخرجه الدارمی ۱/۵٦ حدیث رقم ۹۳۔

ترجمہ: ''حضرت سعید بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ واقعہ حرہ کے موقع پر تین روز تک مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ تو اذان ہوئی اور نہ نماز۔ حضرت سعید ابن میسب مسجد سے باہر نہ نکل پائے (اس لئے کہ ان دنوں لوگوں کا مسجد میں آنا بند ہو گیا تھا) ابن میسب رحمۃ اللہ علیہ ان دنوں نماز کے وقت کا تعین ایک آواز سے کرتے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک قبر سے آہستہ گنگناہٹ جیسی آتی تھی''۔